زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم
صدر دارالعلوم کراچی

جمع و ترتیب
علمائے کرام مکتب تعلیم القرآن الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچوں کی تربیت اور معیاری مکتب

کے راہ نما اصول

١ نظام ٢ نصاب ٣ طریقۂ تعلیم

٤ معاونت ٥ عملی تربیت

مع تربیتی نصاب پڑھانے کا طریقہ

مکتب کے ذمہ داران، مہتممین، پرنسپل حضرات، اساتذہ کرام، ائمہ کرام، علمائے کرام اور تمام تعلیمی اداروں سے منسلک حضرات کے لیے اس کتاب کا مطالعہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مفید ثابت ہوگا

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

صدر دارالعلوم کراچی

جمع و ترتیب

علمائے کرام مکتب تعلیم القرآن الکریم

اظہارِ تشکر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحٰتُ۔

(سنن ابن ماجه ، الادب ، باب فضل الحامدین ، الرقم: ۳۸۰۳)

دنیا اور آخرت میں کامیاب زندگی گزارنے کے لیے دینِ اسلام پر عمل کرنا ضروری ہے، مسلمانوں کی ترقی اور بلندی کا ذریعہ صرف اور صرف دین اسلام پر عمل کرنا ہے، دین اسلام پر عمل کیے بغیر کبھی بھی مسلمانوں کو ترقی نہ ملی ہے نہ ملے گی۔ چند افراد اور مخصوص طبقات کا دین پر چلنا کافی نہیں بل کہ معاشرے کے تمام افراد کا دین پر چلنا ضروری ہے۔

لہٰذا مردوں، عورتوں اور بچوں پر بیک وقت محنت کر کے دینی ماحول بنانا ضروری ہے۔ اللہ نہ کرے اگر مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے کسی ایک سے بھی صرفِ نظر کیا اور ان پر دین کی محنت نہ کی تو وہی طبقہ باقی طبقات کے لیے دین پر چلنے میں رکاوٹ بنے گا اور اتنا بڑا نقصان ہوگا کہ اس کی تلافی ممکن نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

ہر علاقے اور محلے میں دینی ماحول بنانے کے لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ جگہ جگہ معیاری مکاتبِ قرآنیہ قائم کیے جائیں جن میں مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے الگ الگ تعلیم کا انتظام کیا جائے جس میں انہیں ناظرہ قرآن کریم اور بنیادی دین (جس کا جاننا اور سیکھنا ہر مسلمان کے لیے فرض عین اور ضروری ہے) کی تعلیم دی جائے۔

مکاتب معیاری کیسے بنیں؟ اس کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰه! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بزرگانِ دین کی دعاؤں سے احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم، و دیگر علماء کرام اور اساتذہ کرام کی محنت، مفید مشوروں اور دعاؤں سے کتابی صورت میں ایک مجموعہ مرتب ہوا تاکہ استفادہ عام ہو سکے اور ہر ایک کے لیے کام کرنا آسان ہو۔

کتاب کے بارے میں چند اہم معلومات:

① اس کتاب میں پانچ بنیادی عنوانات ہیں:

① نظام ② نصاب ③ طریقۂ تعلیم ④ معاونت ⑤ عملی تربیت

② آسانی کے لیے کتاب کے پانچوں عنوانات کے مختلف رنگ تجویز کیے گئے ہیں:

نظام کے لیے ہرا (Green)، نصاب کے لیے پیلا (Yellow)، طریقۂ تعلیم کے لیے آسمانی (Sky Blue)، معاونت کے لیے گلابی (Pink) اور عملی تربیت کے لیے جامنی (Purple) رنگ کا انتخاب کیا گیا ہے۔

۳ (۲،۲) (۲،۱،۱) کی وضاحت یہ ہے:
مثلاً: طریقۂ تعلیم میں "نبوی طریقۂ تعلیم" دوسرے نمبر پر ہے، اس کو یوں لکھا گیا ہے ۲ نبوی طریقۂ تعلیم، نبوی طریقۂ تعلیم میں دوسرا طریقہ ہے "مثال سے بات سمجھانا" اس کو یوں لکھا گیا ہے (۲،۲) مثال سے بات سمجھانا، اس کی تفصیل میں دو احادیث ذکر کی گئی ہیں پہلی حدیث کو ۲،۲،۱ اور دوسری حدیث کو ۲،۲،۲ لکھا گیا ہے۔

۴ جن امور کی مزید تفصیل کتاب میں آگے آئے گی یا پہلے گزر چکی ہے وہاں صفحہ نمبر کا حوالہ دیا گیا ہے تا کہ اسے تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور مکاتب کے قیام اور استحکام کا ذریعہ بنائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ایک عاجزانہ درخواست:

مکاتب کی محنت کرنے والے تمام احباب ائمہ کرام، علماء کرام، مہتمم حضرات، پرنسپل، ذمہ داران، مقامی معاونین، اساتذہ کرام اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس کا مطالعہ فرمائیں اور تمام مدارس و مکاتب اور "احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم" کو اپنی دعاؤں میں خصوصی یاد رکھیں اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ آپ کو بھی فائدہ ہوگا۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

''مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ''[1]

ترجمہ: ''جو کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں (غائبانہ) دعا کرے تو ایک فرشتہ کہتا ہے: ''تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔''

از

(مفتی) محمد حنیف عبدالمجید عفا اللہ عنہ وعن والدیہ
احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

(۱) صحیح المسلم، الذکر... باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب۔ الرقم: ۶۹۲۷

تربیتی نشست کیسے کرائی جائے؟

انتظامی اور تعلیمی ہدایات

(حصہ - الف)

انتظامی ہدایات

(حصہ - ب)

تعلیمی ہدایات

حصہ "الف"

انتظامی ہدایات

ذمے دار مقرر کرنا:

سب سے پہلے ذمے دار مقرر کیا جائے۔ذمے دار کے ذمے تمام کام ہوں گے جو ذیل میں بیان کیے جائیں گے۔

ذمے دار کی ذمے داریاں

☆ تربیتی نشست کے لیے مندرجہ ذیل اشیاء کی ضرورت ہوسکتی ہے:

١. نظام الاوقات۔
٢. شرکاء کی تعداد کے بقدر تپائیوں کا انتظام کرنا۔
٣. استقبالیہ فارم۔
٤. پانی کا انتظام۔
٥. مجمع کی مناسبت سے بورڈ/ مارکر/ چاک/ ڈسٹر وغیرہ۔
٦. لاؤڈ اسپیکر۔
٧. خود احتسابی فارم کی فوٹو کاپی۔
٨. کاغذ قلم کا انتظام۔
٩. مطلوبہ تعداد میں عمّ پارے، تربیتی نصاب یا مطلوبہ کتب کا انتظام کرنا۔
١٠. پروجیکٹر اور لیپ ٹاپ۔

تربیتی نشست کا نظام الاوقات بنائیں:

☆ تربیتی نشست کے نظام الاوقات کے آخری کالم میں مبین کا نام لکھیں کہ یہ مذاکرہ کون کریں گے۔ نمونے کے لیے یہ نظام الاوقات پیش خدمت ہے۔

☆ تین روزہ نظام الاوقات بن جانے کے بعد جس ساتھی کے ذمے جو عمل طے ہوا ہو اسے وہ عمل، اس کا وقت، تاریخ ضرور بتائیں۔ یہ کام تین یا چار دن پہلے کرلیا جائے۔ تاکہ مبین حضرات آسانی کے ساتھ اچھی تیاری کرسکیں۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

استقبالیہ فارم:

☆ تربیتی نشست کے مکمل دنوں کے لیے ایک ہی استقبالیہ فارم استعمال کریں۔

☆ استقبالیہ فارم کے تمام کالم اہتمام سے پُر فرمائیں۔

پہلے دن اساتذۂ کرام سے اصول وضوابط کا مذاکرہ کرنا۔

اصول وضوابط برائے اساتذہ تربیتی نشست

۱. وقت پر تشریف لانا۔
۲. مسجد میں اعتکاف کی نیت کرنا۔
۳. تحیۃ المسجد اور اشراق کا اہتمام کرنا۔
۴. مسجد کے تمام آداب کا خیال رکھنا۔
۵. قلم، کاغذ ساتھ لانا۔
۶. دوران مذاکرہ موبائل فون بند رکھنا۔
۷. مکمل وقت اور مکمل دنوں کے لیے آنا۔
۸. مجلس سے بار بار اٹھ کر نہ جانا۔
۹. دھیان اور توجہ کے ساتھ بیٹھنا۔
۱۰. وقفہ کے بعد مقررہ وقت پر نشست میں آنا۔
۱۱. اپنی مقررہ نشست پر بیٹھنا۔
۱۲. ذہن میں جو سوالات ہوں ان کو نوٹ کر لینا اور نشست کے آخر میں سوال کرنا۔
۱۳. روزانہ استقبالیہ فارم میں حاضری لگانا۔

تربیتی نشست کی تشہیر کیسے کی جائے؟

☆ کوشش کی جائے کہ تربیتی نشست کی تاریخ کم از کم ایک ماہ پہلے طے کی جائے تا کہ خوب دعوت دی جا سکے۔

☆ مقامی معاون علاقے میں محنت فرما کر مدارس و مکاتب کے ذمے داران کو کام کا تعارف کرائے اور ان کو ترغیب دے کہ اساتذہ کرام کو نشست میں بھیجیں نیز مکاتب کے اساتذہ کرام، کمیٹی کے حضرات اور اسکول کے پرنسپل و اساتذہ کو دعوت دے اور تربیتی نشست شروع ہونے سے ایک دو دن پہلے یاددہانی کرائیں۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم

دعوت نامہ تربیتی نشست برائے ذمہ داران، پرنسپل و اساتذہ کرام

محترم و مکرم .... صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والسلام

طالب دعا

تاریخ : .... بروز : ....

وقت : ....

مقام : ....

رابطہ : ....

حصہ "ب"

تعلیمی ہدایات

☆ مختصراً اپنے موضوع کے تحریری نکات ساتھ رکھیں تا کہ ساری بات مجمع کے سامنے نقل کی جا سکے۔

☆ اپنے موضوع پر مطالعہ اور تیاری کے دوران اس موضوع سے جو بات مقصود ہے وہ چند مختصر جملوں میں نمبروار معلوم ہوں۔

دوران مذاکرہ ان باتوں کا بھی خیال رکھیں:

۱. الفاظ کی رفتار ایسی ہو کہ کوئی لکھنا چاہے تو لکھ سکے۔ بہت زیادہ تیزی والی روانی نہ ہو۔
۲. ہاتھ کے اشارے مہذب اور اعتدال کے ساتھ ہوں۔
۳. ظاہری وضع قطع درست ہو، مثلاً ٹوپی، رومال وغیرہ خاص طور پر شلوار ٹخنوں سے اوپر ہو۔
۴. دوران گفتگو موبائل بند رکھا جائے۔
۵. چہرہ پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ ہو۔
۶. لہجے اور الفاظ میں اساتذہ کا احترام اور اکرام محسوس ہونا چاہیے۔
۷. موقع بموقع اساتذۂ کرام کی تعریف بھی کریں کہ ماشاء اللہ آپ حضرات کی طلب ہے کہ یہاں تک تشریف لائے۔
۸. اساتذۂ کرام کو دعائیں بھی وقفہ وقفہ سے دی جائیں، کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی صحت میں اور علم و عمل میں برکت عطا فرمائے وغیرہ۔
۹. کسی کو براہ راست مخاطب نہ کیا جائے کہ مثلاً فلاں صاحب آگے ہو جائیں وغیرہ، بل کہ ایسے موقعوں پر عمومی خطاب کے ذریعے کام چلایا جائے۔
۱۰. اگر ضرورت ہو تو نشست کے بعد انفرادی سوالات پوچھے جائیں البتہ سوالات کی کوئی الگ نشست نہ کی جائے۔

سوال و جواب میں حکمت کا مظاہرہ کیجیے:

1. سوال و جواب کا دورانیہ ایک حساس دورانیہ ہے جسے ٹھنڈے دل و دماغ اور بھرپور حکمت کے ساتھ اس کا سامنا کرنا چاہیے۔
2. سائل کی نیت پر شک نہ کریں بل کہ اسے خیر خواہ سمجھیں۔
3. سوال کا جواب خود دینے کے بجائے مجمع سے اس کا جواب پوچھیں۔
4. سوالات کا مختصر جواب دینے کی کوشش کریں۔
5. سوال و جواب کی مجلس بحث و مناظرہ کی مجلس نہ بننے پائے۔
6. سوال کا جواب نہ آتا ہو تو کھلے دل سے اعتراف کرلیں کہ فی الحال مجھے جواب نہیں معلوم البتہ میں ذمے دار ساتھیوں سے جواب معلوم کرکے آپ کو بتادوں گا۔
7. سوال و جواب کی نشست کے دوران جذباتی ہونے سے اپنے آپ کو بچائیں۔
8. کسی کی رائے کو کاٹیں نہیں بل کہ حکمت سے سمجھائیں۔
9. اچھے سوال کی اور اچھے جواب کی ضرور تعریف کریں۔
10. ایک ہی سوال کے کئی درست جوابات ہو سکتے ہیں۔ایسی صورت میں جب کئی درست جوابات سامنے آئیں تو عرض کردیں کہ الحمدللہ کئی جوابات سامنے آگئے۔اب آپ حضرات حالات و واقعات سامنے رکھ کر ان میں سے خود دیکھ لیں۔

وضاحت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! زیرِ نظر کتاب "بچوں کی تربیت اور معیاری مکتب کے راہ نما اصول" میں تربیتی نشست کا مکمل مواد جمع کرنے کی کوشش کی جائے اسی کے مطابق مذاکرہ کیا جائے۔

اگر اس کتاب میں کوئی بات قابل اصلاح ہو یا مزید بہتری کے لیے مفید ہو تو ضرور مطلع فرمائیں۔

بیوی بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کی فرضیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔" (سورۂ طٰہٰ: ۱۳۲)

ترجمہ: "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہو۔ ہم تم سے رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم تمہیں دیں گے۔ اور بہتر انجام تقویٰ ہی کا ہے۔"

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اسلام نے بچوں کی مذہبی تعلیم اور دینی تربیت خود ماں باپ پر فرض کی ہے جس طرح نماز روزہ فرض ہے، یعنی جس طرح خود اپنے اخلاق کی اصلاح اور درستگی فرض ہے، اسی طرح یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دیں، نماز، روزہ کا پابند بنائیں، ان کے عقیدے ٹھیک کریں، ان کے اخلاق درست کریں، یہ سب ماں باپ پر فرض ہے یعنی جس طرح بچوں کے کھانے، پہننے اور رہنے سہنے کا انتظام کرنا ماں باپ پر فرض ہے، اسی طرح اسلام نے بچوں کی مذہبی تعلیم اور دینی تربیت بچوں کی پرورش کرنے والوں پر فرض کی ہے۔" (طریقۂ تعلیم۔ ص: ۲۰۔۲۱)

بیوی بچوں کے حقوق سے متعلق پوچھ ہوگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔''

(صحیح البخاری، الاحکام، باب قول اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ، الرقم: ۷۱۳۸)

ترجمہ: ''مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

ایک موقع پر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! بچے کا باپ پر کیا حق ہے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَنْ يُّحْسِنَ اِسْمَهٗ وَيُحْسِنَ اَدَبَهٗ۔''

(تحفۃ المولود، الباب الخامس عشر، ص: ۱۳۲)

ترجمہ: ''اپنے بچے کا اچھا نام رکھے اور بہترین تربیت کرے۔''

اپنے گھر والوں کو دین اور آداب سکھائیں

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

''عَلِّمُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمُ الْخَيْرَ وَاَدِّبُوْهُمْ۔''

(روح المعانی: التحریم: ۲۸۶/ ۵۸۵)

ترجمہ: ''اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دین سکھاؤ اور انہیں آداب کی تعلیم دو۔''

اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اِفْتَحُوْا عَلٰى صِبْيَانِكُمْ اَوَّلَ كَلِمَةٍ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَقِّنُوْهُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔'' (الجامع لشعب الایمان للبیہقی: ۱۱/ ۱۳۸، الرقم: ۸۳۸۲)

ترجمہ: ''اپنے بچوں کو اوّل کلمہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' سکھاؤ اور موت کے وقت بھی انہیں ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی تلقین کرو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ رَبّٰى صَغِيْرًا حَتّٰى يَقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَمْ يُحَاسِبْهُ اللّٰهُ۔''

(کنز العمال، الرقم: ۴۵۴۰۱)

ترجمہ: ''جو شخص بچے کی تربیت کرے یہاں تک کہ وہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے لگے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب کتاب نہیں کریں گے۔''

سات سال کی عمر میں نماز کا حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔''

(سنن ابی داؤد، الصلوۃ، باب متی یومر الغلام بالصلاۃ، الرقم: ۴۹۵)

ترجمہ: ''جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز کا حکم کرو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو نماز (نہ پڑھنے) پر ان کو مارو اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔''

اپنے بچوں کو تین باتوں کا عادی بناؤ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ حَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ فِیْ ظِلِّ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ مَعَ اَنْبِیَائِہٖ وَاَصْفِیَائِہٖ۔''

(کنز العمال: النکاح، قسم الاقوال، الرقم: ۴۵۴۰۱)

ترجمہ: ''اپنی اولاد کو تین باتوں کا عادی بناؤ: ۱ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ۲ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی محبت ۳ قرآن کریم کی تلاوت، اس لیے کہ قرآن شریف والے حشر کے دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور برگزیدہ بندوں کے ساتھ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔''

مسلمان بچے کو سب سے پہلے قرآن کریم پڑھائیں

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے مسلمان بچے کو قرآن کریم پڑھانا چاہیے، ضروریات دین کی تعلیم ہونی چاہیے، خواہ اردو میں ہو یا عربی میں مگر انگریزی سے پہلے ہو۔ یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ آنکھ کھلتے ہی ان کو انگریزی میں لگا دیا جائے، پہلے تو قرآن کریم پڑھاؤ۔'' (تحفۃ العلما: ۵۲، ۵۳)

مکاتب قرآنیہ کی اہمیت

مکتب کسے کہتے ہے؟

مکتب: وہ جگہ جہاں قرآن کریم کے ساتھ ساتھ دین کی ابتدائی بنیادی اور ضروری باتیں (جو فرض عین ہیں) سکھائی جائیں اور عملی تربیت کی جائے اسے ''مکتب'' کہتے ہیں۔

مکاتب کا قیام ضروری اور کار ثواب ہے

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''مسلمانو! ان حدیثوں میں غور کرو اور قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور اپنی اولاد کو پڑھانے میں کوشش کرو، اگر حفظ نہ کرا سکو تو ناظرہ ہی پڑھاؤ، اس کی بڑی فضیلت ہے اور موٹی بات ہے کہ جو کام ضروری اور ثواب کا ہوتا ہے اس کا انتظام کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس میں بھی ثواب ملتا ہے پس اس قاعدے سے بچوں کے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا انتظام کرنا بھی ضروری ہوگا اور اس میں بھی ثواب ملے گا اور انتظام اس کا یہی ہے کہ ہر جگہ کے مسلمان مل کر قرآن کریم کے مکتب قائم کریں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھوائیں اور بڑی عمر کے آدمی بھی اپنے کاموں میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا قرآن کریم سیکھا کریں۔ (ماخوذ از: حیاۃ المسلمین۔ ص:۹۱)

اگر دینی تعلیم کا انتظام نہیں ہوا تو نئی نسل دین سے محروم ہو جائے گی

حضرت مولانا علی میاں رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا:

اگر مسلمان نے از خود اپنے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام اور ان کے دینی ذہن کی تعمیر و تشکیل کی فکر نہیں کی تو اللہ نہ کرے نوجوان نسل بنیادی عقائد سے محروم ہو جائے گی یہی مکاتب ہیں جو ملت کی نوجوان نسل کو ایمان و اسلام سے وابستہ رکھیں گے۔ ہماری گزشتہ نسل جو شائستگی اور انسانیت میں شاید ہم سے بڑھی ہوئی ہے ان ہی مکاتب و مدارس کی فیض یافتہ ہے۔ (تکبیر مسلسل: ۱۵۲، ۶۲۳، ۶۲۵)

مسلمانوں کی تباہی کے دو اسباب

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ تعالی نے مالٹا جیل سے واپس آنے کے بعد فرمایا:

میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر غور کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے دو سبب معلوم ہوئے:

ایک ان کا قرآن کریم کو چھوڑ دینا،

دوسرا ان کے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی۔

اس لیے میں وہیں سے یہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کر دوں کہ قرآن کریم کو لفظاً اور معنیً عام کیا جائے، بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے مکاتب بستی بستی میں قائم کیے جائیں۔

بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے۔

(وحدت امت: حضرت مفتی شفیع صاحبؒ۔ ص: ۳۹)

ہمیں پیٹ کاٹ کر مکاتب قائم کرنے ہوں گے

مولانا منظور احمد نعمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ہمیں محنتیں کر کے اور پیٹ کاٹ کر یہ مکاتب قرآنیہ قائم کرنے ہوں گے اور ان کا بوجھ اٹھانا ہوگا، اللہ تعالیٰ کی مدد بھی انہی کو حاصل ہوتی ہے جو خود بھی اس کی راہ میں قربانی دیں۔ مکاتب قائم کرنے کے ساتھ ہمیں ایک مہم بنا کر اس کے لیے بھی بہت بڑی جدوجہد کرنی ہوگی کہ مسلمان بچے ہمارے ان ہی مکاتب میں تعلیم حاصل کریں۔ (مکاتب کی اہمیت اکابرامت کی نگاہ میں: ص ۱۱)

مکتب کے فائدے

۱. پوری امت (مرد وعورت اور بچوں) میں بنیادی دین (اللہ تعالیٰ کا حکم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ) پہنچانے کا آسان راستہ مکتب ہے۔

۲. امت کو ارتداد سے بچانے کا بہترین راستہ مکتب ہے۔

۳. بچے مکتب میں صحیح قرآن کریم کے ساتھ دین کی اہم اور ضروری باتیں سیکھیں گے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اس سے ان کے ایمان کی حفاظت ہوگی۔

۴. عام لوگ بھی علما کرام کی عزت کریں گے۔

مولانا سعید احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہل علم سے فرماتے تھے:

تم درسِ نظامی کے طلبا پر محنت کرتے ہو وہ تمہارے جوتے سیدھے کرتے ہیں تم مسجد کی عوام کے بچے بچیوں پر محنت کرو گے، ان کو دین سکھاؤ گے تو وہ لوگ بھی تمہاری قدر کریں گے۔

۵. بچے کا امام صاحب، محلے کی جماعت، اور نیک لوگوں سے تعلق ہو جائے گا۔

۶. جو بچے مکتب میں ناظرہ قرآن کریم مکمل کر لینے کے بعد مدرسے میں حفظ کرنے کے لیے داخلہ لیں گے تو

درجہ ناظرہ میں داخلہ لینے کی ضرورت نہیں ہوگی اس طرح ان کے وقت اور اخراجات میں بچت ہوگی۔
ماہرین اساتذہ کرام کا کہنا ہے کہ جس بچے کا ناظرہ صحیح ہوگیا تو حفظ کرنا اس کے لیے آسان ہے۔

۷ جو بچے مکتب میں ناظرہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ ایمانیات، عبادات، احادیث و مسنون دعائیں وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدرسے کے درس نظامی میں داخل ہوں گے تو یہ مکتب کی تعلیم ان کے لیے مُعین و مددگار ہوگی۔

۸ بالغ افراد اور عصری علوم رکھنے والے افراد اپنی مشغولیات کے ساتھ کچھ وقت فارغ کریں تو مکتب میں قرآن کریم اور دین کی ضروری باتیں سیکھ کر اور ان پر عمل کر کے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے۔

۹ مستورات اپنی گھریلو ذمے داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ کچھ وقت فارغ کر کے مکتب میں قرآن کریم اور دین کی اہم اور ضروری باتیں معلمہ کے ذریعے سیکھ کر عمل کریں تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گی۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم کے اہداف و مقاصد

۱ ہر ہر محلے میں بچے/بچیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ مکاتب قائم کرنے کی فکر کرنا۔
۲ سو فیصد مسلمان بچے/بچیوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کے لیے مکتب میں لانے کی فکر کرنا۔
۳ بچے/بچیوں کو قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھانے کی فکر کرنا۔
۴ بچے/بچیوں کی دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کی فکر کرنا۔
۵ بچے/بچیوں کی تربیت کے لیے والدین کو فکر مند کرنا۔
۶ مکاتب کو معیاری اور منظم کرنے کی فکر کرنا۔

مکاتب قائم کرنا آسان ہے

ہم یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ کام بہت آسان ہے، ہر فرد اس کو کر سکتا ہے، لہٰذا ہر شخص یہ نیت کرے کہ سب سے پہلے مجھے اپنے مکتب کو معیاری اور مثالی بنانا ہے پھر علاقے کی ہر مسجد میں اس محنت کو جاری کرنا ہے اور پورے عالم میں دین پھیلانا ہے۔

پرانے اساتذہ کرام، نئے اساتذہ کرام کو کام کا تعارف کرائیں:

- بچپن سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کی دینی تعلیم و تربیت کرنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
- یہ ایک اجتماعی کام ہے جتنا اس کو اجتماعیت کے ساتھ مل جل کر کیا جائے گا اتنی ہی اس میں خیر و برکت ہوگی۔ آپ حضرات اس محنت میں عملی طور پر مصروف عمل ہیں۔
- اب اپنے ساتھ دیگر اساتذۂ کرام خصوصاً جن سے آپ کا تعلق ہے ان کو اس محنت میں شریک کار بنانا ہے جس کا طریقہ یہ ہے:

١. بچپن سے بچوں کی دینی تعلیمی و تربیت کی اہمیت بتانا۔
٢. نصاب کا تعارف کرانا۔
٣. طلبا نے نصاب میں جو پڑھا ہے وہ ان کے سامنے طلبا کے ذریعے پیش کرانا۔
٤. نصاب پڑھانے سے آپ کو جو فائدہ ہوا وہ ان کو بتا کر تربیتی نصاب پڑھانے پر آمادہ کریں۔ تعلیمی دن اور نظام الاوقات سمجھا کر عملی طور پر پڑھا کر دکھائیں اور استاذ سے پڑھوائیں۔
٥. ہر استاذ ایک سال میں کم از کم تین اساتذہ کو تربیتی نصاب نظم کے مطابق پڑھانے پر آمادہ کریں۔

مکاتب کیسے معیاری بنیں؟

کسی بھی تعلیمی ادارے کو کامیاب بنانے اور اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے پانچ کاموں کا ہونا بہت ضروری ہے اس لیے مکاتب میں بھی پانچ کاموں کا ہونا بہت ضروری ہے:

اس کتاب میں انھیں پانچ باتوں کو بالکل آسان اور عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک مکتب میں بہترین نظام و نصاب اور صحیح طریقۂ تعلیم قائم کر کے اس کی مکمل معاونت (نگرانی) اور مکتب میں پڑھنے والے ہر طالب علم کی عملی تربیت کی بھرپور فکر اور کوشش کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ پورے علاقے میں دینی ہوائیں چل جائیں گی اور علم و ایمان کی روشنی پھیل جائے گی۔

فہرست مضامین

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ [الرحمٰن:۵]
ترجمہ: سورج اور چاند ایک حساب میں جکڑے ہوئے ہیں۔

نظام

① نظام

مختلف کاموں کو ان کے وقت مقررہ پر کرنے کے لیے تمام کاموں کا ایسا مناسب نظم بنانا کہ ہر کام اپنے وقت پر ہو جائے اور ایک کام میں مشغولی کی بناء پر دوسرے کام میں حرج نہ ہونے کا نام ''نظام'' ہے۔

نظام میں کل سولہ (۱۶) نکات ہیں جن کی تفصیل ذکر کی جائے گی:

① نظام کی اہمیت اور فوائد

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو نظام کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ جیسے سورج کا ایک وقت مقررہ پر نکلنا اور وقت مقررہ پر غروب ہونا سالہا سال سے یہی نظم ہے اسی طرح چاند کا گھٹنا بڑھنا دن کے اجالے کے بعد رات کا اندھیرا، رات کے اندھیرے کے بعد دن کا اجالا، رات کو سونے کے لیے نظام بنایا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ایک منظم نظام کے تحت ہے اور اس میں انسانوں کے لیے راحت ہے کہ ان کے اوقات متعین ہونے کی وجہ سے سب کو آسانی ہوتی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر کام منظم طریقے سے کرنا چاہیے۔ مکتب میں بھی نظام ہونا ضروری ہے، اس کے

فوائد یہ ہیں:

۱. ہر کام وقت پر ہوگا اور کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی۔
۲. کم وقت میں زیادہ کام ہوگا۔
۳. تمام طلبا/ طالبات کا مکمل وقت استعمال ہوگا۔
۴. بہترین نتائج حاصل ہوں گے۔
۵. لوگوں کا اعتماد بڑھے گا۔

۲ مکتب کی جگہیں

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدارس کثیر تعداد میں موجود ہیں ان میں، یا کسی کمرے میں یا تعلیمی اوقات کے علاوہ اسکول کے کمروں کو بھی مکتب کے لیے استعمال کرسکتے ہیں اور اگر فوری طور پر جگہ کا انتظام نہ ہوسکے تو مسجد میں مکتب شروع کرسکتے ہیں۔"

(۲،۱) مکتب مدرسے میں:

مدارس میں مکاتب قائم کیے جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ملک بھر میں مختلف مدارس دینیہ ہیں جن سے ہر سال ہزاروں علمائے کرام فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ ان مدارس میں ناظرہ قرآن کریم کے مکاتب قائم ہونے سے اس علاقے کے وہ مسلمان بچے جو حافظ عالم نہیں بن سکتے ان مدارس سے فائدہ حاصل کرسکیں گے۔

مدارس میں شعبہ کتب، شعبہ حفظ کا نظم موجود ہونے کی وجہ سے مکاتب قرآنیہ کی تعلیم بھی معیاری ہوگی جو اہل محلہ کی درس نظامی اور حفظ کے مدارس کے ساتھ دل چسپی کا ذریعہ ہوگی۔

(۲،۲) مکتب کسی کمرے میں:

1. کمرے خرید کر یا کرائے پر لے کر مکتب شروع کیا جائے۔
2. گھر کے کسی کمرے یا صحن میں بھی مکتب شروع ہو سکتا ہے۔

(۲،۳) مکتب اسکول میں:

1. اسکول میں دین سکھانے کا نظم بنائیں۔
2. اسکول کے کسی خالی کمرے میں تعلیمی اوقات میں مکتب شروع کریں۔
3. اسکول کے تعلیمی اوقات سے پہلے یا بعد میں درس گاہ کو مکتب کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
4. اسکول کے خالی کمروں کو کرایہ پر لے کر مکتب شروع کر سکتے ہیں۔

(۲،۴) مکتب مسجد میں:

1. مکتب کے لیے مسجد کے علاوہ الگ جگہ ہو تو بہتر ہے ورنہ مسجد میں مکتب شروع کریں۔
2. مسجد کے آداب اور صفائی ستھرائی کا لحاظ رکھتے ہوئے مسجد میں مکتب قائم کریں۔

(۲،۵) مکتب کے لیے دوسری جگہیں:

1. عارضی آبادیوں یا خانہ بدوشوں کے قبیلے میں بھی مکتب شروع کر سکتے ہیں۔
2. آخری درجہ میں کسی درخت کے سائے میں بھی مکتب شروع کر سکتے ہیں۔
3. حکومت سے اجازت لے کر جیل میں مکتب شروع کر کے قرآن کریم اور اچھے اخلاق کی تعلیم دے سکتے ہیں۔

۴ مکتب کیسے شروع کیا جائے؟

۱ مسجد/ محلے کے ذمے داروں سے ملاقات اور مشورہ کریں۔

۲ جمعہ میں بیان کریں۔

۳ اشتہار ضرور تقسیم کریں۔

(۱ء۳) ذمے داروں سے ملاقات:

۱ مسجد کی کمیٹی، امام صاحب، مقامی علماء اور مسجد وار جماعت کے ساتھیوں سے خصوصی ملاقات کریں۔

۲ ان کو اُمت کے حالات بتا کر اور معیاری مکتب دکھا کر مکتب کے فائدے بتائیں۔

۳ ان کو مختصراً نظام و نصاب سمجھا کر مکتب شروع کرنے کی ترغیب دیں اور ائمہ کرام سے جمعہ میں بیان کرنے کی درخواست کریں۔

۴ کسی بھی نماز کے بعد امام صاحب یا امام صاحب کی اجازت سے پانچ دس منٹ بچوں کی تعلیم و تربیت اور مکتب کی اہمیت پر بات کر کے نمازیوں کو ترغیب دیں کہ اپنے بچوں کو مکتب میں بھیجیں، اور داخلے کا اعلان بھی کریں۔

۵ جہاں مسجد نہ ہو یا مسجد میں مکتب شروع کرنے کی اجازت نہ ملے تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر محلے کے فکر مند حضرات کا ذہن بنا کر کسی کمرے میں مکتب شروع کریں۔

(۲ء۳) جمعہ میں بیان:

۱ مکتب شروع کرنے سے پہلے عوام کا ذہن بنانے کے لیے ایک جمعہ میں بیان کریں۔

۲ بیان کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد تک مکتب کی اہمیت، فضیلت، ضرورت، بچوں کی عملی تربیت اور نظام و نصاب کی تفصیلی معلومات پہنچ جائے اور عوام کی ذہن سازی ہو جائے۔

۳ جمعہ میں علم کی فضیلت اور فرض عین سیکھنے پر بیان کیا جائے اور والدین کی ذمے داری بھی بتلائیں نیز

بالغان (مرد اور عورت) کی تعلیم اور اس کے فوائد بھی بتائے جائیں تا کہ مرد حضرات خود اپنی تعلیم کی فکر اور اپنے گھر کی مستورات کو مستورات کے مکتب میں بھیجنے کی فکر کریں۔

۴ صحیح ترتیب پر مکاتب چلانے کے فوائد، تربیتی نصاب کا مختصر تعارف اور مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ بتائیں۔ مکمل تربیتی نصاب کا تعارف کرا کر مکتب میں داخلے کی تاریخ بتائیں، نیز دستی اشتہار (پمفلٹ) مسجد کے باہر تقسیم کیے جائیں اور نمازِ جمعہ (فرض) کے فوراً بعد مکتب شروع ہونے کی تاریخ اور داخلے کی ترتیب کا مختصر اعلان بھی کریں۔ کیوں کہ پورا مجمع اس وقت موجود ہوتا ہے۔

۵ اگر جمعہ میں بیان نہ ہو سکے یا وہاں نمازِ جمعہ نہ ہوتی ہو تو درس قرآن/ درس حدیث/ درس فقہ یا وہاں کسی ایسے دن اور وقت میں جس میں لوگ آسانی سے جمع ہو سکیں، تمام لوگوں کو جمع کر کے مکتب کی اہمیت، ضرورت بتا کر تربیتی نصاب اور نظام کے فائدے بیان کریں۔

۶ بیان سننے کے لیے اگر پردے اور لاؤڈ اسپیکر کا صحیح انتظام ہو تو یہ بیان مستورات میں بھی سنانے سے زیادہ فائدہ ہوگا کیوں کہ بچوں کو مکتب بھیجنے اور ان کی تعلیم اور تربیت میں مستورات زیادہ فکر مند ہوتی ہیں۔

۷ اگر مکتب کسی کمرے میں شروع کرنا ہو تو قریب کی مسجد میں بیان کیا جائے اور اس مسجد کے باہر دستی اشتہار (پمفلٹ) تقسیم کیے جائیں اور جداری اشتہار لگائے جائیں۔

۸ اگر مکتب مسجد میں نہ ہو اور اطراف کی مساجد میں بیان کی اجازت نہ ہو تو ان مساجد کے باہر اشتہار (پمفلٹ) تقسیم کیے جائیں اور جداری اشتہار لگائے جائیں۔

۹ نماز کے بعد مکتب میں داخلہ کا مختصر اعلان کیا جائے اور داخلہ کا اعلان مسجد کے بورڈ پر لکھ دیں۔

۱۰ نماز جمعہ کے بعد دفتر سے داخلہ فارم دیے جائیں اور سر پرستوں سے رابطہ نمبر لیے جائیں تا کہ رابطے اور یاد دہانی میں آسانی ہو۔

۱۱ ہر تین مہینے میں ایک مرتبہ بچوں کی تعلیم و تربیت پر عوام کے سامنے جمعہ میں بات کی جائے۔

(۳،۴) اشتہار (آؤ دین سیکھیں):

○ اشتہار تین طرح کا ہو:

۱ دستی اشتہار۔ (پمفلٹ)

۲ اشتہاری پردے۔ (پینا فلیکس)

۳ جداری اشتہار۔

دستی اشتہار تقسیم کرنے کا مقصد یہ ہے کہ گاؤں، محلے کے ہر گھر اور ہر فرد تک مکتب کی اطلاع پہنچ جائے۔

(۱،۳،۴) دستی اشتہار (پمفلٹ) کیسا ہو؟

۱ اشتہار (پمفلٹ) علاقائی زبان میں ہو تا کہ لوگوں کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

۲ نصاب کا تعارف اور مختصر ترغیب ہو۔

۳ بنیادی مضامین اور نصاب کا مختصر خاکہ بھی ہو۔

۴ تعلیم کا وقت لکھا ہوا ہو۔

۵ مکتب کا نام اور پتا لکھا ہوا ہو۔

۶ ذمے داروں کے نام اور رابطے نمبر موجود ہوں تا کہ حسب ضرورت داخلے سے متعلق معلومات حاصل کی جاسکے۔

۷ ناظرہ قرآن کریم کے مکتب میں شعبہ حفظ یا تعلیم بالغان، تعلیم مستورات شروع کرنے سے پہلے دستی اشتہار پمفلٹ تقسیم کریں، تا کہ لوگوں کو اطلاع ہو جائے۔

۸ ہر نئے تعلیمی سال کے شروع میں طلبا کو اس سال کے نصاب کا خاکہ دیں تا کہ والدین کو معلوم ہو کہ میرا بچہ اس سال کیا پڑھنے والا ہے۔

دین کی بنیادی اور اہم باتیں جاننا اور سیکھنا ہر مسلمان کی اصل ضرورت ہے تا کہ پوری زندگی شرعی اصول وضوابط کے مطابق گزاری جاسکے، زندگی کا کوئی لمحہ بھی لاعلمی کی وجہ سے خلافِ شریعت نہ گزرے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے "مکتب تعلیم القرآن الکریم" میں ناظرہ قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھانے اور بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے "تربیتی نصاب" کا اہتمام کیا ہے تا کہ ہر بچہ ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کے ساتھ ساتھ دین کی بنیادی تعلیم بھی حاصل کرلے۔

تربیتی نصاب کا اجمالی خاکہ

- ★ قرآن (نورانی قاعدہ، ناظرہ، حفظِ سورہ)
- ★ ایمانیات (عقائد، کلمے، ۹۹ اسمائے حسنیٰ)
- ★ عبادات (طہارت، نماز، روزہ کا طریقہ اور مسائل)
- ★ احادیث (۴۰ احادیث، ۵۰ مسنون دعائیں)
- ★ سیرت (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین)
- ★ اخلاق وآداب (چوبیس گھنٹے مثلاً کھانے، پینے، سونے کے مسنون اعمال، اخلاقیات)
- ★ زبان (ابتدائی عربی اور اردو زبان)

اوقات کار

رابطہ:
0347-8358467
0332-8236109

(۳،۳،۲) اشتہاری پردہ (پینافلیکس) کیسا ہو؟

1. اشتہار (پینافلیکس) علاقائی زبان میں ہوتا کہ عوام کو سمجھنے میں آسانی ہو۔
2. اس میں مضامین کا مختصر خاکہ ہو۔
3. اشتہاری پردہ مسجد کے باہر لگائیں۔
4. اشتہار مسجد کے باہر ایسی جگہ لگائیں جہاں نمازی آسانی سے دیکھ سکیں۔

(۳،۳،۳) اشتہار کے دوسرے طریقے:

1. مساجد کے بورڈ کو بھی مکتب کے اعلانات کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
2. لوگوں کو فون اور میسیج (SMS) کے ذریعے بھی مکتب شروع ہونے کی اطلاع کریں۔

(۳،۴) تعارفی جوڑ کریں:

1. اپنے مکتب کے تعارف کے لیے عوام الناس میں سوا گھنٹے کا تعارفی جوڑ کریں۔ جس کے عنوانات اور نظام الاوقات درج ذیل ہے:

نظام الاوقات (وقت کم از کم سوا گھنٹہ)

نمبر شمار	عنوانات	وقت
۱	بچوں کی دینی تعلیم وتربیت۔ تربیت نہ ہونے کے نقصانات۔ مکاتب قرآنیہ کی اہمیت۔	25 منٹ
۲	پانچ کاموں کی اہمیت اور مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ	15 منٹ
۳	پورے ملک اور کسی ایک معیاری مکتب کی کارگزاری	10 منٹ
۴	بچوں کا پروگرام	10 منٹ
۵	مکتب کی طرف سے دی جانے والی خدمات	5 منٹ
۶	تشکیل ودعا	10 منٹ

۴ معلّم/معلمہ کا انتخاب

''بچوں کی اچھی تعلیم کے لیے ضروری ہے کہ معلم کا قرآن کریم صحیح ہو اور وہ تربیت یافتہ ہو، چناں چہ مقامی ذمے دار حضرات (یعنی مکتب کی کمیٹی والے) علمائے کرام کے ذریعے معلم کا تقرر کریں اور معلم کو تربیت دینے کے لیے قریب کے سینٹر میں یا ''ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم'' (فاؤنڈیشن) میں تربیت بنا کر بھیجیں۔''

(۴،۱) معلم کی صفات:

۱. معلم کا قرآن کریم صحیح ہونا ضروری ہے تاکہ بچوں کا بھی قرآن کریم صحیح ہو۔
۲. معلم عالم اور حافظ ہوں۔ اگر معلم عالم نہ ہوں تو کم از کم قرآن کریم صحیح، تجوید سے پڑھتے ہوں اور اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں نیز سنجیدہ طبیعت ہوں۔
۳. معلم تین روزہ تربیتی نشست میں شرکت کر چکے ہوں۔
۴. ادارے کے اصول وضوابط سے واقف ہوں اور ان کی پابندی کرنے والے ہوں۔
۵. اپنے کام کو خوش دلی اور اخلاص کے ساتھ کرنے والے ہوں، بوجھ سمجھ کر یا محض ملازمت کی نیت سے نہ کریں۔
۶. معلم شادی شدہ ہوں۔ (ترجیحاً)
۷. دعوت کی محنت سے نسبت ہو یا کسی بزرگ سے اصلاحی تعلق ہو۔
۸. تجربہ کار ہوں۔ مار پیٹ کے بغیر پڑھانے کا طریقہ جانتے ہوں۔

9. وضع قطع شرعی ہو۔
10. مقامی ہوں تا کہ وقت پر آنے جانے میں آسانی ہو۔

(۴،۲) معلمہ کی صفات:

1. عالمہ، حافظہ جو قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھ سکتی ہو۔
2. پڑھانے کا تجربہ ہو۔
3. دین دار، باپردہ ہو۔
4. عالمہ یا حافظہ نہ ہو تو جس خاتون کا قرآن کریم صحیح ہو، وہ پڑھا سکتی ہیں۔
5. اردو یا مقامی زبان پڑھنا لکھنا جانتی ہو۔
6. ایک روزہ تربیتی نشست میں شرکت کر چکی ہوں۔

(۴،۳) معلم/معلمہ کا تقرر کیسے ہو؟

1. سب سے پہلے دو رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر دعا مانگیں کہ اے اللہ! ہمارے ادارے کو اچھا معلم/معلمہ نصیب فرما۔

کسی ادارے کو محنت کرنے والا معلم مل جائے، سنتوں کا اہتمام کرنے والا ہو، وقت کا پابند ہو، پڑھانے اور سکھانے کا اسے شوق ہو، اپنے ناظم، مہتمم، مکتب کے مقامی ذمے دار کی اطاعت کرنے والا ہو تو وہ معلم اس ادارے اور محلے کے لیے سعادت اور خوش نصیبی ہے اور ایسے محلے کے بچے بڑے ہو کر کام والے بنتے ہیں۔

2. معلم کا تقرر کرتے وقت استخارہ کر کے خوب سوچ سمجھ کر مشورہ کر کے معلم نے جن اداروں میں کام کیا ہے وہاں سے ان کے حالات معلوم کر کے پھر تقرر کریں۔ بار بار معلم کی تبدیلی بہت زیادہ

نقصان وہ ہے، جس معلم کو رکھیں یہ سوچ کر رکھیں کہ نکالنا نہیں ہے۔

۳ مقامی ذمے دار یعنی مسجد کی کمیٹی والے معلم کے تقرر کے لیے "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کے سینٹر کے ذمے دار سے رابطہ قائم کریں۔

۴ مقامی ذمے دار اگر کسی معلم کا خود تقرر کرنا چاہیں تو کسی عالم تجربہ کار قاری صاحب کے ذریعے معلم کے قرآن کریم کا جائزہ لیں۔

۵ مکتب میں تقرر کرنے سے پہلے معلم کو سینٹر میں تربیتی نشست کے لیے بھیجیں اور اس کے بعد ہی تقرر کریں۔

۶ اگر معلم کسی وجہ سے تربیتی نشست کے لیے سینٹر میں نہ جاسکے تو سینٹر کے ذمے دار سے رابطہ کر کے مقامی معاون کو اپنے مکتب میں بلا کر تربیت دینے کی ترتیب بنائیں۔

۷ اگر حفظ شروع کرنا ہو تو سینٹر کے ذمے دار سے رابطہ کر کے معلم کا تقرر کریں۔

۸ معلم کے تقرر کے وقت معیاری تنخواہ متعین کریں۔

۹ سالانہ کارکردگی کی بنیاد پر معلم کی ماہانہ تنخواہ میں اضافہ کریں۔

(۴،۴) معلم بار بار نہ بدلیں:

☆ معلم کی تبدیلی کرنے سے حتی الامکان بچیں تا کہ بچوں کی تعلیم پر برا اثر نہ پڑے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ طالب علم اور معلم کو آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے میں بسا اوقات کم وبیش تین سے چھ ماہ لگ جاتے ہیں۔ اور اب ادارے نے معلم سے معذرت کی یا تنخواہ اتنی کم رکھی کہ اس نے استعفیٰ دے دیا یا رکھتے وقت صحیح طور پر حالات نہیں لیے گئے تو اس سے طلبا کی تعلیم کا بڑا نقصان ہوگا اور جو طلبا کا وقت گزر گیا وہ واپس نہیں ہوگا۔

۵ داخلے کا نظام

(۵،۱) داخلے کا وقت مقرر کریں:

1. کوشش کریں کہ مکتب میں داخلے کے لیے ایک وقت مقرر کریں جس میں بچوں کا داخلہ لیا جائے۔
2. داخلہ کا نظام ہو سکے تو اسکول کی طرح مکتب میں بھی ایک دو ماہ پہلے سے بنایا جائے۔

(۵،۲) داخلے کا وقت مقرر کرنے کے فوائد:

1. وقت مقررہ پر داخلے کے نظام سے جماعت بنانے میں آسانی ہوگی۔
2. داخلے کے نظام سے مکتب کے انتظامی امور (فیس، یونی فارم وغیرہ) میں آسانی ہوتی ہے۔
3. ابتداء میں تو داخلہ سال بھر لیں، اس کے لیے ایک مخلوط جماعت اور کلاس بنالیں، پھر آہستہ آہستہ ذہن سازی کر کے داخلے کی ایک تاریخ متعین کر دیں تاکہ اجتماعی تعلیم ہو سکے۔

(۵،۳) داخلہ دینے کی ترتیب:

1. کسی بھی بچے کو مکتب میں داخلے سے محروم نہ کیا جائے، ورنہ خطرہ ہے کہ وہ علمِ دین سے محروم ہو جائے گا۔
2. ۵ رسال سے زائد ہر عمر کے بچے کا داخلہ لیا جائے۔
3. ایسے چھوٹے بچوں کو مکتب میں داخلے نہ دیں جو اپنی ضرورت کا اظہار نہ کر سکیں۔
4. جہاں تک ہو سکے بچیوں کی تعلیم کا نظم شروع ہی سے الگ بنایا جائے۔
5. آٹھ سال سے زائد عمر کی بچیوں کو بنات (بچیوں) کے مکتب میں داخل کیا جائے تاکہ بچپن سے مخلوط تعلیم سے بچاؤ ہو سکے، پردہ اور حیا کا مزاج بچپن سے ذہنوں میں راسخ اور دلوں میں پیوست ہو سکے۔
6. بالغان/مستورات اور حفظ کے بچوں کے داخلے کا بھی نظام بنایا جائے۔

(۵،۴) داخلہ فارم:

1. مکتب میں داخلے کے لیے داخلہ فارم بنایا جائے۔
2. بغیر اطلاع کے جو بچہ دو تین ہفتے تک غیر حاضر رہے،
پھر دوبارہ آئے تو نیا داخلہ کیا جائے۔
3. ہر طالب علم کا مکتب میں داخلہ، داخلہ فارم کے ذریعے کیا جائے۔

(۵،۴،۱) داخلہ فارم کی اہمیت اور فائدے:

1. داخلے کی اہمیت پیدا ہوگی۔
2. بچے کی پوری تفصیل مکتب کے ذمے داروں کے علم میں آئے گی۔
3. ادارے کا معیار بنتا ہے اور والدین کو پیغام ملتا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ادارہ معیاری ہے۔ ادارے سے محبت اور ادارے کی عظمت والدین کے دلوں میں بیٹھتی ہے۔
4. بچوں کا ریکارڈ رکھنا آسان ہوجائے گا کہ جب سے ادارہ بنا ہے کتنے بچوں نے داخلہ لیا تھا، کتنے بچوں نے ناظرہ قرآن کریم مکمل کیا اور کتنے بچے چھوڑ کر چلے گئے، ہمارے ادارے میں کتنی کمیاں ہیں کہ اتنے طلبا چھوڑ کر چلے گئے اس پر غور کیا جاسکے گا۔

(۵،۴،۲) داخلہ فارم میں مندرجہ ذیل امور ہوں:

1. بچے کا نام.... اس کے والد کا نام.... گھر کا مکمل پتا.... دو رابطے نمبر اور دستخط کا خانہ موجود ہو۔
2. مکتب کا نام.... مکمل پتا ہو.... داخلے کی تاریخ سنِ عیسوی اور ہجری دونوں ہوں نیز ذمے داروں کے فون نمبر ہوں۔
3. داخلہ فارم کی پشت پر داخلے کی شرائط ہوں اور وہ شرائط سرپرست کو پڑھ کر بتائی جائیں۔
4. پڑھائی کے مختلف اوقات ہوں تاکہ بچہ آسانی کے وقت کا انتخاب کرسکے۔
5. داخلہ فارم کی ایک کاپی والدین کو بھی دی جائے تاکہ ان کے پاس بھی داخلے کی شرائط رہیں۔

۶ مکتب کے بارے میں اس بات کی وضاحت کا کالم ہو کہ اس سے پہلے بچہ مکتب میں پڑھتا تھا یا نہیں اگر پڑھتا تھا تو کیا پڑھتا تھا اور مکتب چھوڑنے کی وجہ کیا تھی اس سے ہمیں مکتب چھوڑنے کی وجوہات کا علم ہوگا۔

۷ اگر بچہ کسی دوسرے مدرسے، مکتب سے پڑھ کر آئے تو سابقہ مدرسے کے نتیجۂ امتحان کے ساتھ والدین کے سامنے جائزہ لیں تاکہ اگر کمزوری ہو تو والدین کو معلوم ہو سکے کہ یہ یہ کمزوریاں ہیں اور اس کے بعد درجے کا تعیین کریں۔

۸ داخلہ فارم میں داخلہ فیس اور ماہانہ فیس کا کالم رکھا جائے۔

(۳،۴،۵) داخلے کی شرائط:

۱ داخلے کے وقت بچے کی عمر کم از کم پانچ سال اور زیادہ سے زیادہ بارہ سال ہو۔

۲ تربیتی نصاب حصہ ابتدائیہ پڑھنے والے بچے کے لیے چھ سالہ نصاب ہے اور تربیتی نصاب حصہ اول سے پڑھنے والے بچے کے لیے پانچ سالہ نصاب ہے۔

۳ داخلے کے وقت بچے کے سرپرست کا ساتھ آنا ضروری ہے۔

۴ داخلے کے وقت بچے کے برتھ سرٹیفیکیٹ کی کاپی اور سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

۵ بچے کی آمدورفت کی ذمے داری والدین پر ہوگی۔

۶ معیاری اور بہترین مکتب میں پڑھنے والے ہر طالب علم/ طالبہ کے پاس ان چیزوں کا ہونا بہت فائدہ مند ہے۔

① نورانی قاعدہ/قرآن کریم ② کتاب تربیتی نصاب

③ یونی فارم/عبایا۔

④ آئی کارڈ جس میں بچہ کا نام.... والد کا نام.... مکتب/گھر کا پتا لکھا ہو۔

⑤ بیگ

۷ طالب علم کو وقت کی پابندی کرائیں چھٹی سے اجتناب کرائیں، بوقت ضرورت درخواست جمع کرا کر

رخصت لی جائے بغیر اطلاع چھٹی کرنا بہت نقصان دہ ہے۔

۸. مکتب کے اساتذہ اور دیگر عملے کا ادب واحترام ہر طالب علم کا دینی اور اخلاقی فرض ہے۔
۹. سرپرست حضرات کے لیے ضروری ہے کہ ہر مہینے ورنہ کم از کم ہر تین ماہ میں ایک مرتبہ (سال میں چار مرتبہ) اپنے بچے کے استاذ سے مل کر تعلیمی نوعیت ضرور معلوم کرلیا کریں اس سے، بہت فائدہ ہوگا۔
۱۰. امتحانات میں شرکت کے لیے ۸۵ فیصد حاضری ضروری ہے، ۸۵ فیصد سے کم حاضری کی صورت میں طالب علم امتحان میں شرکت کا حق دار نہیں ہوگا۔
۱۱. طالب علم/ طالبہ کا قیمتی اشیاء لے کر آنا منع ہے مثلاً موبائل، زیورات، قیمتی گھڑی، نقدی وغیرہ۔
۱۲. بداخلاقی، لڑائی، گالم گلوچ کی صورت میں طالب علم سے مذاکرہ ہوگا باز نہ آنے کی صورت میں اخراج بھی ہوسکتا ہے۔
۱۳. بچے کی تعلیمات سے متعلق ادارہ کی انتظامیہ کا فیصلہ حتمی ہوگا، ادارہ کی انتظامیہ طالب علم کے اخراج کا حق رکھتی ہے۔

وضاحت:

- مکتب میں داخلے کی شرائط پر بہت زیادہ سختی نہ کریں تاکہ کوئی طالب علم تعلیم سے محروم نہ ہو۔
- داخلہ فارم دیتے وقت سرپرست کا نام معلوم کرلیا جائے اور فون نمبر لے لیا جائے تاکہ اگر طالب علم داخلہ فارم لینے کے بعد نہیں آئے تو سرپرست سے رابطہ کرکے وجہ معلوم کی جائے۔
- شہر کے مکتب کی ایک جماعت میں زیادہ سے زیادہ بیس اور دیہاتوں میں زیادہ سے زیادہ پچیس بچوں کا داخلہ لیا جائے۔

(۴،۴،۵) داخلہ فارم جمع کرنے کی ترتیب:

۱. داخلہ فارم جمع کرتے وقت حتی الامکان بچے اور سرپرست کو ساتھ بلایا جائے۔
۲. داخلے کے وقت والدین (سرپرست) کو ترغیب دیں کہ بچہ کی تعلیمی بہتری کے لیے جب مکتب میں بلایا جائے تو مکتب میں آنے کی پوری کوشش کریں اس لیے کہ تعلیم وتربیت میں والدین، محترم استاذ اور طالب

علم تینوں کی محنت کا ہونا ضروری ہے جیسے پنکھے کی ہوا کے لیے تین پروں کا ہونا ضروری ہے۔

- داخلہ لینے والے طلباء کے سرپرستوں کو داخلے کی شرائط ادارے کے قواعد وضوابط پڑھ کر سنائیں اور نصاب کا مختصر تعارف کرائیں۔

۳ داخلے کے وقت پابندی سے اپنے بچے کو مکتب میں بھیجنے کی تاکید کی جائے۔

وضاحت:

- اگر کسی ایک وقت میں مثلاً: 8:00 بجے سے 9:30 بجے تک کی جماعت میں بچے مکمل ہوجائیں تو نئے داخلہ لینے والے طلبا کی ترتیب 9:30 کے بعد والی جماعت میں بنائیں، اگر وہ بچہ 8:00 بجے والی جماعت میں داخلہ لینا چاہتا ہو اور کئی دوسرے بچے بھی اس جماعت میں مل سکتے ہیں تو مزید استاذ کا تقرر کر کے ایک جماعت اس وقت میں بڑھادیں۔

(۵.۵) داخلہ فیس:

- مکتب میں داخلے کے لیے فیس بھی رکھی جائے اور داخلہ فیس کے ذریعے مکتب کے بچوں کو

۱ نورانی قاعدہ/قرآن کریم ۲ تربیتی نصاب ۳ یونی فارم/عبایا

۴ بیگ ۵ آئی کارڈ دیا جائے۔

- فیس نہ دینے کی وجہ سے کسی بچے کو تعلیم سے محروم نہ کیا جائے۔ یا تو اس طالب علم کو مکتب میں رعایت دی جائے یا امدادی رقم (اسپانسر) کا بندوبست کیا جائے۔ (دیکھیے صفحہ نمبر 66)

(۵.۶) عمر کے لحاظ سے درجہ بندی:

۱ بچوں کی عمر ایک ہو تو بچوں کو اجتماعی پڑھانے میں آسانی ہوتی ہے۔

۲ عمر کے لحاظ سے درجہ بندی کرنے سے طلبا کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔

۳ بڑی عمر کے طلبا اور کم عمر طلبا کی الگ الگ درجہ بندی کی جائے۔

۴ اگر ایک درس گاہ میں بچے اور بچیاں زیادہ تعداد میں ہوں تو دونوں کی الگ الگ جماعت بنائی جائے۔

⑥ مکتب کی ضروریات

''مکتب میں قرآن کریم، کتابوں، بیگ، بورڈ، نورانی قاعدہ چارٹ، تپائی وغیرہ کا انتظام بھی ہو تا کہ مکتب کی ضروریات پوری ہو سکیں۔''

(۶٫۱) نورانی قاعدہ/قرآن کریم:

① نورانی قاعدہ/قرآن کریم اور عَمَّ پاروں کا ذخیرہ (اسٹاک) رکھیں، عَمَّ پارہ پڑھنے والے بچوں کو عَمَّ پارہ دیا جائے اور جب عَمَّ پارہ مکمل کرلیں تو قرآن کریم دیا جائے۔

(۶٫۲) کتابیں:

① ہر طالب علم کے پاس کتاب (تربیتی نصاب) کا ہونا ضروری ہے تا کہ بچے کو پڑھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو۔

② ہر طالب علم کے پاس کتاب ہونے سے مکتب کا تعلیمی ماحول اچھا بنتا ہے۔

③ ہر طالب علم کے پاس کتاب ہونی چاہیے تا کہ اساتذہ اور والدین اسباق، نماز کی ڈائری اور حاضری چارٹ، رمضان چارٹ وغیرہ پر دستخط کرسکیں۔

④ مکتب میں ہر وقت کچھ زیادہ تعداد میں کتابیں موجود ہوں تا کہ بوقت ضرورت بچوں کو کتاب دی جا سکے اور بچوں کا تعلیمی نقصان نہ ہو۔

(۶٫۳) بیگ:

① ہر بچے کے پاس قرآن کریم، کتاب رکھنے کے لیے ایک بیگ ہو، جس میں ایک خانہ شناختی کارڈ (i.card) کے لیے ہو۔

② بیگ کو کمر پر نہ لٹکائیں تا کہ قرآن کریم کی طرف پیٹھ نہ ہو۔

③ بیگ میں قرآن کریم اور کتاب رکھنے سے ان کی حفاظت ہوتی ہے۔

(۶ء۴) بورڈ:

- بورڈ کے ذریعے اجتماعی تعلیم میں مدد ملتی ہے لہٰذا مکتب میں بھی بورڈ استعمال کریں۔

(۶ء۴ء۱) بورڈ پر پڑھانے کے فوائد:

1. بچوں کے لیے سمجھنا اور استاذ کو سمجھانا آسان ہوجاتا ہے۔
2. کمزور طلبا بھی سبق سمجھ جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عامر بن عبداللہ خزاعی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ کمزور طلبا کے لیے تختی پر لکھیں۔ (خیر القرون کی درس گاہیں: ۳۳۹)
3. بچوں کی توجہ ایک جگہ رہتی ہے۔
4. بورڈ پر پڑھانے سے پڑھائی ہوئی باتیں دل و دماغ میں نقش اور محفوظ کرنے میں مدد ملتی ہے۔
5. بورڈ پر لکھ کر پڑھانے سے بچوں کو لکھنے کا طریقہ بھی معلوم ہوتا ہے۔
6. بورڈ پر پڑھانے کا اہم فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو وحی نازل فرمائی اس میں اِقْرَاْ یعنی پڑھنے کا حکم دیا اور اس کے بعد جو سکھانے کا حکم دیا وہ اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ میں قلم کی نعمت کا ذکر فرمایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کے سیکھنے اور سکھانے میں قلم بہت ہی مفید اور اہم ذریعہ ہے۔ بورڈ پر لکھ کر پڑھانے سے اس آیت مبارکہ پر عمل بھی ہوجائے گا اور اس آیت مبارکہ کی برکات بھی حاصل ہوں گی۔
7. تجربہ شاہد ہے کہ جن بچوں کو لکھ کر پڑھایا گیا یا کاپی پر بچے سے خود لکھوایا گیا تو کمزور سے کمزور بچہ بھی صحیح لکھنا پڑھنا سیکھ گیا۔ (مزید دیکھیے صفحہ نمبر 167)
8. بورڈ پر بچوں سے پڑھوانے سے بچوں میں خود اعتمادی بڑھ جاتی ہے اور جھجک ختم ہوجاتی ہے۔

(۶ء۵) نورانی قاعدہ چارٹ:

- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! بڑے سائز میں "نورانی قاعدہ چارٹ" تیار کیا گیا ہے اس کو پڑھانے کے لیے استعمال کریں تاکہ زیادہ فائدہ ہو۔

(٦ء٥ء١) نورانی قاعدہ چارٹ کے فوائد:

1. طلبا کرام متوجہ ہوں گے۔
2. طلبا کرام کو ہر حرف کی شکل اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے گی۔
3. استاذ محترم کو سبق سمجھانے میں آسانی ہوگی۔
4. طلبا کرام کو سبق اچھی طرح سمجھ میں آئے گا۔

نوٹ: نورانی قاعدہ چارٹ اونچی جگہ لگائیں تاکہ تمام طلبا کرام کو نظر آئے۔

(٦ء٦) تپائی:

(٦ء٦ء١) تپائی کے فوائد:

1. تپائی کی وجہ سے مکتب کا ماحول اچھا معلوم ہوتا ہے۔
2. تپائی کے ذریعے بچوں کو ترتیب سے بٹھانے میں آسانی ہوتی ہے۔
3. قرآن کریم/کتابوں کو تپائی پر رکھنے سے ان کی بے ادبی نہیں ہوتی اور ان کی عظمت دل میں آتی ہے۔
4. محترم استاذ آسانی سے ہر بچے کی کتاب پر نظر رکھ سکتا ہے۔
5. قرآن کریم/کتاب تپائی پر رکھ کر پڑھنے میں آسانی ہوتی ہے۔
6. تپائی کی ترتیب سے بچوں میں نظم وضبط آتا ہے۔

(٦ء٦ء٢) تپائی کیسی ہو اور تپائی درس گاہ میں لگانے کا طریقہ:

1. تپائی ہلکی بنوائیں تاکہ بچے آسانی سے اٹھا کر رکھ سکیں۔
2. محترم استاذ اپنے سامنے تپائی رکھیں اور بچوں کے سامنے بھی تپائی رکھیں اور ترتیب سے بٹھائیں۔
3. محترم استاذ تپائی رکھ کر بچوں کو اس طرح بٹھائیں کہ بچے استاذ کے قریب رہیں تاکہ سبق سننے میں آسانی ہو۔

۷ مکتب کا ماحول

''مکتب میں یونی فارم، تربیتی چارٹ، صفائی اور دیگر سہولیات
کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ مکتب کا ماحول بہترین بنے۔''

(۱۔۷) یونی فارم:

(۱۔۱۔۷) یونی فارم کے فوائد:

1. درس گاہ کا ماحول اچھا بنتا ہے۔
2. اسلامی لباس کی عظمت پیدا ہوتی ہے اور بچوں میں اسلامی لباس پہننے کی عادت بنتی ہے۔
3. مکتب اور دینی تعلیم کی دلوں میں اہمیت پیدا ہوتی ہے۔
4. آنے والے مہمانوں پر اچھا اثر پڑتا ہے۔
5. امیر اور غریب بچوں میں امتیاز ختم ہوتا ہے۔
6. بچہ احساس کمتری کا شکار نہیں ہوتا۔
7. علاقے میں اسلامی لباس کا ماحول بنتا ہے۔
8. بچہ نفسیاتی طور پر پڑھنے کی نیت سے تیار ہو کر آتا ہے۔
9. بچہ مکتب کی تشہیر کرتا ہے۔ جس کی بناء پر لوگوں میں بچوں کو مکتب بھیجنے کا جذبہ بنتا ہے۔

(۲۔۱۔۷) یونی فارم کیسا ہو؟

1. یونی فارم کا انتخاب شریعت کی حدود میں ہی کیا جائے۔
2. بچوں کے لیے سنت کے موافق کرتا شلوار اور ٹوپی یونی فارم ہو۔
3. نو (۹) سال سے چھوٹی بچیوں کے لیے بھی شلوار، قمیص اور اسکارف (نیم برقعہ) یونی فارم ہو۔

۴ بچیوں کا یونی فارم ایک رنگ کا ہوتا کہ جدید فیشن سے محفوظ رہیں۔
۵ جن بچیوں کی عمر دس سال ہو جائے ان کو برقعہ اور نقاب پہننے کی تاکید کی جائے، برقعہ نقاب کے فضائل سنائے جائیں۔

(۳۔۱۔۷) یونی فارم کو کیسے رائج کیا جائے؟

۱ غریب والدین کو بچوں کا یونی فارم بنانے کے لیے تیار کیا جائے، مثلاً عید وغیرہ میں جو کپڑے بنائیں تو بہتر یہ ہے کہ کرتا، شلوار یونی فارم کے رنگ کا ہو، تا کہ الگ سے یونی فارم کا بوجھ نہ پڑے۔
۲ غریب بچوں کے یونی فارم کے لیے اہل خیر حضرات کو آمادہ کیا جائے۔

وضاحت:

۱ مکتب میں کچھ یونی فارم (ہر ناپ کے) زائد بھی رکھیں تا کہ ضرورت کے وقت فوراً بچے کو دے سکیں۔
۲ یونی فارم اور بیگ آپ "ادارۂ مکتب تعلیم القرآن الکریم" سے آرڈر دے کر قیمتاً منگوا سکتے ہیں۔

ہدایت برائے استاذ:

۱ استاذ محترم! طلبا کو شلوار ٹخنوں سے اونچا رکھنے کی، محترمہ معلمہ طالبات کو ٹخنوں سے شلوار نیچے رکھنے کی تاکید کریں اور نگرانی بھی کریں اور سنت کے مطابق لباس پہننے، زندگی گزارنے کی ترغیب دیں۔
۲ بچوں کو یونی فارم پابندی سے اور صاف ستھرا پہن کر آنے کی تاکید کی جائے، اگر ہر بچے کو دو یونی فارم دیے جائیں تو صفائی میں آسانی ہوتی ہے۔

(۲۔۷) تربیتی چارٹ:

تربیتی چارٹ معلم/معلمہ کے لیے تربیت میں بہترین معاون ہوں گے۔ تربیتی چارٹ حقیقت کی منظر کشی کرے گا جس سے طلبا/ طالبات کی عملی تربیت ہوگی تربیتی چارٹ ادارہ "مکتب تعلیم القرآن الکریم" میں قیمتاً دستیاب ہیں۔

(۳ء۷) صفائی کی اہمیت اور فائدے:

- اسلام میں صفائی کی بہت تاکید کی گئی ہے لہٰذا مکتب میں صفائی کا خوب اہتمام کیا جائے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نَظِّفُوْا أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ"۔

ترجمہ: "تم اپنے صحن کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت مت اختیار کرو۔"

(جامع الترمذی، الادب، باب ماجاء فی النظافۃ، الرقم: ۲۷۹۹)

1. مکتب میں صفائی کے ماحول سے بچوں کے اندر صفائی کی عادت پیدا ہوگی۔
2. مکتب میں صفائی کے ماحول سے والدین اور آنے والے مہمانوں پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

(۱ء۳ء۷) صفائی ستھرائی:

1. طلبا و طالبات کو صفائی کے متعلق ترغیب دیتے رہیں اور خود بھی دھیان رکھیں۔ خاص طور سے قرآن کریم رکھنے کی الماری کو صاف ستھرا رکھیں، اس میں گرد و غبار نہ ہو اور اس میں قرآن کریم ترتیب سے رکھیں۔
2. طلبا کو ترغیب دیں کہ قرآن کریم جزدان میں رکھیں اور جزدان صاف ہو۔
3. طلبا کے یونی فارم کے ساتھ ساتھ دانت، ناخن، بال وغیرہ کی صفائی پر دھیان دیں اور مسواک کرنے کی ترغیب دیں۔
4. مکتب میں جوتے چپل سلیقے سے رکھنے کا نظم ہو اور اس بارے میں استاذ بچوں کو سمجھائیں۔
5. مکتب میں کچرادان (Dust Bin) کا انتظام کیا جائے اور بچوں کی عادت بنائی جائے کہ کچرا اس میں پھینکیں۔
6. پینے کا پانی، وضو خانہ، طہارت خانہ وغیرہ کا صاف ستھرا ہونا بہت ضروری ہے۔

۷ مکتب میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ طہارت خانہ ہو۔

۸ طہارت خانے میں چپل خاص کرلیں اور وہ چپل صرف وہیں استعمال کیے جائیں تاکہ صفائی رہے۔

(۴ء۷) دیگر سہولیات کا انتظام:

۱ اگر درس گاہ بڑی ہو اور اس میں مختلف جماعتیں ہوں تو درمیان میں آڑ لگا دیں تاکہ طلباء کی آواز آپس میں نہ ٹکرائے اور کم از کم پردے کا انتظام کیا جائے تاکہ بچوں کی توجہ نہ بٹے۔

۲ دیواروں پر مناسب رنگ وروغن کیا جائے یا پھر کم از کم سفید چونا ہی کیا جائے۔

۳ مکتب کی دیواروں پر مختلف دیدہ زیب اور رنگین تعلیمی چارٹ لگائے جائیں۔

۴ مکتب میں روشنی اور ہوا کا مناسب انتظام ہو تو پڑھائی میں طبیعت خوب لگتی ہے۔

۵ مکتب میں حسب ضرورت روشن دان کھڑکیاں وغیرہ ہوں۔

۶ مکتب میں بچوں کے لیے پنکھا ہو۔

۷ مکتب میں بیٹھنے کے لیے چٹائی یا قالین کا انتظام ہو۔

۸ ممکن ہو تو ناظم کے لیے شیشے والا دروازہ ہو جائے تاکہ ناظم کے لیے نگرانی میں آسانی ہو۔

۸ حاضری رجسٹر

"مکتب کے تعلیمی معیار اور ترقی کے لیے طلبا/ طالبات کی حاضری ضروری ہے۔"

"مکتب میں طلبا/ طالبات کے لیے حاضری رجسٹر ہو اور اس کو روزانہ اہتمام سے پُر کیا جائے۔"

(۱ء۸) حاضری کی اہمیت:

طلبا/ طالبات کی تعلیمی ترقی کے لیے وقت کی پابندی اور روزانہ حاضری کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ ہر معلم/معلمہ کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ اپنے طلبا/ طالبات کی اہتمام سے حاضری لیں۔ غیر حاضر طلبا/ طالبات سے غیر حاضری کی وجہ معلوم کر کے اس کے ازالے کی فکر فرمائیں۔

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی غیر حاضری پر معلومات:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی:

''يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ۔'' الاية

(الحجرات:۲)

ترجمہ:''اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ ان سے بات کرتے ہوئے اس طرح زور سے بولا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں پتا بھی نہ چلے۔''

یہ آیت سن کر حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہا:

''میں جہنمی ہوں۔'' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جانے سے رک گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

''اے ابو عمرو! ثابت کیسے ہیں؟ کیا وہ بیمار ہو گئے ہیں؟''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''بے شک وہ میرے پڑوسی ہیں، مجھے تو ان کی بیماری کا علم نہیں۔''

اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

پوچھنے کا ذکر کیا تو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

"یہ آیت نازل ہوئی ہے اور بے شک تمہیں معلوم ہے کہ میری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کے مقابلے میں تم سب کی آوازوں سے بلند ہے، اسی لیے میں تو جہنمی ہوں۔"

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔''

''بل کہ وہ تو جنتیوں میں سے ہیں۔''

(صحیح المسلم، الایمان، باب مخافۃ المومن ان یحبط عملہ، الرقم: ۱۸۷)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

''وَفِيْهِ اَنَّهُ يَنْبَغِيْ لِلْعَالِمِ وَكَبِيْرِ الْقَوْمِ اَنْ يَتَفَقَّدَ اَصْحَابَهُ، وَيَسْاَلُ عَمَّنْ غَابَ مِنْهُمْ۔''

"اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عالم اور قوم کے سربراہ کو چاہیے کہ وہ ساتھیوں کی حاضری لے اور غیر حاضر کے بارے میں دوسروں سے پوچھے۔"

ہر معلّم/معلّمہ سے گزارش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مبارک سنت پر عمل کرے۔ طلبا/طالبات کی غیر حاضری پر فکر مند ہوں اور اس کا نوٹس لیں، اس سے بچوں اور والدین کے دلوں میں تعلیم کی اہمیت پیدا ہوگی اور ادارے کا تعلیمی معیار بلند ہوگا۔

(۴،۸) غیر حاضری کے نقصانات:

1. اجتماعی تعلیم کا نظم ٹوٹ جاتا ہے اور سبق کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے۔
2. چھٹی کرنے سے پڑھائی میں دل نہیں لگتا اور پڑھائی کی اہمیت ختم ہوجاتی ہے۔
3. ایک چھٹی دوسری چھٹی کی وجہ اور ذریعہ بن جاتی ہے۔

۴. غیر حاضری سے طالب علم امتحان میں پیچھے رہ جاتا ہے۔
۵. اس بچے سے استاذ کی دل چسپی ختم ہوجاتی ہے۔
۶. بچے کی چھٹی سے کلاس کی پڑھائی کا ماحول خراب ہوجاتا ہے۔
۷. صاحب ترتیب ہونے پر ملنے والے انعام سے محروم ہوجاتے ہیں۔

(۳،۸) غیر حاضری کنٹرول کرنے کا طریقہ:

۱. داخلے کی شرائط میں یہ بات لکھی جائے کہ طالب علم کی غیر حاضری کی صورت میں مکتب سے رخصت لینا ضروری ہے۔
۲. سال کے شروع سے صاحب ترتیب طلبا کے لیے انعامات کی بات چلائی جائے اور غیر حاضری نہ کرنے کی بات چلائی جائے۔
۳. صاحب ترتیب طلبا/ طالبات کو انعامات دیے جائیں۔
۴. ممکن ہو تو ماہانہ حاضری پر انعام دیا جائے۔
۵. مکمل حاضری پر استاذ محترم کو انعام دیا جائے۔
۶. 85% سے کم حاضری پر امتحان میں شامل نہ کیا جائے۔
۷. درس گاہ کا ماحول دل چسپ بنایا جائے کہ طالب علم شوق سے مکتب آئے، سختی کا ماحول نہ بنایا جائے۔
۸. والدین سے ملاقات کر کے غیر حاضری کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔
۹. مسلسل تین دن کی غیر حاضری پر سرپرست کو بلایا جائے۔
۱۰. ایس ایم ایس یا فون کے ذریعے والد کو بچے کی غیر حاضری کی اطلاع دی جائے اور والدین کو سرکولر بھیجا جائے۔

وضاحت: ”حاضری رجسٹر برائے طلبا کرام“ آپ ”ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم“ سے قیمتاً منگوا سکتے ہیں۔

۹ تعلیمی اوقات

"تعلیمی اوقات صبح، دوپہر اور شام تک پھیلا دیں تاکہ بچے اپنی سہولت کے مطابق مکتب میں آسکیں۔"

(۹ء۱) بچوں اور بچیوں کے لیے تعلیم کے اوقات:

1. بچوں کی سہولت کو سامنے رکھ کر داخلے کا وقت اور تعلیم کا وقت صبح دوپہر اور شام میں مقرر کرنا چاہیے۔
2. عموماً بچوں کے پاس اسکول، ٹیوشن، کھیل کود کی مصروفیت کی وجہ سے وقت کی کمی ہے۔
3. ان مصروفیت کے ساتھ الحمدللہ کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ بھی مکتب میں دینی تعلیم کے لیے فارغ کر رہا ہے تو یہ ہمارے لیے قیمتی ہے۔
4. طلبا کو تعلیمی اوقات میں سہولت دی جائے، ان شاء اللہ طلبا کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔
5. جو بچے صبح اسکول جاتے ہیں ان کو ظہر کے بعد ڈیڑھ گھنٹے کے لیے بلایا جائے۔
6. جو بچے دوپہر میں اسکول جاتے ہیں ان کو صبح کے وقت میں ڈیڑھ گھنٹے کے لیے بلایا جائے۔
7. شہروں میں تعلیمی اوقات صبح ۸/بجے سے ۱۲/بجے تک، ظہر سے عصر تک ڈیڑھ گھنٹے کی الگ جماعتیں نیز عصر تا مغرب اور مغرب تا عشاء بھی الگ الگ جماعتیں بنائی جائیں۔
8. دیہاتوں میں صبح اور دوپہر میں ڈیڑھ گھنٹے کی دو دو جماعتیں ہوں۔
9. مقامی ذمے داروں سے مشورہ کر کے ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت بھی رکھ سکتے ہیں۔
10. دیہات/گاؤں میں ضرورت کے مطابق کم اور زیادہ جماعتیں بنا سکتے ہیں۔
11. جو بچے اسکول نہیں جاتے ان کے لیے زیادہ وقت پڑھانے کی ترتیب بنانی چاہیے۔ جس میں قرآن کریم حفظ کرانے یا چند سورتیں یاد کرانے کی ترتیب بنائی جائے، نورانی قاعدہ انھیں تختی یا کاپی پر

لکھوایا جائے، کچھ وقت انہیں اردو، حساب، خوش خطی وغیرہ سکھائی جائے۔ الحمدللہ! اس کے لیے بیت العلم ٹرسٹ کی درسی کتب، آسان اردو، سعید قاعدہ، سعید خوش خطی وغیرہ سے مدد لی جاسکتی ہے۔

(۹ء۲) رمضان المبارک میں تعلیم کے اوقات:

1. ماہ رمضان میں وقت میں آسانی کرنی چاہیے۔
2. ماہِ رمضان میں صرف صبح اور ظہر تا عصر مکاتب ہوں تو بہتر ہے۔
3. ماہ رمضان میں عصر کے بعد اور مغرب کے بعد پڑھنے والے بچوں کو ان کی سہولت کے اعتبار سے صبح یا دو پہر میں بلائیں۔

(۹ء۳) ہفتہ واری چھٹیوں کی ترتیب:

1. تعلیم اور چھٹی کا نظام حتی الامکان اگر اسکول کے ساتھ ہو تو بہتر ہے تا کہ بچوں کی حاضری پوری رہے۔
2. ہفتہ واری چھٹی علاقے کی نوعیت کے اعتبار سے ہو، اگر عمومی چھٹی اتوار کے دن ہو تو مکتب میں بھی چھٹی اتوار کے دن ہو اور اگر چھٹی جمعہ کے دن ہو تو مکتب میں چھٹی جمعہ کے دن ہو۔

۱۰ سرپرستوں سے ملاقات

''سرپرستوں کی ملاقات (والدین میٹنگ) سے انتظامیہ اور سرپرستوں کا رابطہ مضبوط ہوتا ہے اور سرپرستوں سے تعلیمی وتربیتی تعاون ملتا ہے۔''

''ہر مہینے میں ایک مرتبہ ورنہ کم از کم سال میں چار مرتبہ سرپرستوں سے ملاقات ہو۔''

(۱۰ء۱) سرپرستوں سے ملاقات کی اہمیت اور فوائد:

1. تعلیمی ترقی کے لیے سرپرست، ذمے دار اور معلم تینوں کا جوڑ ضروری ہے۔
2. سرپرستوں کی ملاقات سے استاذ فکر مند ہوتا ہے۔
3. بچوں کی غیر حاضری پر قابو پایا جاسکتا ہے۔
4. سرپرست سے متعلق مکتب کا نظام قابو میں آتا ہے مثلاً:

   ① گھر میں دینی تربیت ② مکتب کے علاوہ جو وقت ہے اس کی حفاظت
   ③ فیس ④ یونی فارم، بیگ وغیرہ۔

5. بچوں کی خوبیاں اور کمزوریاں والدین کے سامنے آتی ہیں اور بچے کی تعلیم وتربیت میں مدد ملتی ہے۔
6. بچوں اور والدین کے اندر بھی مکتب کی اہمیت اور فکر پیدا ہوتی ہے۔ سرپرست (والد) کو خود قرآن کریم صحیح کرنے کا جذبہ واحساس پیدا ہوتا ہے۔
7. سرپرستوں کی دینی ذہن سازی کر کے ان کا دینی ذہن بنایا جاسکتا ہے۔

(۱۰ء۲) والدین/سرپرستوں سے ملاقات کی جگہ اور تعداد:

1. سرپرستوں سے ملاقات مکتب میں رکھی جائے اور مندرجہ ذیل طریقوں سے والدین کو پیشگی اطلاع دی جائے:

   ① دعوت نامہ ② فون ③ ایس ایم ایس

2. ملاقات سال میں کم از کم چار مرتبہ اس طرح ہو کہ، پنج ماہی امتحان سے پہلے انفرادی اور پنج ماہی امتحان کے بعد اجتماعی پھر سالانہ امتحان سے پہلے انفرادی اور سالانہ امتحان کے بعد اجتماعی ملاقات ہو۔
3. ہر ماہ انفرادی ملاقات کی بھی ترتیب بنائی جائے۔

(۱۰.۳) سرپرستوں سے ملاقات کے امور:

1. والدین سے ملاقات کے امور اساتذہ اور ناظم مشورہ سے آپس میں پہلے طے کریں مثلاً:
   ① ترغیبی بات ② تربیت ③ علم پر عمل
   ④ بچوں کی حاضری ⑤ یونی فارم ⑥ فیس وغیرہ۔
2. مردوں کے ساتھ مستورات کا بھی پردے کے ساتھ نظم بنایا جائے۔
3. ترغیبی بات کریں۔
4. تعلیم و تربیت اور نظام کے متعلق سمجھایا جائے۔
5. بچوں کا بھی مختصر پروگرام پیش کیا جائے۔
6. والدین کی حوصلہ افزائی کریں کہ آپ کا اپنے بچوں کو قرآن کریم اور دین کی بنیادی باتیں سیکھنے کے لیے بھیجنا یقیناً قابل تعریف ہے اور آپ ہماری طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔
7. والدین کی رائے اور تاثرات تحریری طور پر لیے جائیں کہ بچوں کو مکتب میں بھیجنے سے کیا فائدہ ہو رہا ہے؟
8. اجتماعی ملاقات میں اولاد سے متعلق والدین کی ذمے داریاں بتائی جائیں۔

(۱۰.۴) اولاد سے متعلق والدین کی ذمے داریاں:

1. ہر تعلیم و تربیت کے ادارہ کی کامیابی کے لیے بچوں کے سرپرست (والدین) کی توجہ اہم کردار ہے کیوں کہ آپ بچوں کے سرپرست ہیں لہٰذا سب سے بڑی ذمے داری سرپرست حضرات کی ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کی نگرانی وہ خود کریں۔
2. انسان کی طبیعت پر سب سے زیادہ ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے سرپرست حضرات کو چاہیے کہ اپنے گھر کا ماحول اچھا بنائیں اور برے دوستوں سے انھیں دور رکھیں۔
3. ماں باپ کو چاہیے کہ ہر نماز کے بعد، تہجد کے وقت، قرآن کریم کی تلاوت کے بعد، اولاد کے لیے دعا

مانگیں، والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔
خاص طور پر یہ دو قرآنی دعائیں خوب اہتمام سے مانگیں:

''رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔'' (الفرقان: ۷۴)

ترجمہ: ''ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔''

باپ عام طور سے اپنے خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اس کو یہ دعا سکھائی جارہی ہے کہ بحیثیت شوہر اور باپ کے مجھے اپنے بیوی بچوں کا سربراہ تو بننا ہے اے پروردگار! تو میرے بیوی بچوں کو متقی پرہیزگار بنادیجیے تاکہ پرہیزگاروں کا سربراہ بنوں جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔ فاسق اور فاجر لوگوں کا سربراہ نہ بنوں جو میرے لیے عذاب جاں بن جائیں۔ جو لوگ اپنے گھر والوں کے رویے سے پریشان رہتے ہیں انھیں یہ دعا ضرور مانگتے رہنا چاہیے۔ (ماخوذ از: آسان ترجمہ قرآن: ۷۷۷)

''رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۭ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔'' (الاحقاف: ۱۵)

ترجمہ: ''یارب! مجھے توفیق دیجیے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی، اور ایسے نیک عمل کروں جن سے آپ راضی ہوجائیں، اور میرے لیے میری اولاد کو بھی صلاحیت دے دیجیے۔ میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں، اور میں فرماں برداروں میں شامل ہوں۔''

یہ دعا نفل نماز میں التحیات اور درود شریف کے بعد سلام سے پہلے تین مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اولاد کی اصلاح ہوگی۔

۴ بچوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا معاملہ کریں کیوں کہ بہت زیادہ ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے بچے پر منفی اثرات پڑتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیم وتربیت سے محروم ہونے کا اندیشہ ہے۔

۵ نیک کام میں بچوں کی معاونت کریں اور بچے کے لیے نیک بننے کے اسباب مہیا کریں۔

۶ تمام لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان مساوات اور برابری کا معاملہ کریں ان میں کسی طرح کا فرق نہ کریں۔

۷ بچوں کو موقع محل کی دعائیں اور ہر عمل کا سنت طریقہ سکھائیں۔

۸ جب بچہ بولنا سیکھے تو سب سے پہلے اللہ کہنا سکھائیں اور اس کو کلمہ طیبہ یاد کرائیں۔

۹ ماں باپ اپنے بچوں کو نماز سکھائیں، نماز کے فضائل سمجھائیں اور جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کا حکم کریں نماز پڑھنے پر حوصلہ افزائی کریں اور جب دس سال کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر ماریں۔ اسی طرح بلوغت سے بہت پہلے بچوں کو روزہ رکھنے کا عادی بنائیں اسی طرح صدقہ دینے کی تربیت دیں۔

۱۰ ہر قسم کے گناہ سے خود بھی بچنے کی کوشش کریں، اور گناہ کے آلات سے گھر کو پاک کریں۔ خصوصاً موبائل کے استعمال پر نگرانی رکھیں، بچیوں کے موبائل پر نامحرم لڑکوں کے میسج معاشرے کو کافی نقصان پہنچاتے ہیں۔ آج کل اہل باطل ایسے Game بناتے ہیں جو بے حیائی اور والدین کی ناقدری سکھاتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو ہر چیز کا صحیح استعمال بتاتے رہیں اور غلط استعمال کے نقصان سمجھاتے رہیں۔

۱۱ بچوں سے روزانہ سبق سنیں اور ہر مہینے مکمل سبق سن کر "دستخط سرپرست" کے خانے میں دستخط کریں۔ اور حوصلہ افزائی بھی کریں۔

۱۲ بچوں کی تربیت کے لیے کتاب کے آخر میں اعمال چارٹ دیا گیا ہے، اسے اہتمام سے پُر کریں۔

13. کتاب کے آخر میں نماز کی ڈائری موجود ہے روزانہ اہتمام سے اس کو پُر فرمالیں اور مہینے کے ختم پر دستخط کریں۔ تھوڑی سی یہ محنت اِنْ شَآءَ اللّٰهُ آپ کے بچے کونمازی بنانے میں معین ومددگار ہوگی۔
14. کتاب کے آخر میں رمضان چارٹ دیا گیا ہے۔ رمضان کے مہینے میں اس چارٹ کو اہتمام سے پُر کریں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی بچوں کو ترغیب دیں۔
15. کتاب کے آخر میں ماہانہ حاضری وفیس چارٹ موجود ہے ہر مہینے اسے دیکھ کر اہتمام سے دستخط کریں۔
16. لڑکے، لڑکیوں کی عمر دس سال ہوجائے تو ان کے بستر الگ کردیں۔
17. بچوں کے سامنے انبیاء علیہم السلام، صحابہ وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات سنا کر ایسی تربیت کریں کہ وہ دین میں پختہ ہوجائیں۔
18. سچے واقعات بیان کریں کیوں کہ بچے واقعات سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔
19. والد صاحب "مثالی باپ" اور والدہ صاحبہ "مثالی ماں" کا مطالعہ کریں۔

(۱۰ء۵) ایک ضروری گزارش:

اہتمام سے اپنے بچوں کو مکتب میں بھیجیں، وقت کی پابندی ہو اور چھٹی نہ ہو۔

دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو پابندی کرتے ہیں، وقت پر پہنچتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے بڑے کام لیتے ہیں۔

(۱۰ء۵ء۱) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت کی پابندی:

- ایک مرتبہ مکہ والوں نے خانہ کعبہ نئے سرے سے تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔
- خانہ کعبہ کی تعمیر کو ہر شخص اپنی سعادت سمجھتا تھا۔ سب نے مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر میں حصہ لیا، سارے کام خوش اسلوبی سے ہوگئے، لیکن جب حجر اسود کو خانہ کعبہ میں لگانے کا وقت آیا تو

سخت اختلاف پیدا ہوا۔

- حجر اسود ایک جنتی پتھر ہے جو خانہ کعبہ کی دیوار میں لگا ہوا ہے۔
- اسلام سے پہلے بھی مکہ والے حجر اسود کی تعظیم کیا کرتے تھے، اس لیے ہر قبیلے اور ہر شخص کی خواہش تھی کہ وہ اس مقدس پتھر کو لگانے کی سعادت حاصل کرے۔
- یہ اختلاف اتنا بڑھ گیا کہ لڑائی کی نوبت آ گئی۔ قریب تھا کہ تلواریں چل جاتیں، لیکن قوم کے کچھ سمجھ دار لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ

  ''جو شخص کل صبح سب سے پہلے مسجد حرام میں داخل ہوگا وہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرے گا۔''
- اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اگلے دن سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں داخل ہوئے۔
- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر سب بول اٹھے

  ''صادق آ گئے، امین آ گئے ہم ان کے فیصلے پر راضی رہیں گے۔''
- اس موقعے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عجیب فیصلہ یہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو ایک چادر پر رکھ دیا اور پھر فرمایا:
- ''ہر قبیلے کا ایک آدمی چادر کا ایک کونہ پکڑ لے۔''
- سب نے اس فیصلے کو بہت پسند کیا۔ اور اسی طرح کیا گیا۔ وہ لوگ اس چادر کو اٹھا کر اس مقام تک لے آئے جہاں ''حجر اسود'' لگانا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ''حجر اسود'' کو اس جگہ لگا دیا۔
- اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حُسنِ تدبیر سے اور صبح جلدی آنے سے آپس کی جنگ کا خطرہ ٹل گیا۔

(۱۰،۶) انفرادی ملاقات کے امور:

1. والدین کو بچوں کی مکمل تعلیمی اور اخلاقی کیفیت مثبت انداز میں بتائی جائے۔

۲. بچہ جو مکتب میں پڑھ رہا ہے وہ والدین کو بتایا جائے کہ آپ کا بچہ قرآن کریم ..... ایمانیات ..... عبادات ..... احادیث و مسنون دعائیں ..... سیرت و اخلاق و آداب ..... عربی اور اردو پڑھ رہا ہے۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام میں سے مثلاً ۷۰ نام بچے کو یاد ہیں، تھوڑی آپ کی محنت اور فکر سے مزید ترقی ہوگی۔ والدین کو ترغیب دیں کہ شرح اسمائے حسنیٰ (ناشر بیت العلم) اپنے پاس رکھیں اس کا مطالعہ کر کے بچوں کو سمجھائیں اور اللہ تعالیٰ کے ناموں کی محبت ان کے دلوں میں بٹھائیں۔

۳. اس بات کی ترغیب دیں کہ بچوں سے روزانہ سبق سنیں روزانہ نماز کی ڈائری پُر کریں، اور ہر مہینے بچوں سے مکمل سبق سن کر سبق کے ختم پر دستخط سرپرست کے خانے میں دستخط فرمائیں۔

۴. نصاب مکمل ہونے تک مکتب میں بچے کو پابندی سے بھیجنے کی تشکیل کی جائے۔

۵. جو طلبا مدارس میں پڑھنا چاہتے ہیں ان کی رہنمائی کی جائے۔

۶. بچے میں حفظ کی استعداد معلوم ہو تو بچے کو مکتب میں حافظ بنانے کی تشکیل کی جائے۔

۷. والدین کو بالغان کورس میں داخلے کی ترغیب دی جائے۔

۸. والد کو مستورات کی تعلیم کے لیے فکر مند کر کے بچیوں کو بنات کے مکتب میں اور گھر کی بڑی عورتوں کو مستورات کے مکتب میں بھیجنے کی ترغیب دی جائے۔

۹. بہت کمزور بچہ (جو فیل ہے) اس کے بارے میں حکمت سے بات کی جائے کہ تھوڑی کمزوری ہے آپ کا بچہ اسی درجے میں اور پڑھ لے گا تو فائدہ ہوگا۔

۱۰. یہ بھی بتادیں کہ مکتب کا مقصد مسلمان بچوں کو قرآن کریم اور دین کا بنیادی (فرض عین) علم سکھانا ہے۔

۱۱ فیس

"فیس کا نظام بنائیں، فیس کے نظام سے معلم کو معیاری تنخواہ دینے میں سہولت ہوگی اور والدین کو نیک کام میں شریک ہونے کی دعوت ہے کہ اس تعلیمی ادارے میں آپ کے بچے پر خرچ ہو رہا ہے اس میں آپ شریک ہو جائیں تو آپ کو بھی ثواب ملے گا۔"

(۱۱ء۱) فیس کی اہمیت اور فوائد:

۱. طالبِ علم کی جان اور مال لگے تا کہ علم دین کی اہمیت پیدا ہو۔
۲. فیس کے ذریعے بچوں کی غیر حاضری کا مسئلہ قابو میں آتا ہے۔ مشاہدہ یہ ہے کہ والدین جب خرچ کرتے ہیں تو فکر ہوتی ہے اہتمام سے بچوں کو مکتب میں بھیجتے ہیں بغیر عذر کے چھٹی نہیں کرنے دیتے۔
۳. مکتب میں فیس کے نظام سے طلبا، والدین اور اساتذہ فکر مند ہوتے ہیں۔
۴. مکتب میں فیس کے ذریعے مالیات کے نظام میں معاونت ہوتی ہے اور مکتب خود کفیل ہوتا ہے۔
۵. دینی تعلیم پر مال خرچ کرنے سے علم دین کی اہمیت پیدا ہوتی ہے۔

(۱۱ء۲) فیس کا مقصد: دینی تعلیم میں اپنے بچوں پر خرچ کرنا

بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام کرنا والدین کی ذمہ داری ہے اور دینی تعلیم میں خاص طور پر قرآن کریم کی تعلیم پر خرچ کرنا کارِ خیر اور ثواب ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حماد نے جب سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ ختم کرلی تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے استاذ کی خدمت میں پانچ سو درہم اور ایک قول کے مطابق ایک ہزار درہم بھیجے اور حماد کے استاذ کو یہ پیغام بھیجا کہ آپ نے میرے بیٹے کو جو کچھ سکھایا ہے یہ معمولی چیز نہیں ہے۔

اللہ کی قسم! اگر میرے پاس مزید رقم ہوتی تو قرآن کریم کی عظمت کی خاطر آپ کی خدمت میں ضرور بھیج دیتا۔

(۱۱ء۳) فیس کی ترتیب:

۱. فیس دینے کے لیے والدین کو ترغیب دیتے ہوئے ذہن سازی کی جائے۔
۲. جب ہم اچھی تعلیم دیں گے اور بچوں کو مکتب سے فائدہ ہوگا تو والدین ضرور فیس ادا کریں گے۔
۳. فیس علاقے کے اعتبار سے مکتب کے اخراجات کو سامنے رکھ کر مشورہ کر کے طے کی جائے۔
۴. فیس طے کرتے وقت یہ بات سامنے رہے کہ مسلمانوں کا مال دین پر خرچ ہو اور اس کے ذریعے مکتب کے اخراجات پورے ہو جائیں مثلاً معلمین کی تنخواہ، مکتب کی دیگر ضروریات وغیرہ۔
۵. فیس سال کے بعد اگر بڑھانے کی ضرورت ہو تو علاقے کی نوعیت دیکھ کر بڑھائیں۔
۶. فیس کے لیے تاریخ اور وقت مقرر کریں تاکہ اسے وصول کرنے میں آسانی ہو۔
۷. فیس وصول کرنے کے بعد تربیتی نصاب کے آخر میں دیے گئے ''ماہانہ فیس چارٹ'' میں اس کا اندراج کریں اور اس کی رسید بھی دی جائے تاکہ معاملات صاف رہیں۔
۸. جس قدر ممکن ہو والد صاحب/ سرپرست خود مدرسے میں آکر فیس جمع کرائیں۔
۹. فیس مقامی ذمے دار/ ناظم/ مہتمم وصول کریں یا پھر معلم بچوں سے لے کر رسید ذمے دار سے بنوا کر بچوں کو دیں۔
۱۰. فیس کے نظام کے ساتھ ساتھ رجسٹر میں اندراج ہو تاکہ معاملات صاف رہیں۔
۱۱. بالغان اور مستورات کی بھی ماہانہ تعلیمی فیس ہو۔
۱۲. فیس سہ ماہی، ششماہی یا سالانہ جمع کرانے کی ترغیب دی جائے اور اگر والدین کو دشواری ہو تو ہر مہینے کی ہی فیس لی جائے۔

وضاحت: فیس کی رقم ہر مکتب کی اپنی ضروریات کے لیے ہے۔ ادارہ "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کا اس میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

(۱۱ء۴) غریب بچوں کی فیس ادا کرنے کی ترتیب:

(۱۱ء۴ء۱) پہلی ترتیب:

اگر کسی جگہ والدین فیس ادا نہیں کر سکتے تو علاقے کے اہل خیر حضرات کو اس طرف متوجہ کر کے اس کی فیس ادا کرائی جائے۔ اسی طرح بعض والد صاحب حیثیت ہوتے ہیں ان کو دعوت دی جائے کہ آپ اپنے بچے کے ساتھ ایک یا دو بچوں کا خرچ اپنے ذمے لے لیں جو فیس نہیں دے سکتے۔

(۱۱ء۴ء۲) دوسری ترتیب:

اگر مکتب میں کچھ غریب بچے فیس نہ دے سکتے ہوں تو ان کے لیے مٹھی فنڈ کی بھی ترتیب بنائی جا سکتی ہے۔ یعنی والد حضرات کو ترغیب دیں کہ روزانہ اپنے اناج میں سے ایک مٹھی نکال کر علیحدہ کر لیں تاکہ مہینے بھر میں اناج کچھ مقدار میں جمع ہو جائے۔ اور وہ یا اس کو فروخت کر کے اس کی رقم مکتب میں جمع کرا دیں۔

⑫ امتحانات

"پنج ماہی اور سالانہ امتحان کا نظام بنائیں اور نتیجۂ امتحان بچوں کے والدین کو بلا کر تقسیم کریں۔"

(۱۲ء۱) امتحان کے مقاصد:

☆ مندرجہ ذیل مقاصد کے حصول کے لیے امتحان لیا جاتا ہے اگر امتحان سے یہ مقاصد حاصل کیے جائیں تو امتحان کامیاب امتحان کہلائے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس طرح بامقصد امتحان سے تعلیمی معیار میں بھی ترقی آئے گی اور ادارے کا معیار بہتر اور بلند ہوگا۔

1. امتحان سے طلبا کرام کی محنت سامنے آجاتی ہے۔
2. طلبا، اساتذہ، والدین اور انتظامیہ سب مزید فکر مند ہوجاتے ہیں۔
3. امتحان کے ذریعے مکتب میں تعلیمی ماحول بنتا ہے۔
4. بچے کو پڑھا ہوا کتنا سمجھ میں آیا اور کتنا یاد ہے یہ سامنے آجاتا ہے۔
5. امتحان سے پہلے گزشتہ اسباق کی اچھی طرح دہرائی ہوجاتی ہے۔
6. امتحان کے ذریعے مقابلے کی فضا بن جاتی ہے، جس سے بچے میں آگے بڑھنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
7. محنت کرنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی ہوجاتی ہے جس سے ان میں مزید محنت کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
8. محنت نہ کرنے والے طلبا کے لیے امتحان ایک خاموش تنبیہ ہے جس کی برکت سے وہ بھی محنت کرنے کا پکا ارادہ کرلیتے ہیں۔
9. استاذ کی محنت کی نوعیت معلوم ہوجاتی ہے۔
10. بچوں کی کمزوری کی نوعیت سامنے آجاتی ہے جسے دور کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ کیوں کہ کمزوری معلوم کیے بغیر دور نہیں کی جاسکتی۔

(۱۲ء۲) امتحانات کی ترتیب:

1. سال میں بچوں کے دو امتحان ہوں پہلا پنج ماہی امتحان اور دوسرا سالانہ امتحان۔
2. مکتب میں پنج ماہی اور سالانہ امتحان کے لیے علاقے کے سینٹر سے رابطہ کرکے امتحان کی ترتیب بنائیں۔
3. امتحان کے وقت بچوں کو امتحان کی پیشگی اطلاع کے ساتھ انعامات کا بھی اعلان کردیں تاکہ بچوں میں شوق پیدا ہو اور اس کی تیاری کرسکیں۔
4. مکتب کے امتحان اسکول کے امتحان کے ساتھ نہ ہوں، پہلے یا بعد میں ہوں تاکہ بچے پر تعلیم کا زیادہ بوجھ نہ پڑے۔
5. مکاتب میں مقامی معاون کے جائزے کو امتحان نہ سمجھا جائے۔

(۱۲،۳) گزارشات برائے اساتذہ کرام:

(۱۲،۳،۱) امتحان سے پہلے کرنے کے کام:

۱. ممکن ہو تو امتحان سے پہلے اساتذہ کرام/معلمات، بچے/بچیاں اور والدین دو رکعت نماز پڑھ کر نماز حاجت کی دعا مانگ لیں تاکہ بچوں کی شروع سے عادت بن جائے کہ جب بھی کوئی حاجت پیش آئے تو نماز کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

نماز حاجت کی دعا:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ." (جامع الترمذی، الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ، الرقم: ۴۷۹)

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑے حلم والا اور بڑا کریم ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو عرش عظیم کا بھی رب اور مالک ہے، ساری حمد و ستائش اس اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان اعمال اور ان اخلاق و احوال کا جو تیری رحمت کا موجب اور وسیلہ اور تیری مغفرت اور بخشش کا پکا ذریعہ بنیں اور تجھ سے طالب ہوں ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور حصہ لینے کا اور ہر گناہ اور معصیت سے سلامتی اور حفاظت کا۔

اے اللہ! میرے سارے ہی گناہ بخش دے اور میری ہر فکر اور پریشانی دور کردے اور میری ہر حاجت جس سے تو راضی ہو اس کو پورا فرما دے۔ اے سب مہربانوں سے بڑے مہربان۔"

۲. تمام طلبا کے والدین خاص طور پر کمزور طلبا کے والدین کو امتحان سے ایک ماہ پہلے انفرادی بلا کر بتایا جائے

کہ ایک ماہ بعد امتحان ہونے والے ہیں، آپ گھر پر بھی محنت فرمالیں تا کہ بچہ امتحان میں کامیاب ہو۔

۳ فیل ہونے کے بعد والدین کو بلانا کہ آپ کا بچہ فیل ہوا ہے تو یہ کمزوری کی اطلاع ہے، ایسی اطلاع دینی ہی نہ پڑے اس کے لیے والد حضرات کو امتحان سے پہلے فکر مند کر لینا چاہیے تا کہ طلبا امتحان میں فیل ہونے سے بچ جائیں۔

(۱۲،۳،۲) امتحانی فارم پُر کرنے کی ترتیب:

☆ امتحان سے پہلے امتحانی فارم پر استاذ محترم اپنا نام.... مکتب کا نام... طلبا کے نام... مقدار خواندگی.... طلبا/ طالبات کی نماز کی ڈائری کے نمبر اور طلبا/ طالبات کی حاضری کے نمبر از خود پُر کرنے کی ترتیب بنالیں۔

نماز کی ڈائری کے نمبرات کی ترتیب:

۱ طلبا نے الحمدللہ! اگر زیادہ دن جماعت سے نماز پڑھی ہے تو دس (۱۰) نمبر دیں۔

۲ اگر زیادہ دن بغیر جماعت کے نماز پڑھی ہے تو سات (۷) نمبر دیں۔

۳ اگر زیادہ دن قضا کی ہے تو چار (۴) نمبر دیں۔

۴ طالبات نے الحمدللہ! اگر زیادہ دن وقت پر نماز پڑھی ہو تو دس (۱۰) نمبر دیں اور اگر زیادہ دن قضا کی ہو تو چار (۴) نمبر دیں۔

۵ اگر زیادہ دن نماز نہ پڑھی ہو تو صفر (۰) دیا جائے۔ اسی طرح نماز کی ڈائری پُر نہ ہو تو صفر (۰) دیا جائے۔

(۱۲،۳،۳) حاضری کے نمبرات دینے کا ضابطہ اور طریقہ:

۱ طالب علم/ طالبہ کی حاضری کے دس نمبر ہیں۔

۲ پنج ماہی امتحان سے پہلے پانچ ماہ کی اور سالانہ امتحان سے پہلے پورے سال کی حاضری دیکھیں۔

100 فی صد حاضری	10 نمبر	90 فی صد سے 99 فی صد تک	8 نمبر
80 فی صد سے 89 فی صد تک	6 مبر	70 فی صد سے 79 فی صد تک	4 نمبر
60 فی صد سے 69 فی صد تک	2 نمبر	60 فی صد سے کم	0 نمبر

(۱۲،۳،۴) فی صد نکالنے کا طریقہ:

طلبا کی کل حاضری کے دنوں کو سو سے ضرب دے کر ایام تعلیم سے تقسیم کر دیں۔

(کل ایام حاضری x 100 ÷ کل ایام تعلیم = حاضری کا فی صد)

مثلاً: کل ایام تعلیم: 140 ایام حاضری: 126

اس کا فی صد آسانی سے یوں نکالا جا سکتا ہے:

(فی صد) 126 x 100 = 12600 ÷ 140 = 90 %

اب آپ ان کو مذکورہ ترتیب کے مطابق 8 نمبر دے دیں۔ کیوں کہ 90 فی صد سے 99 فی صد تک 8 نمبر ہیں۔

☆ امتحانی فارم میں قاعدہ/قرآن کریم اور مضامین کے کل نمبرات کا خانہ الگ الگ ہے، اس کو اچھی طرح تسلی سے گن کر خود پُر کریں۔

☆ امتحان کے بعد نتیجہ امتحان کی اصل کاپی مکتب میں رکھیں اور ایک عدد فوٹو کاپی مقامی معاون کو دیدیں۔

نوٹ: ① امتحانات کے دن طلبا کی حاضری یقینی بنانے کی کوشش کریں۔ طالب علم غیر حاضر ہو تو استاذ محترم خود یا مقامی معاون امتحان لیں البتہ اس طالب علم کو پوزیشن اور انعامی نمبر نہ دیے جائیں۔

② امتحانات کے نتائج مسجد یا مکتب میں ایسی جگہ آویزاں کرنے کی کوشش کریں جہاں لوگ دیکھ سکیں۔

(۱۲،۴) گزارشات برائے ممتحنین:

① تمام ممتحنین کرام سے گزارش ہے کہ امتحان لینے سے پہلے ہو سکے تو دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لیں۔

② ممتحن امتحانی فارم میں اپنا نام درج کریں، طلبا کی تعداد اور وقت معلوم کرلیں تا کہ ہر طالب علم کو مناسب وقت ملے اور امتحان بھی وقت پر ختم ہو۔

③ ہر ممتحن بچے پر اپنا اچھا اثر ڈالے، طبیعت میں اتنی سختی نہ ہو کہ بچہ یاد شدہ بھی بھول جائے۔

۴ سوال سمجھانے کی غرض سے اتنا پڑھ کر سنایا جائے کہ بچوں کو سوال سمجھنے میں آسانی ہو۔

۵ بچہ جتنے نمبر کا مستحق ہے اس سے زیادہ نمبر نہ دیے جائیں اور نہ ہی اس سے کم نمبر دیے جائیں بل کہ پوری جماعت میں میانہ روی اختیار کی جائے۔

۶ حتی الامکان کمزور طلبا کو فیل نہ کریں البتہ کیفیت کے خانے میں لکھ دیں ''رعایتی نمبر''۔

۷ پختگی اور ادائیگی کے الگ الگ نمبرات ہیں لہٰذا ان کو مدنظر رکھتے ہوئے امتحان لیا جائے۔

۸ تربیتی نصاب کے مضامین میں سے ہر مضمون کے نمبر الگ ہیں، لہٰذا ہر مضمون کے نمبر متعلقہ خانے میں درج کیے جائیں۔

۹ ممتحن طالب علم کا امتحان لینے کے بعد فوراً نمبرات لکھ لیں۔ تمام طلبا کو آخر میں ایک ساتھ نمبرات نہ دیں۔

۱۰ نمبرات انگریزی ہندسوں میں لکھیں۔ نمبرات اندراج کرتے وقت طالب علم کا نام ضرور معلوم کر لیں تا کہ نمبرات دینے میں غلطی نہ ہو۔

۱۱ ہر طالب علم کی تعلیمی کیفیت مختصراً لکھیں۔ کیفیت اور نمبرات میں تضاد نہ ہو۔

۱۲ جو طالب علم کچھ بھی نہ بتا سکے اس کی کیفیت کے خانے میں وضاحت کر دی جائے تا کہ اگلے درجے میں ترقی روک دی جائے۔

۱۳ پوری کلاس کی مجموعی کیفیت آخر میں (کیفیت) کے خانے میں ضرور لکھی جائے اور دستخط بھی کریں۔ واضح رہے کہ مجموعی اور انفرادی کیفیت میں تضاد نہ ہو۔

۱۴ تعلیم و تربیت میں مزید بہتری کے لیے آں جناب کی مفید آراء ہوتو ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں۔

(۱۲،۵) ضابطہ امتحان برائے نورانی قاعدہ:

(۱۲،۵،۱) پختگی: (ہجے، رواں، حروف کی شناخت)

پختگی کے ۶۰ نمبر ہیں۔ ہر طالب علم سے نورانی قاعدہ میں سے کم از کم تین جگہوں سے پوچھیں اور دو تین سطریں سنیں، ہر سوال کے ۱۸ نمبر ہیں۔

پختگی میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں:

1. تعوذ اور تسمیہ کے تین تین نمبر ہیں، اگر طالب علم نہ پڑھے یا غلط پڑھے تو ہر ایک کے تین تین نمبر کاٹیں۔
2. مفردات و مرکبات کی بچے کو پہچان ہو، یعنی حروف کی شکلوں کی پہچان کر سکتا ہو۔
3. ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے اچھی طرح پڑھ سکتا ہو۔ اگر طالب علم حروف کی پہچان، ہجے یا رواں میں غلطی کرے تو تین نمبر کاٹیں اور اٹکن کی صورت میں ایک نمبر کاٹیں۔ اگر طالب علم ایک سوال کا جواب بالکل نہ دے سکے تو ۱۸ نمبر کاٹیں۔ اس سے زائد نہ کاٹیں۔
4. اگر بچہ سبق: ۵ تک رواں پڑھنا بالکل نہ جانتا ہو تو ساٹھ میں سے تیس نمبر کاٹیں اور سبق: ۵ سے پہلے رواں پڑھنا نہ آتا ہو تو دس نمبر کاٹیں۔

غلطی کی نوعیت	کٹوتی	غلطی کی نوعیت	کٹوتی
تعوذ نہ پڑھے یا غلط پڑھے	تین نمبر	تسمیہ نہ پڑھے یا غلط پڑھے	تین نمبر
حروف کی شناخت	تین نمبر	ہجے میں غلطی	تین نمبر
رواں میں غلطی	تین نمبر	اٹکن	ایک نمبر
سبق: ۵ تک رواں پڑھنا نہ آتا ہو		تیس نمبر	

تجوید: (۲، ۵، ۱۲)

تجوید کے ۴۰ نمبر ہیں۔ تجوید سے متعلق مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں:

1. حروف کی ادائیگی صحیح ہو۔ اگر طالب علم کسی حرف کو اس کے مخرج سے ادا نہ کرے یا کوئی بھی لحن جلی کرے مثلاً حرکات کو کھینچ کر پڑھے یا کھڑی حرکات والے حروف جلدی پڑھے تو تین نمبر کاٹیں۔
2. اسی طرح وقف کی ادائیگی درست نہ ہو تو تین نمبر کاٹیں۔
3. اگر طالب علم لحن خفی کرے مثلاً غنہ نہ کرے اور پُر ''را'' کو باریک پڑھے اور باریک ''را'' کو پُر پڑھے تو ایک نمبر کاٹیں۔

۴ اگر طالب علم تجوید کے قواعد نہ بتا سکے تو نمبر نہ کاٹیں، تجوید کے خلاف پڑھنے پر نمبر کاٹیں اور تجوید کے قواعد بتانے پر دو نمبر انعامی دیے جائیں۔

غلطی کی نوعیت	کٹوتی	غلطی کی نوعیت	کٹوتی
مخرج (کوئی ایک حرف غلط پڑھے)	تین نمبر	لحن جلی (حرکات، کھڑی حرکات، جزم، حروف مدہ، تشدید وغیرہ)	تین نمبر
وقف کی غلطی	تین نمبر	لحن خفی (غنہ، را، لفظ اللہ اور مدّات)	ایک نمبر

وضاحت:

۱ طالب علم کسی ایک حرف کو مخرج سے ادا کرنے میں کئی بار غلطی کرے مثلاً ''ض'' کئی مرتبہ غلط پڑھے تو صرف تین نمبر کاٹیں، البتہ ''ض'' کے ساتھ ساتھ ''ظ'' غلط پڑھے یا اس کے علاوہ کوئی اور حرف غلط پڑھے تو پھر مزید تین نمبر کاٹیں۔ اسی طرح لحن جلی مثلاً متحرک حروف ایک سے زائد مرتبہ کھینچ کر پڑھے تو تین نمبر کاٹیں البتہ مشدد حرف کو بھی سختی اور جماؤ کے ساتھ نہ پڑھے تو مزید تین نمبر کاٹیں۔ خلاصہ یہ کہ ایک ہی قسم کی غلطی کئی بار ہو تو لحن جلی میں تین نمبر اور لحن خفی میں ایک نمبر کاٹیں اور غلطی دوسری نوعیت کی ہو تو پھر مزید نمبر کاٹیں۔

۲ جن طلبا کا نصاب حصہ اوّل میں آٹھ ماہ یا اس سے زیادہ ہو تو حفظ سورۃ کا امتحان بھی لیا جائے۔

(۱۲،۶) ضابطہ امتحان برائے ناظرہ: (قرآن کریم/حفظ سورۃ)

(۱۲،۶،۱) پختگی:

پختگی کے ساٹھ (۶۰) نمبر ہیں۔

۱ ہر طالب علم سے ناظرہ قرآن کریم میں سے کم از کم دو مقامات سے پوچھیں ہر ایک سوال کے بائیس بائیس نمبر ہیں، ہر مقام میں سے دس سطریں سنی جائیں۔

۲ حفظ سورہ میں سے کم از کم ایک سورت سنیں، اس کے دس نمبر ہیں۔

٣. تعوذ اور تسمیہ کے تین تین نمبر ہیں اگر طالب علم نہ پڑھے یا غلط پڑھے تو ہر ایک کے تین تین نمبر کاٹیں۔
٤. ایک غلطی پر تین نمبر کاٹے جائیں اور اٹکن پر ایک نمبر کاٹا جائے۔ ناظرہ میں ایک سوال کے بائیس سے زائد نمبر نہ کاٹیں۔
٥. اگر طالب علم کو روانی سے پڑھنا نہ آتا ہو تو پچاس نمبر کاٹیں۔

غلطی کی نوعیت	کٹوتی	غلطی کی نوعیت	کٹوتی
تعوذ نہ پڑھے یا غلط پڑھے	تین نمبر	تسمیہ نہ پڑھے یا غلط پڑھے	تین نمبر
رواں میں غلطی	تین نمبر	اٹکن	ایک نمبر
روانی سے پڑھنا نہ آتا ہو	پچاس نمبر		

(٢،٦،١٢) تجوید:

تجوید کے چالیس (٤٠) نمبر ہیں۔ تجوید سے متعلق مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں:

١. حروف کی ادائیگی صحیح ہو۔
٢. اگر طالب علم کسی حرف کو اس کے صحیح مخرج سے ادا نہ کرے تو تین نمبر کاٹے جائیں۔
٣. طالب علم لحن جلی کرے تو تین نمبر کاٹیں۔
٤. طالب علم لحن خفی کرے تو ایک نمبر کاٹیں۔

غلطی کی نوعیت	کٹوتی	غلطی کی نوعیت	کٹوتی
مخرج (کوئی ایک حرف غلط پڑھے)	تین نمبر	لحن جلی (حرکات، کھڑی حرکات، جزم، حروف مدہ، تشدید اور قلقلہ)	تین نمبر
وقف کی غلطی	تین نمبر	لحن خفی (غنہ، را، لفظ اللہ اور مدات)	ایک نمبر

وضاحت:

١. طالب علم ایک ہی قسم کی غلطی کئی مرتبہ کرے تو ایک مرتبہ ہی نمبر کاٹیں، ہر بار نہ کاٹیں۔ البتہ غلطی کی

نوعیت دوسری ہو تو مزید نمبر بھی کاٹیں۔ مثلاً: طالب علم "ض" بھی غلط پڑھے اور "ع" بھی تو دونوں کے نمبر کاٹیں۔ البتہ "ض" کئی مرتبہ غلط پڑھے تو ایک ہی مرتبہ نمبر کاٹیں۔ اسی طرح طالب علم تشدید بھی صحیح نہ کرے تو اس کے علیحدہ تین نمبر کاٹیں۔

۲ امتحان لیتے وقت طلبا کو اپنے ذہن میں کل نمبر دے دیے جائیں، پھر اگر طالب علم غلطی کرے تو نمبر کاٹے جائیں۔ مثلاً: پختگی (روانی) کے ساٹھ (۶۰) نمبر ہیں، اگر طالب علم ایک غلطی کرے تو (۶۰) میں سے تین نمبر کاٹیں مزید غلطی کرے تو فی غلطی تین نمبر کاٹتے جائیں۔

(۱۲ء۷) ضابطہ امتحان برائے حفظ:

۱ ایک سے سات پاروں تک دو سوال کیے جائیں۔ ہر سوال ۱۵ سطروں تک سنا جائے۔

۲ ایک سے ۱۵ پاروں تک تین سوال کیے جائیں۔ ہر سوال ۱۲ سطروں تک سنا جائے۔

۳ ۱۵ سے زائد پاروں پر ۴ سوال کیے جائیں۔ ہر سوال ۱۰ سطروں تک سنا جائے۔

۴ ایک غلطی پر تین نمبر کاٹے جائیں۔

۵ اٹکن پر ایک نمبر کاٹا جائے۔

(۱۲ء۸) ضابطہ امتحان برائے مضامین تربیتی نصاب:

۱ تربیتی نصاب کے چار مضامین میں سے ہر مضمون سے سنا جائے۔
ہر مضمون سے متعلق دو سوال طالب علم سے کریں۔

۲ طالب علم دونوں سوالوں کا درست جواب دے تو بیس نمبر دیں۔ ایک سوال کا غلط جواب دے تو دس نمبر کاٹیں اور کچھ جواب درست اور کچھ غلط ہو تو پانچ نمبر کاٹیں۔

۳ دونوں سوال کا غلط جواب دے تو مزید آسان آسان سوال کر کے کم از کم آٹھ نمبر دیں۔ اگر طالب علم آسان سوالوں کا جواب بھی نہ دے سکے تو پھر صفر دیا جائے۔

وضاحت:

تربیتی نصاب میں یہ دو علامات "☆، 📖" استعمال کی گئی ہیں:

1. "☆" یہ علامت جہاں ہو اس کا مطلب طالب علم سے معلوم کریں۔
2. "📖" یہ علامت جہاں ہو اس کے بارے میں زبانی سوال طالب علم سے کریں۔

(۱۲۔۹) نتیجہ امتحان:

1. نتیجہ امتحان (رپورٹ کارڈ) بہترین ہونا چاہیے، اس کے ذریعے بچوں اور ان کے والدین میں اہمیت اور فکر پیدا ہوتی ہے۔
2. نتیجہ امتحان (رپورٹ کارڈ) میں مکتب کا نام اور مکمل پتا ہو۔
3. طالب علم کا نام ہو۔
4. تعلیمی سال کا بھی خانہ (کالم) ہو۔
5. بچوں کی سالانہ حاضری/غیر حاضری کا ریکارڈ بھی ہو اور حاضری کے بھی نمبر رکھے جائیں۔
6. پنج ماہی و سالانہ امتحانات کے الگ الگ نمبرات ہوں۔
7. تمام مضامین کے الگ الگ نمبرات ہوں۔
8. امتحان کی تاریخ لکھی جائے۔ درجہ کامیابی لکھا جائے۔ (ممتاز، جید جداً، وغیرہ)
9. دستخط معلم، دستخط مقامی معاون اور دستخط سرپرست کا خانہ ہو۔
10. نتیجہ امتحان بچوں کے والدین کو بلا کر دیں۔
11. نتیجہ امتحان دیتے وقت سرپرستوں سے طالب علم کی تعلیمی کیفیت، نمازوں کا اہتمام، وقت کی پابندی، روزانہ حاضری اور یونی فارم کے متعلق ضرور یاددہانی کرائی جائے۔

نوٹ: نتیجہ امتحان (رپورٹ کارڈ) ادارۂ مکتب تعلیم القرآن الکریم سے آپ منگوا سکتے ہیں۔

(۱۲،۹،۱) نتیجہ امتحان رپورٹ کارڈ پر کرنے کی ترتیب:

☆ امتحان کے بعد امتحانی فارم کی مدد سے ہر طالب علم کی رپورٹ کارڈ بنائیں۔

- برائے کرم رپورٹ کارڈ پر نمبرات درج کرتے وقت درجہ بندی کو ضرور ملحوظ رکھیں۔
- تربیتی نصاب ابتدائیہ میں نماز کی ڈائری نہیں ہے اور اس کے نمبر بھی نہیں ہے جب کہ حصہ اول تا حصہ پنجم نماز کی ڈائری ہے اور اس کے نمبرات بھی ہیں جس کی بناء پر تربیتی نصاب ابتدائیہ پڑھنے والے طلبا/ طالبات کی درجہ بندی مختلف ہے اور حصہ اول تا حصہ پنجم پڑھنے والے طلبا/ طالبات کی درجہ بندی مختلف ہے تفصیل اس چارٹ میں موجود ہے۔

(۱۲،۹،۲) درجہ بندی کی ترتیب:

حصہ ابتدائیہ قاعدہ اور مضامین کے نمبرات						
80فی صد	سے	100فی صد	152	سے	190	ممتاز
66فی صد	سے	79فی صد	125	سے	151	جید جدا
51فی صد	سے	65فی صد	96	سے	124	جید
40فی صد	سے	50فی صد	76	سے	95	مقبول
40فی صد	سے	کم	76	سے	کم	راسب (فیل)

حصہ ابتدائیہ کے مضامین کے نمبرات						
80فی صد	سے	100فی صد	72	سے	90	ممتاز
66فی صد	سے	79فی صد	59	سے	71	جید جدا
51فی صد	سے	65فی صد	46	سے	58	جید
40فی صد	سے	50	36	سے	45	مقبول
40فی صد	سے	کم	36	سے	کم	راسب (فیل)

حصہ اول تا حصہ پنجم کے نمبرات						
80فی صد	سے	100فی صد	160	سے	200	ممتاز
66فی صد	سے	79فی صد	132	سے	159	جید جدا
51فی صد	سے	65فی صد	102	سے	131	جید
40فی صد	سے	50فی صد	80	سے	101	مقبول
40فی صد	سے	کم	80	سے	کم	راسب (فیل)

(۱۰۔۱۲) امتحانی نتائج:

واضح رہے کہ امتحان کے بعد آنے والا نتیجہ ہی آئندہ کے لیے بنیاد کا کام دیتا ہے۔ نتائج سامنے آنے کے بعد صحیح طریقے پر محنت شروع ہوتی ہے، کیوں کہ نتیجے کی حیثیت ایسی ہے جیسے ایکسرے رپورٹ کی حیثیت ہے یعنی جب کوئی مریض اپنے مرض کا چیک اپ کرواتا ہے تو اسے رپورٹ ملتی ہے اصل وہ رپورٹ ہوتی ہے اور اس رپورٹ کی بنیاد پر علاج شروع ہوتا ہے۔

اب اگر کوئی شخص ایکسرے رپورٹ لے کر خوشی خوشی گھر جائے اور اسے الماری میں صرف سنبھال کر رکھے اور علاج نہ کرائے تو ایسا کرنے سے اس مریض کا علاج یقیناً نہیں ہوگا، اور مرض باقی رہے گا بلکہ ہر گزرتے دن کے ساتھ اس میں اضافہ بھی ہوتا رہے گا۔

امتحانی نتائج کی مثال بھی اسی طرح کی ہے کہ اگر نتیجہ مرتب ہونے کے بعد صرف فائل میں لگا دیا گیا تو ایسا کرنے سے امتحان کا فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ امتحانی نتائج کا فائدہ اس وقت حاصل ہوگا جب اس کی روشنی میں ہر بچے کی نوعیت کو سامنے رکھتے ہوئے محنت کی جائے۔ ایسا کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تعلیمی معیار میں بہت جلد نمایاں بہتری آئے گی جس سے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ادارے کا معیار بھی بلند ہوگا لوگ دینی اداروں کی تعلیم سے مطمئن ہوں گے، دین کے مزید قریب ہوں گے۔

۱۴ سالانہ تقریب

''سالانہ تقریب کا نظام بنائیں، اس میں طلبا کرام کے والدین، علاقے کے ذمے دار اور عوام کو شرکت کی دعوت دیں، موبائل، ایس ایم ایس کے ذریعے یاددہانی کرائی جائے اور طلبا کو بہترین انعامات شیلڈ دیں۔''

(۱۴۔۱) سالانہ تقریب کا مقصد اور اس کے فائدے:

1. عوام میں دینی بیداری پیدا ہوتی ہے۔
2. مکتب کی اہمیت پیدا ہوتی ہے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ اور شوق پیدا ہوتا ہے لوگوں میں مایوسی ختم ہوتی ہے اور حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔
3. نئے مکاتب کھلنے میں مدد ملتی ہے اور بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔
4. بچوں میں اعتماد بڑھتا ہے، دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق میں اضافہ ہوتا ہے۔
5. مکتب کی تعلیمی نوعیت اور اس کے فوائد اہل محلہ کے سامنے آتے ہیں۔
6. معلم کی محنت عوام کے سامنے آتی ہے۔
7. بچوں کا خوف و ڈر ختم ہوتا ہے اور ان میں مجمع کے سامنے بات کرنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے۔
8. عوام کے سامنے یہ بات آجائے گی کہ ہمارے بچے قرآن کریم کے ساتھ ساتھ دین کی اہم بنیادی اور ضروری باتیں سیکھ رہے ہیں۔

(۱۴۔۲) سالانہ تقریب کا وقت اور جگہ:

1. سال میں ایک مرتبہ سالانہ تقریب ضرور کی جائے۔
2. وقت دو سے ڈھائی گھنٹہ رکھا جائے (زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے) اور ایسے دن رکھی جائے جس میں

علاقے کے تمام افراد جمع ہوسکیں۔ کوشش کریں کہ تقریب دن میں کسی مناسب وقت میں رکھیں عشاء کے بعد نہ ہو تاکہ کسی کی فجر کی نماز قضا نہ ہو۔

۳ مسجد میں کی جاسکتی ہے۔

۴ اگر مسجد میں نہ ہوسکے تو کھلی جگہ، میدان یا پھر حسب گنجائش کسی ہال میں بھی کی جاسکتی ہے۔

۵ بنات کے مکتب میں بھی پورے مکمل پردے کے ساتھ سالانہ تقریب کی جائے۔

۶ مقررہ وقت پر تقریب شروع اور ختم ہو۔

۷ فضول اخراجات نہ کیے جائیں کم سے کم خرچ کیا جائے۔

(۱۳،۳) سالانہ تقریب کا اعلان:

۱ اشتہار، دستی پرچے (پمفلٹ)، دعوت نامہ اور ایس ایم ایس کے ذریعے سالانہ تقریب کا اعلان کرسکتے ہیں۔

۲ دعوت نامہ بنایا جائے۔

۳ دعوت نامہ میں وقت اور جگہ کا اندراج ہو۔

۴ دعوت نامہ والدین اور خصوصی مہمان تک پہنچانے کی فکر کی جائے۔

۵ سالانہ تقریب کا اعلان جمعے کی نماز کے بعد بھی کیا جائے۔ تقریب سے ایک دن پہلے یاددہانی کا میسج کیا جائے۔

(۱۳،۴) سالانہ تقریب میں شرکت کرنے والے مہمان:

۱ بچوں کے سرپرست اور ان کے احباب و متعلقین اور محلے یا بستی کے تمام افراد کو دعوت دی جائے۔

۲ بچوں کو اپنے والدین اور رشتہ داروں کو لانے کی ترغیب دیں۔

۳ بستی اور اطراف سے کسی بزرگ، عالم دین اور اہل خیر حضرات کو دعوت دی جائے۔

۴ ائمہ مساجد، مقامی اور اطراف کے علماء کرام اور حفاظ کو بھی دعوت دی جائے۔
۵ اطراف کے مکاتب کے ذمے دار اور معلمین کو بھی دعوت دی جائے۔
۶ بنات کے مکتب کی تقریب میں اطراف کی معلمات کو بھی دعوت دی جائے۔
۷ اطراف کے اسکول کے ذمے دار اور اساتذہ کرام کو بھی دعوت دی جائے۔
۸ جس گاؤں اور دیہات میں مکتب نہیں ہے تو وہاں کی مسجد کی کمیٹی والوں اور دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والوں کو دعوت دی جائے تا کہ ان کا بھی شوق وجذبہ بنے کہ وہ اپنے گاؤں میں مکتب شروع کریں۔
۹ پورے پردے کا نظم بنا کر بچوں کی والدات کو بھی سالانہ تقریب میں دعوت دی جائے۔

(۱۳۔۵) سالانہ تقریب میں پروگرام :

۱ سالانہ تقریب میں دو طلبا کو ذکر و دعا میں بٹھایا جائے کہ وہ نفل پڑھ کر ذکر و تلاوت کر کے دعا مانگیں کہ اے اللہ! اس تقریب کو قبول فرما کر اس محلے اور ہر محلے میں بچوں اور بڑوں کی تربیت فرما۔
۲ تمام طلبا کو پروگرام میں شریک کیا جائے تا کہ خود اعتمادی بڑھے۔
۳ بچیوں کا پروگرام مستورات کے سامنے پیش کیا جائے۔
۴ تقریب میں پیش کیے جانے والے پروگرام کا پہلے کاغذ پر خاکہ تیار کریں۔ مثلاً: پہلے تلاوت پھر طلبا سے حمد و نعت، سبق آموز مکالمے، سوال وجواب کی صورت میں اسباق میں سے مقابلے، تقسیم انعامات، بیان و دعا، دین پر پابندی، مسجد میں اہتمام سے آنے کی ترغیب، آئندہ سال کے داخلے کا اعلان وغیرہ۔
۵ بچوں کا انتخاب کر کے ان کو پروگرام کی مشق کرائیں اور ہر مرتبہ نئے نئے طلبا کو موقع دیا جائے۔
۶ تقریب میں حصہ لینے والے بچوں کو پروگرام شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے پہنچنے کی تاکید کریں تا کہ بچے پروگرام اچھی طرح پیش کر سکیں۔

۷ تقریب میں حصہ لینے والے بچوں کو حاضری کی خاص طور پر تاکید کریں۔

۸ پروگرام بناتے وقت طلباء کی دو جماعتیں بنائیں، پہلی جماعت ذہین بچوں کی جن کو انفرادی پروگرام دیں، دوسری جماعت متوسط اور کمزور بچوں کی جن کو اجتماعی پروگرام مثلاً حمد و نعت وغیرہ دیں۔

۹ اجتماعی پروگرام پیش کیا جائے تاکہ کم سے کم وقت لگے اور زیادہ سے زیادہ بچے حصہ لے سکیں۔

۱۰ اگر مکتب میں تعلیم بالغان کا بھی نظم ہو تو ان سے بھی پروگرام پیش کرائیں اور اگر تعلیم مستورات ہو تو مستورات کے سامنے پروگرام پیش کرائیں تاکہ ان کی تشکیل آسان ہو۔ پروگرام میں پیش کی جانے والی بات لکھی ہوئی ہو تاکہ بہتر انداز میں بات پیش کی جاسکے۔

۱۱ بچے اور بچیاں مکتب کے یونی فارم کے ساتھ پروگرام میں حصہ لیں۔

۱۲ پروگرام نصاب میں سے ہو، حمد و نعت اور اخلاقی و اصلاحی سبق آموز مکالمے نصاب کے علاوہ سے بھی لے سکتے ہیں۔

۱۳ مکتب کے فوائد کے اوپر ایک مکالمہ ضرور رکھا جائے۔

۱۴ نصاب کے تمام مضامین میں سے پروگرام پیش کیا جائے تاکہ بچے مکتب میں جو کچھ بھی پڑھ رہے ہیں وہ سب کے سامنے آجائے اور والدین کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا بچہ مکتب میں کیا سیکھ رہا ہے۔

۱۵ صاحب ترتیب طالب علم کے والد کو مجمع کے سامنے بلا کر ان کی حوصلہ افزائی کریں اور کارگزاری سنی جائے کہ بچوں کو پابندی سے بھیجنے کے لیے آپ نے کیا تدبیر اختیار کی؟

۱۶ ایک سادہ کاغذ تقسیم کر کے تقریب میں شریک لوگوں کے تاثرات لکھوا کر جمع کیے جائیں۔ (تقریب کیسی رہی؟ بچوں نے کیسا پروگرام پیش کیا؟ آپ کو پروگرام کا کون سا حصہ سب سے اچھا لگا؟ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مفید تجویز وغیرہ)۔

۱۷ تقریب کے شروع میں پروگرام کے متعلق اور تقریب کے اخیر میں مکتب سے متعلق ترغیبی بات کی جائے۔

(۶ء۱۳) سالانہ تقریب میں انعامات:

1. تقریب میں انعامات تقسیم کرنے سے بچوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور دوسرے طلبا میں بھرپور محنت کرنے کا ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے۔
2. انعامات سے بچوں میں تعلیم کا جذبہ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔
3. انعامات کی تقسیم آخر میں بڑے عالم دین، مہتمم، بزرگ اور انتظامیہ کے ہاتھوں سے کرائی جائے۔
4. سالانہ امتحان میں اول، دوم اور سوم پوزیشن لے کر کامیاب ہونے والے طلبا کو سالانہ تقریب میں شیلڈ/ میڈل/ سند قابلیت دی جائے۔
5. سال کے دوران مکمل حاضر رہنے والے طالب علم، وقت پر پہنچنے والے طالب علم اور نماز کی پابندی کرنے والے طالب علم کو بھی انعام شیلڈ وغیرہ دی جائے۔
6. جن طلبا کی اخلاقی اعتبار سے اچھی کارکردگی رہے ان کو بھی انعام دیا جائے۔
7. کوشش کریں کہ تقریب میں شریک تمام بچوں کو عمومی انعام دیا جائے اس لیے کہ مکتب میں آنا ہی انعام اور حوصلہ افزائی کا سبب ہے۔
8. جو بچے اچھے نمبرات سے کامیاب ہوئے ہیں ان کو مزید خصوصی انعام دیا جائے۔
9. علاقے کی بڑی شخصیت کے ہاتھ سے بھی انعام دلوائیں۔
10. اگر امتحان میں کسی استاذ کے ۹۵ فیصد طلباء ممتاز ہوں یا استاذ محترم صاحب ترتیب ہوں تو حوصلہ افزائی کے لیے استاذ محترم کو انعام دیا جائے۔

نوٹ: شیلڈ اور میڈل آپ ادارہ "مکتب تعلیم القرآن الکریم" سے قیمتاً منگوا سکتے ہیں۔

(۷ء۱۳) سالانہ تقریب میں ترغیبی بات، تشکیل اور دعا:

1. تقریب میں مکاتب کے فضائل، اہمیت، اصول وضوابط اور مقاصد کو بیان کیا جائے۔
2. ماں باپ کے سامنے اولاد سے متعلق والدین کی ذمے داریاں بیان کی جائیں۔ (دیکھیے صفحہ نمبر 58)

۳ مکتب کو منظم کرنے اور اس کا بھرپور تعاون کرنے کے لیے ارادے کرائیں۔

۴ بچوں کو پابندی سے مکتب بھیجنے کے متعلق ہدایات دی جائے۔

۵ تقریب میں موجود لوگوں کو ترغیب دی جائے کہ اپنے بچوں کو مکتب بھیجیں۔

۶ تقریب میں موجود بالغ افراد کو مکتب میں آنے کے لیے ترغیب دیں اور انھیں اپنی ذمے داریوں کا احساس دلا کر باقاعدہ تشکیل کر کے بالغان کی جماعت بنائی جائے۔

۷ تقریب میں موجود لوگوں کو ترغیب دی جائے کہ بچیوں کو بنات کے مکتب میں بھیجیں۔

۸ مستورات کی تعلیم کی اہمیت بیان کی جائے اور عورتوں کو دینی ماحول بنانے کی فکر دلائی جائے اور مستورات کے مکتب میں بھیجنے کی ترغیب دی جائے۔

۹ داخلہ فارم بھی موجود رکھیں۔

۱۰ مزید مکاتب قائم کرنے کی ترغیب دی جائے۔

۱۱ دعا پر تقریب کا اختتام ہو اور دعا سے پہلے تقریب میں شرکت کرنے والے مہمان حضرات، ائمہ کرام اور بڑے عالم جو تشریف لائے ہوں ان کا شکریہ ادا کیا جائے۔

۱۲ سالانہ تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں کو تقریب ختم ہونے کے بعد شکریہ کا میسج (ایس ایم ایس) کیا جائے۔

۱۴ بنات کے مکاتب قائم فرمائیں

"بچیوں کے لیے بنات کے مکاتب قائم کریں اور اس کا پورا نظام شریعت کے دائرے میں رہ کر مستورات کے ذریعے چلائیں۔"

وضاحت: نظام سے متعلق جتنی تفصیل گزشتہ صفحات میں ذکر کی گئی ہے وہ ہی بنات کے مکتب میں بھی ہے مزید یہ ہے:-

(۱۴،۱) بنات کے مکاتب کسے کہتے ہیں اور کیسے چلائیں؟

1. وہ جگہ جہاں بنات کو معلمات کے ذریعے قرآن کریم کے ساتھ ساتھ دین کی اہم اور ضروری باتیں شریعت کی حدود میں رہ کر سکھائی جائیں اور ان کی دینی تربیت کی جائے۔
2. کوئی بھی دینی لگن اور فکر رکھنے والی خاتون مکتب کا نظام چلاسکتی ہے اور مکتب سے باہر کے انتظامی امور میں اپنے محرم سے مدد لے سکتی ہے۔
3. بنات کے مکاتب کی نگرانی مستورات ہی کے ذریعے کرائی جائے۔
4. بنات کے مکاتب میں پڑھانے والی معلمہ کی تربیتی نشست مستورات ہی کے ذریعے کرائی جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہوتو مردوں کے ذریعے تربیتی نشست پورے پردے کے اہتمام کے ساتھ کرائی جائے۔ جس میں سوال و جواب زبانی نہ ہوں، اگر سوال و جواب کی ضرورت ہوتو مستورات تحریری سوال لکھ کردیں۔

(۱۴،۲) بنات کے مکاتب کی جگہ:

- درس نظامی کے وہ بنات کے مدارس جن میں ظہر تک پڑھائی ہوتی ہے، ظہر کے بعد خالی ہوتے ہیں۔ ان میں محلے کی بچیوں کے لیے مکتب قائم کیا جائے۔
- کرائے پر الگ کمرہ یا ذاتی مکان میں جس وقت میں مرد حضرات نہ ہوتے ہوں، پردے کا مکمل انتظام ہو، اس میں بنات کا مکتب شروع کر سکتے ہیں۔

(۱۴،۳) بنات کے مکتب کے تعلیمی اوقات:

- بنات کی تعلیم کے لیے صبح اور دوپہر کے اوقات میں ترتیب بنائی جائے۔

۱۵ تعلیم بالغان

"مردوں اور خواتین کے لیے دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے اور ان کے ساتھ بہت ہی نرمی اور حکمت سے معاملہ کیا جائے تا کہ وہ بھی قرآن کریم اور دین کی اہم اور بنیادی باتیں جو فرض عین ہیں سیکھ سکیں۔"

(۱۵ء۱) تعلیم بالغان کی اہمیت اور ضرورت:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قَدْ تَعَلَّمَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِبَرِ سِنِّهِمْ۔" (صحیح البخاری، العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ، رقم الباب: ۱۵)

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عمر رسیدہ ہونے کے باوجود دین سیکھا۔"

مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے سے رکنا نہیں چاہیے بل کہ اس سلسلے کو جاری رکھنا چاہیے کیوں کہ علم تو مہد (ماں کی گود) سے لحد (قبر میں جانے) تک حاصل کیا جاتا ہے۔

حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب ایمان نہیں لائے تھے اور جاہلیت کا دور تھا، انہیں خیر بتانے والا معلم بھی میسر نہیں تھا اور نہ انہیں علم کی رغبت تھی، ایمان لانے کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو علم بھی عطا فرمادیا اور علم کی رغبت اور شوق بھی عطا فرمادیا، انہوں نے اس ضرورت کے پیش نظر علم حاصل کیا۔

چناں چہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"كُنْتُ اُقْرِئُ رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ۔" (صحیح البخاری، الحدود، باب رجم الحبلی فی الزنی اذا احصنت، الرقم: ۶۸۳۰)

ترجمہ: میں مہاجرین کی ایک جماعت کو پڑھایا کرتا تھا، ان میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ (ماخوذ از: کشف الباری: ۳/۳۱۶)

اس سے معلوم ہوا کہ اصل تو یہی ہے کہ آپ بچپن میں علم حاصل کریں لیکن اگر آپ علم حاصل نہیں کر سکے تو بڑے ہو کر بھی علم حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

(۱۵ء۲) عورتوں کو دینی تعلیم دینے کی اہمیت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کی تعلیم کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

(۱۵ء۲ء۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ مردوں کی صفوں سے عید کے موقع پر) نکلے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، آپ کو خیال ہوا کہ عورتوں کو (عید کا خطبہ) نہیں سنا سکے، تو آپ نے انہیں (علیحدہ) نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا (یہ وعظ سن کر) کوئی عورت بالی اور کوئی انگوٹھی اتار کر صدقہ کرنے لگی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کے دامن میں (یہ چیزیں) لینے لگے۔"

(۱۵ء۲ء۲) حضرت یُسَیْرَہ رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے ہجرت کی، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:

"عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَ نَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْؤُلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ، وَلَا تَغْفَلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ -"

(جامع الترمذی، الدعوات، باب فی فضل التسبیح والتھلیل، الرقم: ۳۵۸۳)

ترجمہ: سُبْحَانَ اللهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اور اللہ کی پاکی کو لازم کرو اور انگلیوں کے پوروں سے شمار کیا کرو، کیوں کہ ان سے پوچھا جائے گا اور انہیں بولنے کی طاقت دی جائے گی۔ اور غفلت نہ کرنا کہ رحمت کو بھول جاؤ (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہ ہو جاؤ)۔

اس حدیث شریف سے یہ واضح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو تعلیم دی۔

(۱۵،۲،۳) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

"اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِيْنَهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ أَوْفِي الْكَرْبِ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔"

(سنن أبي داود، الوتر، باب في الاستغفار، الرقم: ۱۵۲۵)

"کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں، جو تم پریشانی کے وقت یا پریشانی میں کہا کرو:

"اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔"

ترجمہ: اللہ اللہ! وہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروں گا۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مستقل طور پر دینی تعلیم دینا ضروری ہے۔

(۱۵،۳) فائدہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! بعض اسکول کی معلمات کے لیے ہفتہ میں ایک دن تعلیمِ بالغات کا نظم بنا اس کا فائدہ محسوس ہوا۔ معلمات میں پردہ، سادگی اور فکرِ آخرت پیدا ہوئی۔

بعض جگہ ہفتے میں چار دن مردوں اور عورتوں کے لیے نظم بنا، دین کی بہت ساری اہم باتیں جن کا جاننا اور سیکھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے وہ معلوم ہوگئیں، قرآن کریم صحیح پڑھنا سیکھا اور اس کی تفسیر بھی پڑھی، جس سے نماز میں دل لگنے لگا۔ کوشش کریں کہ مکاتب میں تعلیمِ بالغان اور تعلیم مستورات کا نظم بنایا جائے ہر مسجد، ہر محلے میں تعلیم بالغان کی درس گاہ قائم کی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! مردوں کے لیے "تربیتی نصاب برائے بالغان" اور خواتین کے لیے "تربیتی نصاب برائے مستورات" مرتب کیا گیا ہے۔

(۱۵ء۴) تعلیمی اوقات:

- مردوں کے لیے فجر اور عشا کے بعد ایک ایک گھنٹے کی جماعت بنائیں کیوں کہ یہ ان کے لیے سہولت کا وقت ہوتا ہے۔
- عورتوں کے لیے صبح نو تا گیارہ یا شام تین تا پانچ ایک ایک گھنٹے کی جماعتیں بنائیں۔
- علاقے کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق بڑوں کا وقت دوپہر میں یا کسی اور وقت میں بھی رکھ سکتے ہیں۔
- بڑوں کے لیے بچوں سے زیادہ آسانیاں رکھی جائیں تاکہ ان کے لیے دنیاوی کام کاج کے ساتھ دین سیکھنا آسان ہو جائے۔
- بڑوں کے لیے الگ جماعت بنائی جائے، انھیں بچوں کے ساتھ نہ بٹھایا جائے۔

۱۶ اسکول میں دینی تعلیم

''دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر اسکول کی انتظامیہ سے بات کریں کہ ایک پیریڈ قرآن کریم اور ایک پیریڈ ''اسلامیات کا نصاب (تربیتی نصاب)'' پڑھائیں۔''

(۱۶ء۱) اسکولوں میں قرآن کریم کی تعلیم کی ضرورت:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، قرآن کریم صحیح پڑھنا اور بچپن سے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینا قرآن کریم کا حق ہے:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پیغام، نصیحت، شفا، ہدایت اور رحمت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔'' (سورۂ یونس: ۵۷)

ترجمہ: ''لوگو! تمہارے پاس ایک ایسی چیز آئی ہے جو تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک نصیحت ہے، اور دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا ہے، اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا سامان ہے۔''

الحمد للہ! بے شمار اسکول قائم ہیں جن میں بے شمار بچے/ بچیاں اسکول کی تعلیم بہتر انداز میں حاصل کر رہے ہیں۔ اگر ان اسکول میں اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ روزانہ ایک پیریڈ قرآن کریم کی تعلیم کا ہو جائے تو جتنے اسکولوں میں پڑھنے والے بچے/ بچیاں ہیں وہ سب قرآن کریم سیکھنے والے بن جائیں گے۔ نیز یہ بچے/ بچیاں اور معلم/معلمہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہترین شمار ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔''

''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور اسے سکھائے۔''

(صحیح البخاری، فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، الرقم: ۵۰۲۷)

اسکول میں قرآن کریم کی تلاوت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اترے گی، بچوں کا حافظہ، یادداشت مضبوط ہوگی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں: (۱) مسواک (۲) روزہ (۳) قرآن کریم کی تلاوت۔''

(ماخوذ از: فضائل اعمال)

قرآن کریم کی تلاوت سے بند ذہن کھل جاتے ہیں اور کمزور سے کمزور طالب علم کی ذہنی استعداد بڑھتی ہے۔ آپ یہ نہ سوچیں کہ ایک پیریڈ قرآن کریم کی تعلیم سے اسکولوں کی تعلیم کا حرج ہوگا۔ یاد رکھیں یہ شیطانی خیال اور دھوکہ ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم سے اسکول کی تعلیم میں مزید بہتری آئے گی۔ لوگوں کے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت آئے گی، قرآن کریم کی خیر و برکت آئے گی اور شیطان کا داخلہ اسکول میں بند ہو جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ گھر جس میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے، اس کی خیر زیادہ ہوجاتی ہے اور فرشتے اس میں آجاتے ہیں اور شیطان اس سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت نہیں کی جاتی، اس گھر میں تنگی ہوجاتی ہے، اس کی خیر کم ہوجاتی ہے، شیطان اس میں آجاتے ہیں اور فرشتے اس سے نکل جاتے ہیں۔''

تمام پرنسپل، ٹیچرز سے گزارش ہے کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کریں اور روزانہ قرآن کریم کا ایک پیریڈ لازمی کریں اور اس کو اہمیت دیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے نام کو اہمیت دیں گے، اللہ تعالیٰ ہماری، ہمارے ادارے کی قدر و منزلت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرے گا اور آخرت میں ملنے والا ثواب اس کے علاوہ ہے جس کو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔

(۱۶ء۲) اسکول میں دینی تعلیم کی اہمیت:

- اکثر بچے اسکول میں داخلہ لیتے ہیں اگر اسکولوں میں فرض عین علم سکھایا جائے تو اکثر بچے عصری تعلیم کے ساتھ دین سیکھ لیں گے۔
- وہ طلبا و طالبات جو کسی مکتب میں نہیں پڑھتے وہ دین کا بنیادی علم حاصل کر لیں گے۔

(۱۶ء۳) ذمے داروں کو فکر مند کرنا:

- جب آپ عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کی فکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کے ساتھ شامل ہوگی۔
- جب آپ اپنے اسکول کے بچے/بچیوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں گے تو لوگ آپ سے دینی جذبے کے ساتھ جڑیں گے۔
- قرآن کریم و حدیث کی برکت سے بچوں کے ذہن کھلتے ہیں۔

نامور اسلامی مؤرخ علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

"قرآن کریم تجوید کے ساتھ پڑھنے سے بچوں کے ذہن کے دریچے کھل جاتے ہیں اور مستقبل میں ان کے باصلاحیت بننے کے امکانات روشن ہوجاتے ہیں۔"

- جب بچے اسکول کی سالانہ تقریب میں تربیتی نصاب سے پروگرام پیش کریں گے تو والدین اور آنے والے دیگر مہمان حضرات متاثر ہوں گے اور طلبا کی تعداد میں اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اضافہ ہوگا۔
- آسانی سے ہوسکے تو ڈیڑھ گھنٹے کا وقت دیں تاکہ ناظرہ قرآن کریم اور اسلامیات (تربیتی نصاب برائے اسکول) مکمل پڑھایا جاسکے، ورنہ جو وقت آسانی سے دے سکیں۔

(۱۶،۴) اسکول میں تربیتی نصاب کی تعلیم:

- اسکول میں پہلے سے نظام موجود ہے۔ صرف نصاب جاری کرنا ہے۔
- محترم پرنسپل اور محترم استاذ کو ترغیب دینا اور ذمے داری کا احساس دلا کر نصاب کے فوائد اور تجربات ان کے سامنے بیان کیے جائیں۔
- اسکول کی انتظامیہ سے ملاقات کرکے ان کی ذہن سازی کی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسکول میں پڑھنے والے طلبا/طالبات کی تعلیم و تربیت پر مشتمل پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک کے لیے اسلامیات کا نصاب ''تربیتی نصاب برائے اسکول'' مرتب کیا جارہا ہے جو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بچوں کی دینی ذہن سازی کے لیے مفید ہوگا اور اس نصاب کے ذریعے بچوں میں سنتوں کا شوق، والدین کی قدردانی اساتذہ کرام کا احترام آئے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اسلامیات کے نصاب ''تربیتی نصاب برائے اسکول'' کے پانچ حصے شائع ہوگئے ہیں۔ اور پانچوں حصوں کی شرح (گائیڈ بک) بھی شائع ہوگئی ہے گائیڈ بک کی تفصیل کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر 106

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ [البقرة:۲]

ترجمہ: یہ (قرآن کریم) کتاب ایسی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں۔

۲ نصاب

نصاب میں آٹھ امور کی تفصیل بیان کی جائے گی:

۱ نصاب کا فائدہ

- نصاب کے ذریعے طالب علم بہت ساری باتیں آسانی کے ساتھ کم وقت میں حاصل کر لیتا ہے۔
- نصاب کی وجہ سے تعلیم و تربیت کا ایک متعین نصاب استاذ، والدین، سرپرستوں اور ذمے داروں کے سامنے ہوتا ہے، جس کی وجہ سے استاذ کو پڑھانے میں اور انتظامیہ کو نگرانی کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔

۲ تربیتی نصاب

"تربیتی نصاب علمائے کرام کی جماعت نے قرآن و سنت کی روشنی میں اکابر کی کتابوں کے مطالعے اور نصاب کی دوسری کتابوں سے مواد لینے کے بعد بزرگانِ دین، مدارس اور اسکولوں کے اساتذۂ کرام کے مشوروں سے تیار کیا ہے۔"

- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! مدرسہ عربیہ رائے ونڈ، جامعہ دار العلوم کراچی، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی، جامعہ فاروقیہ، جامعہ اشرفیہ لاہور اور وفاق المدارس العربیہ کے فضلاءِ کرام (حفظھم اللہ و بارك اللہ فی جھودھم) نے اس نصاب کو تیار کیا ہے۔
- اکابر رحمہم اللہ کی کتابوں مثلاً نورانی قاعدہ، بہشتی زیور، تعلیم الاسلام وغیرہ سے مواد لیا گیا ہے۔

- نصاب تیار ہونے کے بعد اکابر کی خدمت میں پیش کیا گیا اور ان کے مشوروں کے مطابق تبدیلی کی گئی۔
- سب سے پہلے مختلف علاقوں کے مکاتب میں نصاب جاری کیا گیا اور معلّمین سے رائے لی گئی۔
- مکاتب میں نصاب جاری کرنے کے بعد محترم اساتذہ کرام سے مشورہ لیا گیا اور ان کے تجربات کی روشنی میں نصاب کو مزید بہتر، آسان اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی اور مسلسل یہ کوشش جاری ہے۔

۳ تربیتی نصاب برائے مکاتب قرآنیہ (ناظرہ)

- ناظرہ قرآن کریم پڑھنے والے طلبا/ طالبات کے لیے تربیتی نصاب ابتدائیہ سمیت ۶ حصوں پر مرتب کیا گیا ہے۔

(۳،۱) تربیتی نصاب کی خصوصیات:

۱. ہر حصے کے سرورق کا رنگ الگ الگ رکھا گیا ہے تاکہ پہچاننے میں آسانی ہو۔
۲. کم از کم ڈیڑھ گھنٹے کا مختصر نصاب جسے طلبا کرام اسکول کی دوسری مصروفیات کے ساتھ آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔
۳. تربیتی نصاب میں نورانی قاعدہ شامل کیا گیا ہے جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ محترم قاری عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ (استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی) سے تصحیح کرایا گیا ہے۔
۴. نصاب ڈیڑھ گھنٹے میں کیسے پڑھائیں؟ اس کی رہنمائی نظام الاوقات کے نقشے کے ذریعے کی گئی ہے۔ (دیکھیے صفحہ 135)
۵. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ نصاب ایک مکمل نظام کے ساتھ مربوط ہے۔
۶. ہر سبق کو پڑھانے کے لیے دنوں اور مہینوں کو متعین کر دیا گیا ہے تاکہ اساتذہ کرام کو پڑھانے میں آسانی ہو۔
۷. استاذ اور سرپرست کے دستخط کے ذریعے ہر مہینے کے نصاب کی تکمیل کا نظام بنایا گیا ہے۔

- ہر مہینے کے ختم پر استاذ، سرپرست اور والدین کے دستخط کے لیے خانے دیے گئے ہیں۔
- اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اساتذہ کے ساتھ والدین بھی فکر مند رہیں گے اور بچوں کی تعلیمی ترقی ہوتی رہے گی۔

۸ مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ دیا گیا ہے۔

۹ جس سال میں جو اسباق پڑھائے جائیں گے اس کا خاکہ دیا گیا ہے۔

۱۰ ہر مضمون کے شروع میں اس کی مفہومی تعریف لکھی گئی ہے تاکہ طلبا / طالبات کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے۔

۱۱ بِحَمْدِ اللہ الفاظ، انداز اور مواد بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق کرنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔

۱۲ طلبا / طالبات کی عملی تربیت کے لیے ''عمل چارٹ'' کتاب میں دیا گیا ہے تاکہ وہ بچپن سے باعمل بن کر زندگی گزاریں اور وضو، نماز اور سنتوں کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔

- شروع ہی سے وضو اور نماز سکھانے اور اس کی عملی مشق کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔
- عملی مشق سے طالب علم دین کی سب سے اہم عبادت (نماز) بچپن ہی سے صحیح طور پر سنت کے مطابق ادا کرنے والا بن جائے گا۔
- یہ بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ طالب علم روزانہ کوئی نہ کوئی عمل سیکھے، جیسے سنتیں، دعائیں، آداب وغیرہ تاکہ طالب علم میں دل چسپی بڑھے۔

۱۳ ہر مضمون کو الگ الگ رنگ دیا گیا ہے، ہر مضمون کا رنگ دوسرے مضمون کے رنگ سے جدا ہے تاکہ ایک مضمون پڑھنے کے بعد دوسرا مضمون پڑھنے کے لیے کتاب میں تلاش کرنا آسان ہو۔

۱۴ زبانی یاد کرائی جانے والی باتوں پر یہ ''📖'' علامت اور سمجھائی جانے والی باتوں پر یہ ''☆'' علامت لگائی گئی ہے۔

۱۵ ہر اگلے سال میں گزشتہ سال میں یاد کرائی گئی سورتوں... اسمائے حسنیٰ... احادیث... مسنون اذکار اور مسنون دعاؤں کی دہرائی کرائی گئی ہے تاکہ یہ یاد رہیں۔

۱۶ ماہانہ جائزہ کے لیے کتاب کے آخر میں ہر مہینے کے سوالات دیے گئے ہیں۔

- سوالات کے ذریعے مضامین آسانی سے ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔
- مقامی معاون، مقامی ذمے دار (ٹرسٹی) والدین اور آنے والے مہمان کو ہر مضمون کی ماہانہ مقدار کے اعتبار سے جائزہ لینے میں آسانی ہوتی ہے۔

۱۷) کتاب کے آخر میں حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں تاکہ بات مستند اور معتمد ہو۔

۱۸) کتاب کے آخر میں نماز کی ڈائری دی گئی ہے تاکہ بچپن ہی سے طلبا و طالبات کے دل میں نماز کی اہمیت پیدا ہوجائے۔

- نماز کی ڈائری پر کرنے کی وجہ سے بچے نماز کی پابندی کریں گے اور ان کو دیکھ کر والدین بھی نماز کی فکر کریں گے۔

۱۹) کتاب کے آخر میں رمضان چارٹ بھی دیا گیا ہے تاکہ بچپن سے رمضان المبارک میں روزوں اور اعمال کا اہتمام پیدا ہو۔

۲۰) کتاب کے آخر میں ماہانہ حاضری اور فیس چارٹ کا نقشہ دیا گیا ہے۔

- والدین اور سرپرستوں کو بچے کی حاضری وغیر حاضری سے باخبر کرنے کے لیے حاضری وغیر حاضری کا نقشہ دیا گیا ہے۔
- اس سے والدین اور سرپرست بچے کی غیر حاضری معلوم کر کے پابندی سے ان کو مکتب بھیجنے کی فکر کریں گے۔
- بچے کی غیر حاضری معلوم کر کے اس مہینے کے اسباق کی کمزوری دور کی جاسکے گی۔
- فیس کے نقشے سے یہ بات سامنے رہے گی کہ طالب علم نے فیس ادا کی ہے یا نہیں؟ اس سے مکتب کے انتظامی امور میں مدد ملے گی۔

(۲ء۳) مکمل نصاب کا تعارف:

نصاب میں پانچ بنیادی مضامین ہیں:

۱) قرآن کریم: (نورانی قاعدہ، ناظرہ قرآن کریم، قواعدِ تجوید اور حفظ سورۃ)

- بچہ/بچی قرآن کریم تجوید کے ساتھ صحیح پڑھنے والا بنے (یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اتارا ہے

اسی طرح ترتیل کے ساتھ آہستہ آہستہ اسے پڑھا جائے)۔اس کے لیے بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق آسان انداز میں اضافی مشقوں کے ساتھ نورانی قاعدہ شامل نصاب کیا گیا ہے۔

- تجوید کے مختصر قواعد لکھے گئے ہیں۔
- نماز میں قرأت کرنے کے لیے ناظرہ قرآن کریم کے ساتھ "نصف عَمَّ" پارہ اور "اٰیَةُ الْکُرْسِیْ" حفظ کرانا نصاب میں شامل ہے۔

۲ ایمانیات وعبادات:

- ایمان کی بنیاد عقائد پر ہے۔ایک مسلمان کے لیے جن باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے ان کو اس نصاب میں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں ذکر کیا گیا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ترجمے کے ساتھ نصاب میں شامل ہیں۔
- صحیح طرز پر عبادات ادا کرنے کے لیے طہارت اور نماز سے متعلق اہم مسائل اور ان کا مکمل طریقہ بیان کیا گیا ہے جب کہ زکوۃ، حج اور روزہ کے اہم اور بنیادی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

۳ احادیث ومسنون دعائیں: (حفظِ حدیث اور مسنون اذکار ودعائیں)

- دین کے پانچوں شعبوں یعنی ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق چالیس احادیث یاد کرانے کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ چالیس احادیث یاد کرنے کی فضیلت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پورے دین پر چلنے کا جذبہ اور شوق بھی پیدا ہو۔
- مختلف مواقع کی پچاس مسنون دعائیں ترجمے کے ساتھ اس نصاب میں ذکر کی گئیں ہیں تاکہ بچپن ہی سے مسنون دعاؤں کے اہتمام کی عادت ہو۔

۴ سیرت واخلاق وآداب:

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور کامل اطاعت پیدا کرنے کے لیے "سیرت" کا مضمون رکھا گیا ہے اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

- دینی واخلاقی تربیت کے لیے اور مسلمان کے اندر جو اچھی صفات ہونی چاہئیں جیسے:
اخلاص... تقوی... سچائی... شرم وحیا... امانت داری... وغیرہ، ان کو پیدا کرنے کے لیے اور جن بری خصلتوں سے مسلمان کو بچنا چاہیے جیسے: جھوٹ... غیبت... حسد... بغض... کینہ... نفرت... وغیرہ ان سے بچنے کے لیے "اخلاق" کا مضمون رکھا گیا ہے۔
- اسلام نے ہمیں چوبیس گھنٹے میں رہنے سہنے، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے وغیرہ کے جو اصول بتائے ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے "آداب" کا مضمون رکھا گیا ہے۔

۵ زبان: (عربی اور اردو)

- عربی زبان سیکھنا دین کا حصہ ہے۔ اسلام اور عربی زبان کا جو باہمی مضبوط رشتہ ہے وہ محتاج بیان نہیں۔
اسلام کا قانون عربی زبان میں ہے۔ اسلام کا آسمانی صحیفہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے اسلام کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مادری زبان عربی ہے۔
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تر تعلیمات، ہدایات اور ارشادات کا پورا ذخیرہ عربی زبان میں ہے۔
اس لیے عربی زبان سے مناسبت پیدا کرنے کے لیے "عربی" کا مضمون رکھا گیا ہے۔
- دینی تعلیم کا بہت بڑا ذخیرہ اردو زبان میں ہے لہٰذا دین کی ضرورت کے لیے ہمیں اردو سیکھنی چاہیے تاکہ ہم صحیح طور پر دین کی خدمت کر سکیں۔ اس کے لیے "اردو" کا مضمون رکھا گیا ہے۔
- دین اسلام، انبیا علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق اہم معلومات کو سوال و جواب کے انداز میں "اردو زبان" کے عنوان کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

بیان ودعا:

- طلبا میں دین کی بات بلا جھجک کہنے اور مجمع میں دعا کرانے کی ہمت پیدا کرنے کے لیے مختصر بیان ودعا کا مضمون رکھا گیا ہے۔

(۳ء۳) تربیتی نصاب برائے ناظرہ کے مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ:

افتتاحی اجتماع	حمد و نعت	پانچ (۵) حمد اور پانچ (۵) نعتیں۔
قرآن کریم	قاعدہ	مکمل نورانی قاعدہ مع ضروری قواعد۔
	ناظرہ	ناظرہ قرآن کریم مکمل مع قواعد اجراء۔
	حفظ سورۃ	سورۂ فاتحہ، نصف عَمَّ پارہ اور آیت الکرسی۔
ایمانیات و عبادات	اسمائے حسنیٰ	اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ترجمے کے ساتھ۔
	عقائد	کلمے، ایمان مجمل، ایمان مفصل، عقائد کی درستگی سے متعلق اہم اور بنیادی باتیں۔
	طہارت و نماز	استنجا، وضو اور غسل کا طریقہ، مکمل نماز اور نماز کے تفصیلی احکام۔ زکوٰۃ، روزہ، حج اور اعتکاف کے اہم اور بنیادی مسائل۔
احادیث و مسنون دعائیں	احادیث	چالیس (۴۰) احادیث مبارکہ ترجمے کے ساتھ۔
	مسنون دعائیں	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مواقع اور اوقات میں پڑھی جانے والی منقول پچاس (۵۰) مسنون دعائیں حفظ۔
سیرت، اخلاق و آداب	سیرت	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے وفات تک کی مبارک زندگی اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی کے مختصر حالات۔
	اخلاق و آداب	اسلامی طرز زندگی، اخلاق و آداب اور روزمرہ کی سنتوں پر مشتمل پچیس اسباق۔
زبان	عربی زبان	عربی میں گنتی، دنوں اور مہینوں کے نام، روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نام، چھوٹے چھوٹے جملے اور گفتگو۔
	اردو زبان	اردو زبان ابتدا سے پڑھنا اور اردو زبان میں سوالات و جوابات پر مشتمل دین اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق اہم معلومات اور انبیا عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کے واقعات۔
بیان	بیان و دعا	سات (۷) بیان اور تیرہ (۱۳) قرآنی دعائیں۔

۴ تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ قرآن کریم

قرآن کریم حفظ کرنے والے طلبا کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے ابتدائیہ سمیت چار سالہ نصاب تیار کیا گیا ہے۔

تربیتی نصاب برائے حفظ چھ مضامین پر مشتمل ہے:

۱ تجوید	۲ ایمانیات	۳ عبادات
۴ احادیث و مسنون دعائیں	۵ سیرت و اسلامی معلومات	۶ اخلاق و آداب

اس نصاب کو پڑھانے کے لیے روزانہ آدھے گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

(۴،۱) تربیتی نصاب برائے حفظ کی خصوصیات:

۱ کم از کم آدھے گھنٹے کا مختصر نصاب جسے حفظ کے طلبا سہولت سے پڑھ سکتے ہیں۔

۲ یہ نصاب ایک مکمل نظام کے ساتھ مربوط ہے۔

۳ ہر سبق کو پڑھانے کے لیے دنوں اور مہینوں کو متعین کیا گیا ہے تاکہ اساتذہ کرام کو پڑھانے میں آسانی ہو۔

۵ جس سال میں جو اسباق پڑھائے جائیں گے اس کا خاکہ دیا گیا ہے۔

۶ ہر مضمون کے شروع میں اس کی مفہومی تعریف لکھی گئی ہے تاکہ طلبا کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے۔

۷ بِحَمْدِ اللهِ الفاظ، انداز اور مواد بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔

۸ زبانی یاد کرائی جانے والی باتوں پر یہ "📖" علامت اور سمجھائی جانے والی باتوں پر یہ "☆" علامت لگائی گئی ہے۔

۹ ہر اگلے سال میں گزشتہ سال میں یاد کرائے گئے اسمائے حسنیٰ، احادیث، مسنون اذکار اور مسنون دعاؤں کی دہرائی کرائی گئی ہے تاکہ وہ یاد رہیں۔

۱۰ کتاب کے آخر میں ہر مہینے کے سوالات دیے گئے ہیں۔

⑪ نصاب کے آخر میں حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں تا کہ بات مستند ومعتمد ہو۔

⑫ نصاب کے آخر میں نماز کی ڈائری موجود ہے تا کہ بچپن ہی سے نماز جیسی اہم عبادت کی عادت ہو۔

⑬ نصاب میں اس بات کی رعایت کی گئی ہے کہ بچہ/ بچی مکتب سے روزانہ کوئی نہ کوئی عملی بات سیکھے جس سے ان کو مکتب آنے میں دل چسپی بڑھے اور والدین کو بھی ترغیب ہو۔

(۴،۲) تربیتی نصاب برائے حفظ کے مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ:

نورانی قاعدہ	نورانی قاعدہ	مکمل نورانی قاعدہ مع ضروری قواعد تجوید۔
تجوید	تجوید قواعد تجوید	تجوید کے فوائد، مخارج، حرکات، تنوین، مد ولین وتشدید اور قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنے سے متعلق اہم اور بنیادی مختصر قواعد۔
ایمانیات	اسمائے حسنیٰ	اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ترجمے کے ساتھ۔
	عقائد	کلمے، ایمان مجمل ومفصل، عقائد کی درستگی سے متعلق اہم اور بنیادی باتیں۔
عبادات	طہارت و ارکان اسلام	وضو، استنجاء، غسل کا طریقہ، تیمم مکمل نماز، نماز کے احکام، زکوۃ، روزہ، حج اور اعتکاف کے اہم اور بنیادی مسائل۔
احادیث و مسنون دعائیں	احادیث	چالیس (۴۰) احادیث مبارکہ ترجمے کے ساتھ حفظ۔
	دعائیں	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مواقع میں پڑھی جانے والی منقول اکتالیس (۴۱) مسنون دعائیں حفظ۔
سیرت و اسلامی معلومات	سیرت	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے وفات تک کی مبارک زندگی اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی کے مختصر حالات۔
	اسلامی معلومات	دین اسلام۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق اہم اور بنیادی معلومات۔
اخلاق و آداب	اخلاق وآداب	اسلامی طرز زندگی، چوبیس (۲۴) گھنٹے کے مسنون اعمال۔ اخلاق وآداب پر مشتمل تیس (۳۰) اسباق۔
	بیان ودعا	سات (۷) بیان اور دس (۱۰) قرآنی دعائیں۔

۵ تربیتی نصاب برائے اسکول (اسلامیات)

اسکول میں پڑھنے والے طلبا/ طالبات کے لیے پہلی سے آٹھویں جماعت تک کے لیے آٹھ حصوں پر مشتمل تربیتی نصاب مرتب کیا جارہا ہے۔ حصہ اول تا حصہ پنجم شائع ہوگیا ہے، باقی حصوں پر کام جاری ہے۔

یہ نصاب چار ابواب پر مشتمل ہے:

۱ ایمانیات

۲ عبادات

۳ احادیث و مسنون دعائیں

۴ سیرت و اخلاق و آداب

اس نصاب کو پڑھانے کے لیے روزانہ آدھے گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

(۵،۱) تربیتی نصاب برائے اسکول (اسلامیات) کی خصوصیات:

۱ یہ کل آٹھ سالہ نصاب ہے جو اسکولوں میں طلبا و طالبات کی دینی واخلاقی تربیت کو مدنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

۲ جس سال میں جو اسباق پڑھائے جائیں گے، ان کا خاکہ دیا گیا ہے۔

۳ ہر سبق کو پڑھانے کے لیے دنوں کو متعین کر دیا گیا ہے تا کہ اساتذہ/ معلمات کو پڑھانے میں آسانی رہے۔

۴ ہر باب کے شروع میں اس کی مفہومی تعریف لکھی گئی ہے تا کہ طلبا و طالبات کے سامنے ہر باب کا اچھی طرح تعارف ہو جائے۔

۵ بحمد اللہ الفاظ، انداز اور مواد بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔

٦ ہر باب کو مختلف رنگ دیا گیا ہے اور ہر باب کا رنگ دوسرے باب سے مختلف ہے تاکہ ایک باب کو پڑھنے کے بعد دوسرا باب پڑھنے کے لیے کتاب میں تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

٧ کتاب کی تزئین و آرائش اِس انداز کی ہے کہ مختلف جاذبِ نظر رنگ، غیر جان دار کی پُرکشش تصاویر اور دل چسپ (Pupil Activities) کے ذریعے بچوں کو تعلیم دی گئی ہے اور یہ (Pupil Activities) اس انداز سے دی گئی ہیں کہ سبق کی مشق کلاس میں ہر ممکن حد تک ہو جائے اور استاذ کا کام آسان ہو جائے۔

٨ سبق سے متعلق اہم اور اضافی معلومات کو ان مختلف عنوانات (یاد رکھنے کی بات) (کیا آپ کو معلوم ہے) (عمل کرنے کی بات) (عملی مشق) (اہم بات) کے تحت دیا گیا ہے تاکہ طلبا/ طالبات کے ذہن میں یہ اہم معلومات نقش ہو جائیں۔

٩ عملی مشق کے ذریعہ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ ہر بچہ/ بچی اسکول میں روزانہ کوئی نہ کوئی عملی بات سیکھے جس سے اس کو دین سے محبت پیدا ہو اور والدین کو بھی ترغیب ملے۔

١٠ ہر اگلے سال میں گزشتہ سال میں یاد کرائے گئے اسمائے حسنیٰ، احادیث مبارکہ، مسنون اذکار اور مسنون دعاؤں کا Revision دیا گیا ہے تاکہ وہ یاد رہیں اور ان پر عمل کرنا آسان رہے۔

١١ نصاب کے آخر میں نماز کی ڈائری موجود ہے تاکہ طلبا و طالبات کی بچپن ہی سے نماز جیسی اہم عبادت کو ادا کرنے کی عادت بنے۔

١٢ نصاب کے آخر میں (حصہ دوم سے) رمضان چارٹ بھی دیا گیا ہے تاکہ بچے/ بچیاں ابتدا سے رمضان المبارک میں روزوں اور اعمال کا اہتمام کریں۔

١٣ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نصاب کے آخر میں حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں تاکہ بات مستند اور معتبر ہو۔

(۵.۲) اسلامیات (تربیتی نصاب) برائے اسکول اول تا پنجم کا اجمالی خاکہ:

ایمانیات	عقائد	کلمے، ایمان مجمل، ایمان مفصل، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ترجمے کے ساتھ۔ عقیدہ ختم نبوت اور عقائد کی درستگی سے متعلق اہم اور بنیادی باتیں۔
عبادات	طہارت مکمل نماز	استنجا، وضو، غسل اور تیمم کا بیان۔ حفظ سورۃ، کلمات نماز ترجمے کے ساتھ، نماز کے تفصیلی احکام، جمعہ، روزہ، تراویح، عید کی نماز۔
احادیث	احادیث	تینتیس (۳۳) احادیث مبارکہ ترجمے کے ساتھ حفظ۔
مسنون اذکار ودعائیں	مسنون اذکار ودعائیں	خاص خاص مواقع پر کہے جانے والے چھ (۶) اذکار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی اکتیس (۳۱) مسنون دعائیں حفظ۔
سیرت	سیرت	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے وفات تک کی مبارک زندگی، حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی زندگی کے مختصر حالات۔
اخلاق وآداب	اخلاق وآداب	روزمرہ کی سنتیں، اخلاق وآداب اور اسلامی طرز زندگی پر مشتمل بیس (۲۰) اسباق۔

(۵ء۳) اسلامیات کی شرح (گائیڈ بک) کا خاکہ:

اسلامیات حصہ اول تا حصہ پنجم کی شرح (گائیڈ بک) ''راہنمائے اساتذہ'' کے نام سے تیار کی گئی ہے جس میں ان باتوں کو مدنظر رکھا گیا ہے:

۱. سبق کے مقاصد عام۔
۲. مقاصد خاص۔
۳. امدادی اور ضروری اشیاء
۴. تعلیمی نتائج (Learning Outcom)
۵. سبق کا بنیادی تصور۔
۶. ذہنی آمادگی۔(Brain Storming)
۷. اعلان سبق/سبق کا تعارف۔
۸. نئی معلومات/فضیلت/استاذ کا مطالعہ۔
۹. عملی مشق/مشقی سوالات۔(Class Activities)
۱۰. گھر کا کام۔
۱۱. خود احتسابی۔(Reflection)
۱۲. حوصلہ افزائی کا طریقہ۔

ان شاء اللہ یہ کتاب اسکول میں اسلامیات کا نصاب پڑھانے والے اساتذۂ کرام اور معلمات کے لیے معاون اور راہ نما ہوگی۔

۶ تربیتی نصاب برائے بالغان/مستورات

مردوں اور عورتوں کے لیے دو حصوں پر مشتمل نصاب تیار کیا جا رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مردوں کے لیے حصہ اول برائے بالغان اور خواتین کے لیے تربیتی نصاب حصہ اول برائے مستورات شائع ہو چکا ہے۔

یہ نصاب پانچ مضامین پر مشتمل ہے:

① نورانی قاعدہ/قرآن کریم ② ایمانیات ③ عبادات

④ احادیث ومسنون دعائیں ⑤ اخلاق وآداب

اس نصاب کو پڑھانے کے لیے ہفتہ میں چار دن اور یومیہ ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

(۱۔۶) تربیتی نصاب برائے بالغان/مستورات کی خصوصیات:

1. کل سو گھنٹے کا مختصر نصاب جسے ہر بالغ فرد دیگر مصروفیات کے ساتھ آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔
2. یہ نصاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔
3. یہ نصاب ایک مکمل نظام کے ساتھ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔
4. ہر سبق کو پڑھانے کے لیے دنوں کو متعین کیا گیا ہے۔
5. نصاب کا اجمالی خاکہ دیا گیا ہے۔
6. مضامین کے شروع میں اس کی مفہومی تعریف اور اس کی ضرورت اور اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔
7. قرآنی آیات کا ترجمہ اور حفظ سورۃ میں تفسیر ''آسان ترجمہ قرآن'' (از: مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ) سے لی گئی ہے۔
8. احادیث حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے ''چہل حدیث'' سے منتخب کی گئی ہیں۔
9. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حوالہ جات بھی دیے گئے ہیں تاکہ بات مستند اور معتمد ہو۔
10. نصاب کے آخر میں نماز کی ڈائری موجود ہے تاکہ نماز کا اہتمام پیدا ہو۔

(۲.۶) تربیتی نصاب برائے بالغان حصہ اول کا خاکہ:

قاعدہ	نورانی قاعدہ	مکمل نورانی قاعدہ۔
قرآن کریم	حفظ سورۃ مع ترجمہ وتفسیر	قرآن کریم صحیح پڑھنے کا بیان۔ تلاوت کے آداب۔ سورۃ الفاتحہ۔ سورۃ الفیل تا سورۃ الناس حفظ مع ترجمہ وتفسیر۔
ایمانیات	کلمے ایمان مجمل ایمان مفصل	کلمۂ طیبہ، کلمۂ شہادت، کلمۂ تمجید، کلمۂ توحید، کلمۂ استغفار، کلمۂ ردکفر۔ ایمان مجمل۔ ایمان مفصل۔
	عقائد	اللہ تعالیٰ۔ فرشتے۔ آسمانی کتابیں۔ قرآن کریم۔ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے متعلق ضروری عقائد۔ رسالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ قیامت کی نشانیاں اور حالات۔ قیامت کی بڑی نشانیاں اور مرنے کے بعد زندہ ہونا۔
عبادات	طہارت	استنجا، وضو اور غسل کا بیان۔
	اذان	اذان و اقامت کے کلمات اور ان کا جواب دینے کا طریقہ۔
	نماز	کلمات نماز اور نماز پڑھنے کا طریقہ۔ نماز کے تفصیلی احکام۔ قضا نماز۔ جمعہ کا بیان۔ مسافر کی نماز۔ بیمار کی نماز۔ سجدۂ تلاوت، تراویح کی نماز۔ عید کی نمازوں کا بیان اور نماز جنازہ کا بیان۔
احادیث	۲۰/احادیث	بیس احادیث مع ترجمہ وتشریح
مسنون اذکار دعائیں	۵ مسنون اذکار ۱۶ دعائیں	مسنون اذکار و دعائیں بمع ترجمہ وفوائد۔
اخلاقیات	اخلاق وآداب	اخلاق وآداب پر مشتمل دس اسباق۔

(۳ء۶) تربیتی نصاب برائے مستورات حصہ اوّل کا خاکہ:

قاعدہ	نورانی قاعدہ	مکمل نورانی قاعدہ۔
قرآن کریم	حفظ سورۃ مع ترجمہ وتفسیر	تلاوت کے آداب، نماز میں تلاوت کے بعض ضروری آداب، سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْلِ تا سُوْرَۃُ النَّاس، حفظ سورۃ مع ترجمہ وتفسیر۔
ایمانیات	کلمے ایمان مجمل مفصل	کلمۂ طیبہ، کلمۂ شہادت، کلمۂ تمجید، کلمۂ توحید، کلمۂ استغفار، کلمۂ ردکفر۔ ایمان مجمل، ایمان مفصل۔
	عقائد	اللہ تعالیٰ، فرشتے، آسمانی کتابیں، قرآن کریم، انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے متعلق ضروری عقائد۔ رسالتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، قیامت کی نشانیاں اور حالات، قیامت کی بڑی نشانیاں، مرنے کے بعد زندہ ہونا اور تقدیر۔
عبادات	طہارت	بیت الخلاء کے آداب، وضو، حیض ونفاس اور غسل کا بیان۔
	اذان	اذان کا جواب۔
	نماز	کلمات نماز اور نماز پڑھنے کا طریقہ، نماز کے تفصیلی احکام، قضا نماز، جمعے کا بیان، سفر کی نماز، بیمار کی نماز، سجدۂ تلاوت، تراویح کی نماز، عیدین کا بیان، نماز جنازہ کا بیان۔
احادیث	۲۰/احادیث	بیس احادیث مع ترجمہ وتشریح۔
مسنون اذکار ودعائیں	۵ مسنون اذکار ۱۶ مسنون دعائیں	مسنون اذکار ومسنون دعائیں مع ترجمہ وفوائد
اخلاقیات	اخلاق وآداب	اخلاق وآداب پر مشتمل دس اسباق

ے تربیتی نصاب بریل

- نابینا افراد کے لیے ان کی مخصوص زبان (بریل) جو ابھرے ہوئے نقطوں پر مشتمل ہوتی ہے، جیسے بینا افراد الفاظ دیکھ کر پڑھتے ہیں اسی طرح نابینا افراد ان نقطوں کو چھوکر نورانی قاعدہ/ قرآن کریم اور دیگر کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔

- الحمد للہ! ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم اور اس کی زیر نگرانی مکاتب اور اسکول میں نابینا بچوں کو قرآن کریم اور دین کی بنیادی تعلیم بریل زبان میں پڑھانے کا انتظام ہے۔
- جو بینا حضرات بریل زبان سیکھنا چاہتے ہوں، ان کے لیے ادارہ ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کی طرف سے سات روزہ تربیتی نشست کا انتظام ہے۔
- نابینا افراد کی تعلیم اور تربیت کا بھی انتظام ہے۔ الحمد للہ! نورانی قاعدہ، تربیتی نصاب، قرآن کریم بریل زبان میں دستیاب ہے۔

۸ دیگر کتب و مطبوعات

۱. اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تربیتی نصاب برائے ناظرہ حصہ ابتدائیہ اور اول سندھی زبان میں شائع ہو گیا ہے۔
۲. نورانی قاعدہ مع قواعد تجوید (تصحیح و تصویب قاری عبد الرشید صاحب استاذ جامعہ دار العلوم کراچی)
۳. الحمد للہ! اساتذہ کرام اور معلمات کے لیے ''نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ'' شائع ہو گیا ہے۔
۴. نورانی قاعدہ چارٹ بھی الحمد للہ شائع ہو گیا ہے۔
۵. ماہانہ جائزہ فارم۔
۶. حاضری رجسٹر (برائے طلبا کرام)
۷. بچوں کی دینی تعلیم و تربیت اور مکاتب قرآنیہ کی اہمیت۔
۸. رپورٹ کارڈ، شیلڈ، سندات۔
۹. تعلیمی کیلنڈر (برائے مکاتب اور برائے والدین)۔
۱۰. معیاری مکاتب کے لیے پچیس امور (برائے بنین مکاتب)۔
۱۱. معیاری مکاتب کے لیے پندرہ امور (برائے مکاتب بنات)۔
۱۲. تربیتی چارٹ۔
۱۳. ڈائری۔

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ [العلق:۴]

ترجمہ: جس نے قلم سے تعلیم دی۔

۳ طریقۂ تعلیم

- تعلیم دینے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جائے اسے "طریقۂ تعلیم" کہتے ہیں۔
- صحیح طریقۂ تعلیم کے ذریعے کم وقت میں بچوں کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

طریقۂ تعلیم میں اٹھارہ امور کی تفصیل ذکر کی جائے گی:

۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت "معلّم"

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا "معلم" ہونا ثابت ہے۔

(۱،۱) قرآن کریم میں ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍۙ (سورۃ الجمعہ: ۲)

ترجمہ: "وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انھی میں سے ایک رسول کو بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتوں کی تلاوت کریں اور ان کو پاکیزہ بنائیں اور انھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیں جب کہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"

(۲ء۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ سے باہر نکل کر مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں دو حلقے لگے ہوئے تھے۔ایک حلقے والے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے تھے اور دوسرے حلقے والے سیکھنا سکھانا کر رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھ کر ارشاد فرمایا:

''دونوں حلقے خیر پر ہیں، یہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو ان کو عطا کر دے گا اور اگر چاہا تو ان کو (کسی حکمت کی بناء پر) نہیں دے گا اور یہ سیکھ رہے ہیں اور سکھا رہے ہیں اور مجھے معلم (سکھانے والا) بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔

(سنن ابن ماجہ، السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم۔ الرقم: ۲۲۹)

(۳ء۱) حضرت معاویہ بن حکم سُلَمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، ایک آدمی کو چھینک آئی، میں نے ''یَرْحَمُكَ اللّٰه'' کہا: لوگوں نے اس پر مجھے گھورنا شروع کر دیا۔

میں نے کہا:

تمھیں کیا ہوا مجھے کڑوی کڑوی نگاہوں سے گھورتے ہو؟

لوگ مجھے چپ کرانے لگے، مجھے سمجھ میں تو کچھ آیا نہیں لیکن میں خاموش ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھے بلایا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''فَبِأَبِيْ وَ اُمِّيْ مَارَاَيْتُ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَايَصْلَحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ۔''

ترجمہ: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ سے بہتر ''معلم'' نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ کے بعد۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مجھے ڈانٹا، نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نماز میں لوگوں سے بات کرنا درست نہیں۔ نماز میں تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کریم کی قرأت ہی ہے۔'' (صحیح مسلم، المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ۔ الرقم:۱۱۹۹)

(۱۔۴) معلمین/معلمات کے لیے چند دعائیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''اُمّی'' ہونے کے باوجود سب سے بہترین معلم ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم ذکر کرنے سے پہلے مناسب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم سے متعلق منقول دعائیں ذکر کردی جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ ہر معلم کو چاہیے کہ ان دعاؤں کا خوب اہتمام کرے۔

(۱۔۴۔۱) رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ (طٰہٰ:۱۱۴)

ترجمہ: اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

(۱،۴،۲) اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا۔

(سنن ابن ماجۃ، الطھارۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، الرقم: ۲۵۲)

ترجمہ: اے اللہ! جو علم تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے تو مجھے نفع دے اور وہ علم عطا فرما جو مجھے نفع پہنچائے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔

(۱،۴،۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا۔''

(صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب فی الادعیۃ، الرقم: ۶۹۰۶)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو کبھی نہ بھرے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

۲ نبوی طریقۂ تعلیم

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام تر کمالات وصفات سے نوازا تھا جو ایک معلم میں ہونی چاہییں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے چند طریقے ذکر کیے جاتے ہیں تا کہ معلمین اور اساتذہ کرام کے سامنے پڑھانے اور سکھانے کا طریقہ سامنے آجائے اور تعلیم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل اختیار کرنے اور اتباع سنت کی برکت سے پڑھائی معیاری اور بہتر ہو۔

(۲،۱) اپنے عمل کے ذریعے تعلیم دینا:

طریقۂ تعلیم میں سب سے اہم اور بنیادی طریقہ اپنے عمل کے ذریعے تعلیم دینا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی کام کا حکم دیتے، سب سے پہلے اس پر خود عمل کرتے پھر صحابہ رضی اللہ عنہم اس کام میں آپ کی پیروی کرتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ عمل اسی طرح کرتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے

دیکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بندوں کے لیے ''بہترین نمونہ'' بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔'' (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: ''حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے اُمید رکھتا ہو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے اخلاق، افعال اور زندگی کے ہر حال میں بہترین نمونہ ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''صَلُّوْ كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ۔''
(سنن الکبریٰ:۲/۳۴۵)

ترجمہ: ''تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

معلم/معلمہ کو چاہیے کہ اپنے طلبا/ طالبات کے لیے عملی نمونہ بنیں۔

مثلاً وقت سے پہلے درس گاہ میں آئیں، دورانِ پڑھائی، پڑھائی کے علاوہ کسی اور کام میں نہ لگیں، سنتوں کی پابندی کریں، نمازوں کو پہلی صف میں ادا کرنے کا اہتمام کریں تاکہ یہ خوبیاں بچوں میں بھی منتقل ہوں۔

(۲،۲) مثال سے بات سمجھانا:

(۲،۲،۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی:

''میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے ان کی وفات ہوگئی، کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہاں! والدہ کی طرف سے حج کرلو تم بتاؤ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم اسے ادا کرتی تو ادا ہو جاتا؟''

وہ عورت کہنے لگی: ''ہاں ادا ہو جاتا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرو، اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہیں اس بات کے کہ ان کا حق پورا پورا ادا کیا جائے۔'' (صحیح البخاری، جزاء الصید، باب الحج والنذر عن المیت، الرقم:۱۸۵۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں مثال کے ذریعے یہ بات سمجھائی کہ جس طرح والدہ کے ذمے قرض ہو اور بیٹی ادا کرے تو قرض ادا ہو جائے گا، اسی طرح والدہ کے ذمے اللہ تعالیٰ کا حق ہو یعنی حج کرنا اور بیٹی والدہ کی طرف سے حج کرے تو حج ادا ہو جائے گا۔

(۲،۲،۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیک آدمی کے ساتھ بیٹھنے والے کی مثال مشک والے کے ساتھ بیٹھنے والے کی طرح ہے، اگر مشک نہ بھی ملے تو خوش بو آ ہی جائے گی اور برے آدمی کے ساتھ بیٹھنے والے کی مثال آگ کی بھٹی والے کے ساتھ بیٹھنے والے کی طرح ہے اگر چنگاری کپڑے کو نہ بھی لگے تو دھواں تو کہیں گیا ہی نہیں۔''

(سنن ابی داؤد، الادب، باب من یؤمران یجالس، الرقم:۴۸۲۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں خیر کے کام کرنے کی خوب ترغیب دی ہے اور برائی سے دور رہنے کی ہدایات دی ہیں اور اس کو مثال کے ذریعے سمجھایا ہے۔ اچھوں کے ساتھ رہنے سے اچھائی زندگی میں آتی ہے اور بروں کے ساتھ رہنے سے برائی زندگی میں آتی ہے۔ اس لیے نیک لوگ اور علماء کی صحبت میں بیٹھا جائے کہ یہ دنیا و آخرت دونوں میں نفع دیتی ہے اور فاسق اور بدکردار لوگوں کی صحبت سے دور رہا جائے کہ یہ زہر قاتل ہے۔

(۲ء۳) لکیر کھینچ کر نقشے کے ذریعے بات سمجھانا:

کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بات سمجھانے کے لیے زمین اور مٹی پر لکیر کھینچ کر وضاحت فرمایا کرتے تھے۔

(۲ء۳ء۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے سامنے ایک لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا: "یہ اللہ عزوجل کا راستہ ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لکیریں اپنے دائیں طرف اور دو لکیریں اپنے بائیں طرف کھینچیں اور ارشاد فرمایا:

"یہ شیطان کے راستے ہیں۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ درمیان والی لکیر پر رکھ کر یہ آیت تلاوت فرمائی:

''وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔''

(الانعام: ۱۵۳)

ترجمہ: ''اور (اے پیغمبر! اِن سے) یہ بھی کہو کہ! "یہ میرا سیدھا سیدھا راستہ ہے لہٰذا اس کے پیچھے چلو، اور دوسرے راستوں کے پیچھے نہ پڑو، ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے الگ کر دیں گے، لوگو! یہ باتیں ہیں جن کی اللہ نے تمہیں تاکید کی ہے تاکہ تم متقی بنو۔''

(مسند الامام احمد، عن جابر وابن مسعود)

(۲ء۳ء۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچ کر ارشاد فرمایا:

کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے یہ چار لکیریں کیوں کھینچی ہیں؟

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنتی عورتوں میں سب سے افضل عورتیں چار ہیں:۔

1. خدیجۃ بنت خویلد
2. فاطمہ بنت محمد
3. مریم بنت عمران
4. آسیہ بنت مزاحم (فرعون کی بیوی) ہیں۔

(مسند الامام احمد، عن عبداللہ بن عباس)

(۲،۴) زبانی بتانے کے ساتھ ہاتھ کے اشارے سے وضاحت کرنا:

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات سمجھانے کے لیے زبانی بتانے کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ بھی کرتے تھے تاکہ بات واضح ہو جائے اور سننے والوں کو اس کی اہمیت معلوم ہو جائے۔

(۲،۴،۱) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے اس کا ہر ایک حصہ باقی حصوں کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔'' (صحیح البخاری، الادب، باب تعاون المومنین بعضھم بعضا، الرقم:۶۰۲۶)

یعنی اس عمل سے یہ سمجھایا کہ مسلمانوں کو اس طرح آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑے رہنا چاہیے اور ایک دوسرے کی قوت کا ذریعہ ہونا چاہیے۔

(۲،۴،۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔'' (صحیح البخاری، الطلاق، باب اللعان، الرقم:۵۳۰۴)

(۲ء۵) دکھا کر سکھانا:

کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک میں ایک چیز لے کر آتے اور حاضرین کو وہ چیز دکھا کر اس کا حکم بتاتے تھے۔اس سے بات اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے اور سمجھ میں آجاتی ہے۔

(۲ء۵ء۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیدھے ہاتھ میں ریشم اور الٹے ہاتھ میں سونا لیا اور پھر ارشاد فرمایا:

''یہ دونوں میری امت کے مَردوں پر حرام ہیں (اور عورتوں کے لیے حلال ہیں)۔''

(سنن ابی داؤد، اللباس، باب فی الحریر للنساء، الرقم: ۴۰۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی صبح (دس ذی الحجہ کی صبح جس دن حاجی جمرہ کبری (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارتے ہیں) مجھ سے فرمایا: میرے لیے کنکریاں چن کر لاؤ جب کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار تھے، میں آپ کے لیے کھجور کی گھٹلی کے برابر کنکریاں لے کر آیا، آپ نے انہیں اپنے ہاتھ میں رکھا اور ہاتھ میں انہیں حرکت دیتے ہوئے فرمایا:

''بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ۔''

''ان جیسی۔''

(سنن النسائی، المناسک، التقاط الحصی، الرقم: ۳۰۵۹)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرات کو ماری جانے والی کنکریوں کا حجم بتانے کے لیے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے ہاتھ مبارک میں موجود کنکریاں دکھائیں۔

(۲ء۶) سوال کا جواب شاگردوں سے پوچھنا:

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کا جواب خود دینے کے بجائے کسی صحابی سے فرماتے کہ اس سوال کا جواب دو تاکہ ان کو علمی باتوں کا جواب دینا آجائے۔

(۲،۶،۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

دو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فیصلہ کرانے کے لیے حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: ''ان کا فیصلہ کرو۔''

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہنے لگے:

''اللہ کے رسول! آپ کی موجودگی میں کیسے فیصلہ کرسکتا ہوں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہاں! میری موجودگی میں تم فیصلہ کرو۔'' (مسند الامام احمد: ۲:۱۸۵)

(۲،۶،۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو فیصلے کے لیے بھیجنا:

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ مشترکہ گھر کی باڑ کے بارے میں فیصلے کے لیے آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو اس فیصلہ کے لیے بھیجا۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے اس طرح اس طرح فیصلہ کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ۔''

ترجمہ: ''تو نے ٹھیک کیا اور اچھا فیصلہ کیا۔''

(سنن ابن ماجہ، الاحکام، باب الرجلان یدعیان فی خص، الرقم: ۲۳۴۳)

(۲،۷) طلبا سے سوالات کرنا اور صحیح جواب پر ان کی حوصلہ افزائی کرنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے سوالات فرماتے، ان کی ذہانت بڑھانے کے لیے، جب کوئی صحیح جواب دیتا تو اس کی تعریف فرماتے اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔

(۲،۷،۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (ان کی کنیت ابوالمنذر ہے) فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوالمنذر! تیرے نزدیک قرآن کریم کی کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟''

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔''
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوالمنذر! کیا تو جانتا ہے قرآن کریم کی کون سی آیت سب سے بڑی ہے۔''

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا:

''(آیۃ الکرسی) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔''

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت سے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا:

''لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ۔''

''اے ابوالمنذر! تیرا علم تجھے مبارک ہو۔''

(صحیح مسلم،فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الکہف و آیۃ الکرسی، الرقم:۱۸۸۵)

(۲،۷،۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یمن کا حاکم بنا کر بھیجنے لگے تو مجھ سے ارشاد فرمایا:
''فیصلہ کرنے کے وقت فیصلہ کیسے کرو گے؟''
میں نے کہا: ''قرآن کریم سے فیصلہ کروں گا۔''
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اگر قرآن کریم میں نہ ملے تو؟''
میں نے کہا: ''اللہ کے رسول کی حدیث مبارک سے فیصلہ کروں گا۔''
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اگر قرآن کریم اور حدیث دونوں میں نہ ملے تو؟''
میں نے کہا: ''اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہیں کروں گا۔''

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یُرْضِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ۔'' (سنن ابی داؤد، القضاء، باب اجتھاد الرأی فی القضاء، الرقم: ۳۵۹۲)

ترجمہ: ''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی جو اللہ کے رسول کو پسند ہے۔''

(۴،۷،۳) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے فضائل ومناقب بیان فرمائے ہیں

حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں فرمایا:

''اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۔'' (مریم:۵۱)

ترجمہ: بے شک وہ اللہ کے چنے ہوئے بندے تھے اور رسول اور نبی تھے۔

حضرت اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں فرمایا:

''اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۔'' (مریم:۵۴)

ترجمہ: ''بے شک وہ وعدے کے سچے تھے اور رسول اور نبی تھے۔''

حضرت ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں فرمایا:

''اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۔'' (مریم:۵۶)

ترجمہ: ''بے شک وہ سچائی کے خوگر نبی تھے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا:۔

''وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔'' (القلم:۴)

ترجمہ: ''اور یقیناً آپ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر ہیں۔''

(۴۔۷۔۲) احادیث کی کتابوں میں مستقل عنوان ہے کتاب المناقب جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مبارک احادیث ذکر کی گئیں ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حوصلہ افزائیوں پر مشتمل ہیں یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو انعامات دیے گئے۔ مثلاً:

۱ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو حواری کے لقب کا انعام دیا اور ارشاد فرمایا:

''اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَامِ۔''

(صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الزبیر بن العوام، الرقم: ۳۷۱۹)

ترجمہ: ہر نبی کا ایک مددگار، خیر خواہ ہوتا ہے اور میرا مددگار، خیر خواہ زبیر بن عوام ہے۔

۲ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو امین ہونے کا لقب عطا فرمایا:

لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

(صحیح البخاری، المغازی، باب قصۃ اھل نجران، الرقم: ۴۳۸۲)

ترجمہ: ''ہر امت کا ایک امین ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔''

غرض جس صحابی میں جو خاص صفت ہوتی اس کو نبی علیہ السلام اجاگر فرماتے، اس سے اس کی حوصلہ افزائی ہوتی۔

۳ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اسی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

''اَبُوْ بَکْرٍ سَیِّدُنَا، وَاَعْتَقَ سَیِّدَنَا یَعْنِیْ بِلَالًا۔''

(صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی، باب مناقب بلال، الرقم: ۳۷۵۴)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو (خرید کر) آزاد کیا۔

بحیثیت معلم اساتذہ کرام کو بھی چاہیے کہ مَاشَآءَ اللّٰہُ، جَزَاكَ اللّٰہُ خَیْرًا، بَارَكَ اللّٰہُ کہہ کر طلبا کی خوب حوصلہ افزائی کریں ہر طالب علم میں کوئی نہ کوئی خوبی ہوتی ہے اس کو تلاش کر کے اس کو اجاگر کیا جائے اور خوب تعریف کی جائے اس سے بہت ہمت بڑھتی ہے اور اس سے اپنائیت ظاہر ہوتی ہے جو استاذ اور شاگرد کے درمیان ہونا انتہائی اہم ہے۔

(۲،۸) ایک بات کو تین مرتبہ دہرانا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی بات کی اہمیت بتانے کے لیے ایک بات تین مرتبہ دہراتے تاکہ سننے والا اچھی طرح سمجھ جائے اور اس بات کی اہمیت معلوم ہو جائے۔

(۲،۸،۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بات فرماتے تو ایک بات تین مرتبہ دہراتے تاکہ خوب سمجھ میں آجائے۔ (صحیح البخاری، العلم، باب من اعاد الحدیث ثلاثا لیفھم عنہ، الرقم: ۹۶)

(۲،۸،۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آکر ملے تو عصر کی نماز کا وقت ختم ہونے والا تھا، ہم جلدی جلدی وضو کرنے لگے اور اپنے پاؤں پر مسح کرنے لگے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا:

''وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ''۔

ترجمہ: ''وضو میں ایڑھیاں اچھی طرح دھونے میں کوتاہی کرنے والوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہو۔ (صحیح البخاری، العلم، باب من اعاد الحدیث ثلاثا لیفھم عنہ، الرقم: ۹۶)

(۲ء۹) دورانِ تعلیم دل لگی کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کبھی کبھی دل لگی کرتے تھے لیکن زبان سے حق ہی کہتے اور اس میں کسی کی دل آزاری نہیں کرتے تھے اور دل لگی ہی کے دوران بہت سی علمی باتیں سکھا دیتے تھے۔

(۲ء۹ء۱) حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لیے اونٹ مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں تجھے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔''

اس آدمی نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! اونٹنی کا بچہ سواری کے کیا کام آئے گا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اونٹ اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے۔"

(سنن ابی داؤد، الادب، باب ما جاء فی المزاح، الرقم: ۴۹۹۸)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دل لگی میں یہ بات سمجھا دی کہ اونٹ چاہے کتنا ہی بڑا ہو جائے اور بہت وزن اور بوجھ اٹھائے لیکن وہ اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔

(۲ء۱۰) ایک بات کو اجمالاً بیان کرنا پھر اس کی تفصیل بیان کرنا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی بات کو اجمالاً بیان فرماتے تاکہ سننے والے سوال کریں اور اس کی وضاحت طلب کرنے کا شوق پیدا ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرماتے تاکہ سمجھ میں بھی آجائے اور یاد بھی رہے۔

(۲ء۱۰ء۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک جنازہ قریب سے گزرا اس کی تعریف کی گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا:

''وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ۔''

ترجمہ: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔''

پھر دوسرا جنازہ قریب سے گزرا، اس کی برائی کی گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ۔''

ترجمہ: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایک جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، ایک اور جنازہ قریب سے گزرا لوگوں نے اس کی برائی کی تو آپ نے فرمایا! واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ (صحیح مسلم، الجنائز، باب فیمن یثنی علیہ خیرا او شرا من الموتی، الرقم: ۲۲۰۰)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں جنازوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

''وَجَبَتْ۔'' پھر ہر ایک کی وضاحت اور تفصیل بیان فرمائی۔

اسی کے قریب قریب یہ بھی ہے کہ متعین تعداد بیان کرنا پھر اس کے بعد ایک ایک کر کے نمبروار ہر ایک کی تفصیل بیان کرنا، تاکہ سننے والے سمجھ لیں اور ذہن میں محفوظ کرلیں۔

(۲،۱۰،۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو:

۱..... زندگی کو موت سے پہلے۔

۲..... فراغت کو مصروفیت سے پہلے۔

۳..... مال داری کو فقر سے پہلے۔

۴..... جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔

۵..... تندرستی کو بیماری سے پہلے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماذکر عن عیینانی الزھد، الرقم: ۸/۱۲۴)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں پانچ نعمتوں کی اہمیت اور اس کا انتہائی فائدہ مند ہونا ارشاد فرمایا اور یہ بھی کہ یہ پانچوں نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کی قدر اس وقت معلوم ہوتی ہے جب یہ ہاتھ سے نکل جاتی ہیں۔

۳ معلم کا مقام اور ذمے داریاں

۱ اگر معلم نے صحیح تجوید کے ساتھ طلبا کو نورانی قاعدہ پڑھایا تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم صحیح پڑھ سکیں اور ان کو دعائیں یاد کرانے اور اخلاق و آداب سکھانے میں خوب محنت کی تو یہ طلبا معلم کے لیے صدقہ جاریہ ہوں گے۔ معلم کے دنیا سے جانے کے بعد بھی ان کی تمام نیکیوں کا ثواب ان کو ملتا رہے گا اور جو چیزیں بچوں کے خالی ذہن و دماغ پر بچپن میں نقش کردی جاتی ہیں وہ اخیر عمر تک باقی رہتی ہیں اس لیے معلم ہونا بہت مبارک ہے۔

○ خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا" (سنن ابن ماجہ، السنۃ، باب فضل العلماء، الرقم: ۲۲۹)

ترجمہ: "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

۲ معلم کے لیے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ اس کے دل میں طالب علم کی خیر خواہی کا جذبہ ہو۔

۳ معلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علم ملا ہے وہ ایک امانت ہے اس کو پہنچانے کی فکر کرتا رہے اور اس کی ادائیگی میں کوتاہی سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

۴ معلم کواس بات کا استحضار ہر وقت رہے کہ بچہ اور اس کا وقت امانت ہے اس میں کسی قسم کی خیانت نہ ہو۔

۵ معلم کے اندر صبر، استقامت، تقویٰ، توکل، یقین کی صفت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوب دعا مانگنے والا ہو کیوں کہ نظام تعلیم میں استاذ کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ کوئی بھی نظام تعلیم اچھے اساتذہ کرام کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتا۔

۶ معلم اپنے کام کو دینی وعلمی خدمت تصور کرے۔

۷ معلم کو خوش مزاج ہونا چاہیے اور دورانِ تعلیم مناسب موقعوں پر خوش مزاجی کا مظاہرہ کرنا چاہیے، کیوں کہ عام طور پر خوش مزاجی تعلیم کے لیے بڑی مؤثر ہوتی ہے اور نامناسب الفاظ سے اجتناب کریں۔

۸ ناظم کے ماتحت رہ کر کام کریں، ان کی بات مانیں، انتظامی اور تدریسی امور میں متعلقہ حضرات کی ہر ممکنہ مدد کریں اور مقررہ وقت پر نصاب ختم کرنے کی کوشش کریں۔

۹ معلم اس بات کی کوشش کریں کہ اپنا اصلاحی تعلق کسی متبع سنت سے قائم کریں۔

۱۰ معلم سونے سے پہلے روزانہ کچھ دیر اپنا محاسبہ کریں کہ میں نے اپنی ذمے داری پوری کردی ہے یا اس کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے؟ اگر ذمے داری پوری ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں تاکہ ترقی ہو اور کوتاہی ہوئی ہے تو استغفار کریں اور آئندہ ذمے داری پوری کرنے کا عزم کریں۔

۱۱ معلم اپنی ذمے داریوں کو اچھی طرح نبھائیں، اوقات کی پوری پابندی کریں۔

۱۲ پڑھائی کے علاوہ اوقات میں ان کتابوں کا مطالعہ کریں:

(۱) حیاۃ الصحابۃ
(۲) صحابہ کے واقعات (ناشر دار الہدیٰ کراچی)
(۳) تابعین کے واقعات (ناشر دار الہدیٰ کراچی)
(۴) اصلاحی خطبات (مفتی تقی عثمانی صاحب)
(۵) پانچ منٹ کا مدرسہ (دار الہدیٰ۔ کراچی)
(۶) مثالی استاذ
(۷) تاریخ دعوت وعزیمت
(۸) آپ بیتی (حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ)
(۹) مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ اور ان کی دینی دعوت

۴ اجتماعی تعلیم

"اجتماعی تعلیم بہت ہی مفید ہے۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان شاء اللہ ہر بچے کا ایک ایک منٹ سیکھنے میں صرف ہوگا۔ اگر ایک گھنٹے میں ۲۰ طلبا انفرادی پڑھتے ہیں تو ہر بچے کو استاذ کے سامنے صرف ۳ منٹ ملیں گے اور اجتماعی تعلیم میں ہر بچے کو ۶۰ منٹ پورے ملیں گے۔ یعنی ۲۰ گنا زیادہ فائدہ ہوگا۔"

(۴،۱) اجتماعی تعلیم کی اہمیت اور فوائد:

1. اکثر مدارس، اسکول اور کالج میں اجتماعی تعلیم ہوتی ہے اس لیے مکتب میں بھی اجتماعی تعلیم ہونی چاہیے۔
2. تھوڑی محنت اور کم وقت میں زیادہ بچوں کو بہت ساری باتیں آسانی سے پڑھا سکتے ہیں۔
3. ماہرینِ تعلیم کہتے ہیں اگر ایک کلاس میں بیس طلبا ہیں اور ہر ایک کا سبق انفرادی ہو تو وہ بیس کلاسیں ہیں لہٰذا آسانی اس میں ہوئی کہ طلبا کو سبق اجتماعی طور پر پڑھایا جائے اور بقدرِ ضرورت انفرادی محنت بھی ہو۔
4. استاذ بچوں پر یکساں توجہ دے سکتا ہے جس کی وجہ سے بچوں کو شرارت کرنے کا موقع نہیں ملتا اور درس گاہ میں نظم وضبط رہتا ہے۔
5. کم توجہ دینے والے طلبا یا جن بچوں کو سبق جلد یاد نہیں ہوتا وہ بھی غیر محسوس طریقے سے سبق یاد کر لیتے ہیں۔
6. طالب علم کا مکمل وقت استعمال ہوتا ہے اور ایک ایک منٹ سیکھنے میں استعمال ہوتا ہے۔
7. بچوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
8. بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اس سے بچوں کی جھجک دور ہوتی ہے۔
9. بچوں کو تعلیمی ماحول ملتا ہے اور سبق درس گاہ میں یاد ہو جاتا ہے۔

⑩ اجتماعی تعلیم میں وقت کی بچت ہونے کی وجہ سے نورانی قاعدہ اور قرآن کریم کے ساتھ ساتھ دین کی ضروری اور بنیادی باتیں بچوں کو پڑھائی جاسکتی ہیں۔

(۴ء۲) اجتماعی تعلیم کے لیے مندرجہ ذیل امور اختیار فرمائیں:

① اجتماعی تعلیم کے لیے داخلہ ایک ساتھ ہونا ضروری ہے۔

② ابتداء طلبا کا سال میں دو مرتبہ داخلہ لیں تا کہ اجتماعی تعلیم قابو میں آسکے۔

③ مکتب میں موجود طلبا کی عمر کے اعتبار سے الگ الگ جماعتیں بنائیں اور ایک جماعت میں بیس طلبا رکھیں اور ایک وقت (ڈیڑھ گھنٹہ) میں ایک ہی جماعت کو اجتماعی طور پر پڑھائیں۔

④ ہر طالب علم کے پاس اپنی کتاب ہوتا کہ پڑھنے، سمجھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو۔

⑤ بورڈ پر پڑھانے سے اجتماعی تعلیم میں سہولت ہوتی ہے اور تعلیمی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(دیکھیے صفحہ نمبر 46 اور 167)

⑤ انفرادی اسباق کو اجتماعی کرنے کا طریقہ

(۵ء۱) نورانی قاعدہ، ناظرہ قرآن کریم اور حفظ کے طلبا کی الگ الگ جماعت بنائیں:

☆ مکتب میں دو تین یا اس سے زائد استاذ ہوں تو سب سے پہلے نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم اور حفظ کے طلبا کی الگ جماعتیں بنالیں۔ اور نورانی قاعدہ، ناظرہ قرآن کریم اور حفظ کے طلبا کے لیے الگ الگ استاذ متعین کرلیں۔

☆ مکتب میں ایک استاذ ہو اور نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم کے طلبا ہوں تو نورانی قاعدہ کے طلبا کی الگ جماعت اور ناظرہ قرآن کریم کے طلبا کی الگ الگ جماعت بنائیں۔ مثلاً پڑھائی کے اوقات دوپہر 2:00 تا 5:00 ہوں تو 2:00 تا 3:30 نورانی قاعدہ کے طلبا کو پڑھائیں 3:30 تا 5:00 ناظرہ قرآن کریم کے طلبا کو پڑھائیں۔

(۲ء۵) نورانی قاعدہ کا سبق ایک کرنے اور پڑھانے کی ترتیب:

☆ تمام طلبا کا سبق ایک جگہ پر ہو تو بہتر ہے تا کہ اجتماعیت رہے، اگر ایسا نہ ہو تو ایک کرنے کی کوشش کریں اور کسی طالب علم کا سبق بند نہ کریں۔ جس کا طریقہ یہ ہے:

☆ نورانی قاعدہ پڑھنے والے طلبا کے نام اور مقدارِ خواندگی ایک صفحہ پر لکھ لیں۔

☆ جن طلبا کا سبق ایک ہی تختی میں ہو مثلاً: دو طالب علم تختی نمبر ۲ میں ہیں تو ان کا سبق ایک کر دیں اور ان کی ایک جوڑی بنا دیں۔ اس طرح کلاس میں بیس طلبا ہوں تو دس جوڑیاں بن جائیں گی۔

☆ اس کے بعد ایک جوڑی کو دوسری جوڑی کے ساتھ ملانے کی کوشش کریں مثلاً تختی نمبر ۲ میں ایک جوڑی ہے دوسری جوڑی تختی نمبر ۳ میں ہے تو ان دونوں جوڑیوں کو ملانے کے لیے تختی نمبر ۲ والے طلبا پر خوب محنت کریں۔ ان کو زیادہ وقت دیں تختی نمبر ۳ والوں کے ذمے لگائیں کہ ان کا سبق پکا کرائیں۔

☆ اس طرح جوڑیوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے رہیں یہاں تک کہ ایک جماعت میں دو جوڑیاں رہ جائیں ایک جوڑی میں مثلاً دس طلبا تختی نمبر ۷ میں جمع ہو جائیں اور دوسری جوڑی میں دس طلبا تختی نمبر ۱۱ میں جمع ہو جائیں۔

☆ اب ان طلبا کو ترتیبی نصاب پڑھانا شروع کر دیں۔

(۳ء۵) دو جماعتوں کو نورانی قاعدہ پڑھانے کی ترتیب:

☆ اگر ایک وقت میں نورانی قاعدہ کی مکمل دو جماعتیں ہوں تو ان کی اس طرح جماعت بندی کریں کہ ایک جماعت میں تختی نمبر ۱ سے تختی نمبر ۸ تک کے طلبا ہوں اور دوسری جماعت میں تختی نمبر ۹ سے تختی نمبر ۱۶ تک کے طلبا ہوں اور ان کو علیحدہ علیحدہ اوقات میں پڑھائیں۔ مثلاً ایک جماعت کو 2:00 بجے سے 3:30 بجے تک اور دوسری جماعت کو 3:30 سے 5:00 بجے تک پڑھائیں۔

☆ اگران دونوں جماعت کے طلبا ایک ہی وقت میں پڑھنا چاہیں مثلاً 2:00 تا 3:30 بجے تو دوسرے استاذ کا انتظام کریں۔

وضاحت: ''نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ'' کتابی شکل میں شائع ہوگیا ہے، اس کا مطالعہ کرکے ''نورانی قاعدہ'' پڑھائیں۔

(۵،۴) قرآن کریم کا سبق ایک کرنے اور پڑھانے کی ترتیب:

☆ اگر طلبا کا قرآن کریم تجوید کے اعتبار سے کمزور ہے تو سبق نہ روکا جائے بل کہ سبق کے ساتھ ساتھ تجوید کی محنت جاری رکھی جائے۔ مجموعی اعتبار سے طلبا میں جن حروف کی ادائیگی کی کمزوری ہو ان حروف کو ایک ایک کرکے ہدف بنایا جائے۔ اگر کمزوری رواں میں ہے تو قرآن کریم کا سبق ہجے کرکے پڑھایا جائے کم ازکم ایک پارہ ہجے کرایا جائے اس کے ساتھ تربیتی نصاب حصہ اول کے مضامین پڑھائیں۔

☆ قرآن کریم پڑھنے والے طلباء کا قرآن کریم اگر صحیح ہو تو قرآن کریم کے ساتھ تربیتی نصاب حصہ اول کے مضامین پڑھائیں۔

☆ قرآن کریم میں طلبا کا سبق آگے پیچھے ہو تو سب کا سبق ایک کردیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ سب کو پارہ الٓمّٓ شروع کرادیں۔

☆ اگر طلبا الٓمّٓ پڑھ چکے ہوں تو سب طلبا کے نام اور مقدار خواندگی ایک صفحہ پر لکھیں۔

☆ جن طلبا کے پارے قریب قریب ہیں ان کی جوڑیاں بنادیں اور ان کو کسی ایک پارے میں جمع کرلیں، مثلاً آٹھ بچے ''وَالْمُحْصَنٰتُ'' میں اور بارہ بچے ''قَالَ اَلَمْ'' میں یعنی ایک گروپ کو پہلے پندرہ میں سے کسی ایک پارے میں اور دوسرے گروپ کو آخر کے پندرہ پاروں میں سے کسی ایک میں جمع کردیں۔ اب ان کو تربیتی نصاب پڑھانا شروع کریں۔

(۵ء۵) دو جماعتوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کی ترتیب:

☆ اگر ایک وقت میں ناظرہ قرآن کریم کی مکمل دو جماعتیں ہوں تو کوشش کریں کہ ان کو علیحدہ علیحدہ اوقات میں پڑھائیں مثلاً ایک جماعت 2:00 سے 3:30 تک اور دوسری جماعت کو 3:30 سے 5:00 بجے تک پڑھائیں۔

☆ اگر ان دونوں جماعت کے طلبا ایک ہی وقت میں پڑھنا چاہیں مثلاً 2:00 تا 3:30 بجے تو دوسرے استاذ کا انتظام کریں۔

وضاحت: ''ناظرہ قرآن کریم اجتماعی پڑھانے کا طریقہ'' صفحہ نمبر 169 میں ہے، اس طریقے کے مطابق پڑھائیں۔

❻ نصاب شروع کرنے کی ترتیب

- تربیتی نصاب کو نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اس لیے ''طریقۂ تعلیم'' جاننا اور سمجھنا بہت ضروری ہے۔
- سال کے شروع میں دو چار دن طلبا کی جماعت بندی کریں۔ طلبا کو ان کی عمر اور مقدار خواندگی کے اعتبار سے الگ الگ جماعتوں میں تقسیم کر دیں۔
- ایک جماعت میں زیادہ سے زیادہ بیس طلبا ہوں۔
- ہر طالب علم کے پاس اپنی کتاب ہو تا کہ پڑھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو۔
- طلبا کو مضامین کا تعارف کرائیں۔
- بورڈ پر نظام الاوقات کا نقشہ بنا کر یا کتاب میں موجودہ نظام الاوقات کے نقشے کی مدد سے تقسیم کار بتائیں۔
- مضامین کی مفہومی تعریف بتا کر، سمجھا کر طلبا میں پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔

۷ تعلیمی ایام ونظام الاوقات

1. اس نصاب میں ہر مضمون سے متعلق دس اسباق دیے گئے ہیں، ہر سبق ایک ماہ میں پڑھائیں۔ اس طرح دس ماہ میں یہ نصاب مکمل ہوگا۔ بقیہ دو ماہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ، وغیرہ کی تعطیل کے ہوں گے۔
2. ہر مہینے میں (۱) پڑھائی (۲) دہرائی (۳) ماہانہ جائزہ (۴) بزم (۵) تعطیل کے دن متعین کیے گئے ہیں۔
3. ہر مہینے میں بیس دن پڑھائی کے بعد تین دن مسلسل دہرائی کے، دو دن ماہانہ جائزہ، ایک دن بزم اور باقی چار دن ہفتہ وار چھٹی کے ہوں گے۔

(۷ء۱) تعلیمی کیلنڈر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اساتذہ کرام کی سہولت کے لیے ہر سال نیا "تعلیمی کیلنڈر" بنایا جاتا ہے جس میں پڑھائی کے دن، دہرائی، نماز کی عملی مشق، ماہانہ جائزہ، بزم، پنج ماہی اور سالانہ امتحانات اور تعطیلات وغیرہ کی مکمل تفصیل موجود ہوتی ہے۔ یہ تعلیمی کیلنڈر ہر مکتب میں لگایا جائے اور اس کے مطابق نظم بنایا جائے۔

والدین/سرپرست بھی بچوں کی تعلیم میں فکرمند ہوں اور اساتذۂ کرام کے معاون بنیں۔ الحمدللہ! والدین کے لیے تعلیمی کیلنڈر بنایا گیا ہے، اساتذۂ کرام بچوں کو ترغیب دیں کہ اپنے اپنے گھروں میں یہ کیلنڈر لگائیں۔

(۷ء۲) نظام الاوقات:

1. پہلے دن حمد پانچ منٹ اور دوسرے دن پانچ منٹ نعت پڑھائیں۔
2. نصاب میں شامل مضامین میں سے نورانی قاعدہ/قرآن کریم تجوید کے ساتھ روزانہ پڑھائیں، بقیہ چار مضامین دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک دن ایمانیات وعبادات اور احادیث ومسنون دعائیں پڑھائیں اور دوسرے دن سیرت واخلاق وآداب اور عربی اور اردو زبان کا مضمون پڑھائیں۔
3. مضامین پڑھانے کے لیے اوقات مقرر کیے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

(۲۰۱۷ء) تربیتی نصاب حصہ اوّل کا نظام الاوقات:

ایک دن پڑھایا جائے	اوقات
افتتاحی اجتماع (حمد)	۵/منٹ
نورانی قاعدہ	۶۰/منٹ
ایمانیات وعبادات	۱۰/منٹ
احادیث ومسنون دعائیں	۱۰/منٹ

دوسرے دن پڑھایا جائے	اوقات
افتتاحی اجتماع (نعت)	۵/منٹ
نورانی قاعدہ	۶۰/منٹ
سیرت واخلاق وآداب	۱۰/منٹ
زبان (عربی اور اردو)	۱۰/منٹ

وضاحت: نورانی قاعدہ میں ۶۰ منٹ کی تقسیم:

1. گزشتہ کل کا سبق ہر بچے سے سننا: ۳۰/منٹ
2. آج کے سبق کے ذریعے دہرائی اور ہم آواز حروف کی ادائیگی کی مشق: ۱۰/منٹ
3. اگلا سبق چار طریقوں سے پڑھانا۔ ۲۰/منٹ

چار طریقوں کی تفصیل کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر 172

وضاحت: بقیہ وقت میں: (۱) نماز کی ڈائری دیکھیں۔ (۲) آج جو پڑھایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی ترغیبی بات۔ (۳) گزشتہ کل کی مختصر کارگزاری سنیں کہ گزشتہ کل سے اب تک اس پر کتنا عمل کیا اور کس کس کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دی۔

نیز مضامین کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں کمی اور اضافے کی گنجائش ہے۔

تربیتی نصاب حصہ اوّل کے آٹھویں، نویں اور دسویں مہینے میں اسباق کے آخری چار دن نورانی قاعدہ پڑھانے کے بجائے تجوید کے ساتھ سورتیں یاد کرائیں۔

(۲،۲،۷) تربیتی نصاب حصہ دوم سے حصہ پنجم تک نظام الاوقات:

ایک دن پڑھایا جائے	اوقات
افتتاحی اجتماع (حمد)	۵/منٹ
نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم	۵۵/منٹ
حفظ سورۃ	۵/منٹ
ایمانیات وعبادات	۱۰/منٹ
احادیث ومسنون دعائیں	۱۰/منٹ

دوسرے دن پڑھایا جائے	اوقات
افتتاحی اجتماع (نعت)	۵/منٹ
نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم	۵۵/منٹ
حفظ سورۃ	۵/منٹ
سیرت واخلاق وآداب	۱۰/منٹ
زبان (عربی اور اردو)	۱۰/منٹ

وضاحت: حصہ دوم میں تین ماہ نورانی قاعدہ کی دہرائی کے بعد ناظرہ قرآن کریم شروع کردیں۔ تربیتی نصاب حصہ دوم صفحہ 14 میں اس کی مکمل تفصیل موجود ہے۔

(۷ء۲ء۳) قرآن کریم میں ۶۰ منٹ کی تقسیم:

1. گزشتہ کل کا سبق ہر بچے سے مکمل سننا۔ — ۳۰ منٹ
2. بورڈ پر بچوں سے نشانات لگوانا۔ — ۵ منٹ
3. اگلا سبق ہجے، رواں اور چار طریقوں سے پڑھانا۔ — ۲۰ منٹ
4. حفظ سورۃ۔ — ۵ منٹ

(۷ء۲ء۴) افتتاحی اجتماع کی اہمیت اور طریقہ کار:

1. طلبا/ طالبات کی مکتب آنے میں دل چسپی پیدا ہوگی۔
2. اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھ جائے گی۔
3. سبق شروع ہونے سے پہلے تمام بچوں کی حاضری یقینی ہو جائے گی۔

افتتاحی اجتماع سے پہلے معلم/ معلمہ مندرجہ ذیل امور کی نگرانی کریں:

1. تمام طلبا/ طالبات بغیر ہاتھ باندھے استاذ محترم/ محترمہ معلمہ کی طرف رخ کر کے قطار بنا کر سیدھے کھڑے ہوں۔
2. طلبا نے ٹوپی صحیح پہنی ہو۔ طالبات نے اسکارف/ دوپٹا صحیح پہنا ہو۔
3. آستین نیچے ہوں۔
4. طلبا کی شلوار ٹخنوں سے اوپر ہو۔ جب کہ طالبات کی شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو۔

محترم معلم/ معلمہ!

ابتدا میں چند دن حمد و نعت خود پڑھائیں اور طلبا/ طالبات بھی اونچی آواز سے ساتھ ساتھ پڑھیں، پھر جن کو اچھی طرح یاد ہو جائیں ان سے پڑھوائیں۔ اسی طرح باری باری تمام طلبا/ طالبات سے حمد و نعت پڑھوائی جائے۔

(۵ء۲ء۷) واپسی کی بات کی اہمیت اور طریقۂ کار:

☆ سبق پڑھانے سے مقصود عمل کرنا ہے۔

☆ عمل کرنے سے پڑھی ہوئی بات ساری زندگی یاد رہتی ہے۔

☆ طلبا/ طالبات کی عملی تربیت کے لیے معلم/ معلمہ سبق پڑھانے کے بعد سبق سے متعلق عمل کی بات، اس کا طریقہ کار اور موقع طلبا کو بتائیں اور پھر سوال بھی کریں میں نے کیا بتایا تا کہ وہ سمجھ جائیں۔

☆ طلبا/ طالبات کے لیے خود عمل کی بات سبق سے تلاش کرنا مشکل ہے اس لیے کہ ہر سبق کا تعلق عمل سے نہیں ہوتا۔

جیسے: احادیث کے عنوان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔''

(سنن ابی داؤد، الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلہا، الرقم: ۴۲۵۲)

ترجمہ: ''میں نبیوں میں سب سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

☆ اس حدیث کا تعلق عقائد سے ہے۔

کسی سبق کا تعلق محض معلومات سے ہوتا ہے۔ جیسے: چار فرشتوں کے نام۔

☆ اس لیے عمل کی بات طلبا/ طالبات کو بتانا ضروری ہے۔

☆ عمل کی بات، اس کا طریقہ کار اور موقع بتانے کے لیے سبق کا مطالعہ کریں۔

جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ۔''

(سنن النسائی، الطہارۃ، الترغیب فی السواک، الرقم: ۵)

ترجمہ: ''مسواک کرنا منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی خوشی کا سبب ہے۔''

☆ طلبا/ طالبات کو مسواک کرنے کی ترغیب دینا، مسواک کرنے کا طریقہ بتانا اور مسواک کرنے کا موقع بتانا کہ وضو کے شروع میں مسواک کرنا سنت ہے سو کر اٹھنے کے بعد مسواک کرنا سنت ہے۔

وضاحت: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اساتذۂ کرام/ معلمات کی آسانی کے لیے ہر سال کے نصاب کے آخر میں عمل چارٹ دیا جائے گا جس میں عمل کی دس باتیں، ان پر عمل کرنے کے فائدے، عمل کرنے کے مواقع اور عمل چارٹ پُر کرنے کا طریقہ موجود ہے۔ تربیتی نصاب حصہ اول ناظرہ کے نئے ایڈیشن میں عمل چارٹ شامل کر دیا گیا ہے۔ باقی حصوں پر کام جاری ہے، ان شاء اللہ باقی حصوں کے نئے ایڈیشن میں عمل چارٹ شامل کیا جائے گا۔ معلم/ معلمہ پورا مہینہ اہتمام سے ایک ہی بات پر عمل کرنے کی ترغیب دیں اور اس کی کارگزاری سنیں تا کہ طلبا/ طالبات اس عمل کے عادی بن جائیں۔

(۶ء۲ء۷) کارگزاری کی اہمیت اور فوائد :

☆ کارگزاری سننا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

☆ کارگزاری سننے سے طلبا/ طالبات عمل کرنے والے بنیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔

☆ معلّم/ معلّمہ! جس عمل کی ترغیب دیں آئندہ کل اس کی کارگزاری سنیں۔

☆ جو طلبا/ طالبات عمل کر کے آئیں ان کی مَا شَآءَ اللّٰہُ ، جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہہ کر حوصلہ افزائی کریں۔

☆ جو طلبا/ طالبات عمل نہیں کر سکے ان کو دوبارہ ترغیب دیں پھر اگلے دن کارگزاری ضرور سنیں۔

☆ کارگزاری کا مقصد عمل کا جذبہ پیدا ہو، کارگزاری سننے میں سختی، ڈانٹ ڈپٹ، شرمندہ کرنا ہرگز نہ ہو تا کہ طلبا/ طالبات جھوٹ کے عادی نہ ہوں۔

وضاحت : کارگزاری اور واپسی کی بات روزانہ پابندی کے ساتھ کریں اور مختصر ہو تا کہ اس کو مستقل کیا جا سکے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ۔''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کو اعمال میں وہ عمل بہت پسند ہے جو پابندی کے ساتھ ہو، اگرچہ تھوڑا ہو۔''

(۷ء۳) خانوں میں دستخط کی ترتیب:

1. ہر سبق کے لیے جو دن متعین ہیں ان کو خانوں میں ظاہر کیا گیا ہے۔
2. سبق کے ختم پر دستخط کے خانوں پر مختصر دستخط کر دیں اور طلبا کو اس بات کا پابند کریں کہ اپنے سرپرستوں کو سبق سنا کر دستخط کرائیں۔

(۷ء۴) دہرائی کی ترتیب:

1. معلم/معلمہ کمزور طلبا کو ازخود اجتماعی طور پر دہرائی کرائیں، بقیہ طلبا/ طالبات کی جوڑیاں بنائیں۔
2. دہرائی کے دن تمام مضامین کی دہرائی کرائیں۔
3. دہرائی کے دن اس مہینے میں پڑھائے گئے اسباق کی دہرائی کرائیں۔
4. معلم/معلمہ دہرائی کے دن ازخود حسبِ ضرورت اوقات کی تقسیم کرلیں، جس مضمون میں کمزوری ہو اس کو بہ نسبت دوسرے مضامین کے زیادہ وقت دیں۔
5. تعلیمی کیلنڈر میں دی گئی تاریخ کے مطابق مہینے میں کم از کم ایک مرتبہ دہرائی والے دن وضو، نماز وغیرہ کی عملی مشق کرائیں۔ اگر وقت میں گنجائش ہو تو زیادہ عملی مشق کا اہتمام کیا جائے۔

(۷ء۴ء۱) دہرائی کے فوائد:

1. دہرائی کا مقصد یہ ہے کہ گزشتہ سبق اچھی طرح یاد ہو جائے۔
2. دہرائی سے پچھلا یاد کرنے کا موقع ملتا ہے۔
3. غیر حاضر بچوں کی کمزوری دہرائی کے دنوں میں دور کی جا سکتی ہے۔

۴ دہرائی سے جائزہ اور امتحان کی تیاری میں مدد ملے گی۔

۵ کمزور بچوں پر محنت کا موقع ملتا ہے۔

(۷،۴،۲) نماز کی عملی مشق:

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سب سے بڑا حکم نماز ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ ہر مسلمان پر دن رات میں پانچ وقت کی نماز پڑھنا فرض ہے۔

نماز کا اسلام میں بہت اونچا درجہ ہے اور اس کی بہت فضیلت ہے۔ اس لیے نماز سیکھ کر صحیح طریقے پر پڑھنا اور بچپن سے بچوں کی نماز کی فکر کرنا ضروری ہے۔

استاذ محترم! تمام بچوں کو اجتماعی طور پر نماز کی عملی مشق کرائیں۔

استاذ محترم! شروع میں طلبا کو نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ بتائیں، نماز پڑھ کر دکھائیں، اس کے بعد نماز کی عملی مشق اس طور پر کرائیں کہ تمام بچوں کو صفوں میں کھڑا کردیں۔ استاذ بلند آواز سے پوری نماز پڑھائیں۔

استاذ بچوں کو بلند آواز سے پڑھائیں اور بچے بھی بلند آواز سے پڑھیں۔ جیسے: استاذ بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں تو طلبا بھی بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں۔ جب استاذ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھیں تو طلبا بھی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھیں۔

اسی طرح استاذ محترم! تمام کلمات نماز پڑھائیں اور طلبا ان کے ساتھ دہرائیں۔ جب استاذ محترم تمام کلمات نماز پڑھالیں تو جسے کلمات نماز یاد ہوجائیں اس سے نماز پڑھوائیں۔ اسی طرح کلاس میں تمام طلبا سے باری باری نماز پڑھوائیں۔ استاذ محترم! نماز کی عملی مشق کے دوران نگرانی کرتے رہیں کہ تمام طلبا مسنون طریقے کے مطابق نماز پڑھ رہے ہیں یا نہیں؟ قیام، ہاتھ باندھنے کا طریقہ، رکوع، قومہ، جلسہ، سجدہ اور تشہد میں بیٹھنے کی ہیئت صحیح ہے یا نہیں؟ صف سیدھی ہے یا نہیں؟

اس طرح ہر طالب علم ان شاء اللہ صحیح طریقے پر نماز پڑھنا سیکھ لے گا۔

۶ دہرائی والے دن افتتاحی اجتماع (حمد و نعت)، کارگزاری اور واپسی کی بات نہ کریں، البتہ نماز کی ڈائری پر نشان لگائیں، دہرائی والے دن طلبا کے بال/ ناخن بھی چیک کریں۔

(۵ء۷) ماہانہ نصاب کی ترتیب:

۱ اگر کسی مہینے کا نصاب کسی مضمون میں جلد مکمل ہو جائے، مثلاً احادیث کا سبق: ۱ جلدی مکمل ہو جائے تو اس کا بقیہ وقت ان دوسرے مضامین کے لیے استعمال کریں جن کا ابھی تک سبق: ۱ مکمل نہیں ہوا، کسی بھی مضمون کا اگلا سبق اس وقت تک شروع نہ کریں جب تک اس مہینے کے تمام مضامین کا سبق مکمل نہ ہو جائے تاکہ ہر مہینے کا نصاب تمام مضامین میں ایک ساتھ رہے اور کتاب ایک ساتھ ختم ہو۔

۲ اگر کسی مہینے میں مضامین کا نصاب جلد مکمل ہو جائے تو دہرائی کریں خصوصاً نورانی قاعدہ اور قرآن کریم پر محنت کریں۔

(۶ء۷) ماہانہ جائزہ:

۱ ایک مہینے کا نصاب مکمل ہو جانے کے بعد اس ماہ اور گزشتہ مہینوں میں پڑھائے گئے اسباق کا جائزہ لیں۔

۲ ماہانہ جائزے میں کتاب کے آخر میں دیے گئے سوالات اور مزید سوالات بھی بچوں سے پوچھیں تاکہ مہینے بھر کا سبق ذہن نشین ہو جائے۔

- ماہانہ جائزہ کیلنڈر میں دی گئی تاریخ پر لیں۔
- استاذ محترم وقتاً فوقتاً جائزہ فارم میں طلبا کی نوعیت دیکھتے رہیں تاکہ کمزور طلبا پر محنت کرنا آسان ہو۔

۳ ماہانہ جائزے سے مقصود یہ ہے کہ جو طلبا جائزہ میں کمزور رہے ان پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ آئندہ وہ کمزوری باقی نہ رہے۔

(۷۔۶۔۱) ماہانہ جائزے کے فوائد:

1. جائزے سے طلبا/ طالبات کو پچھلے اسباق یاد کرنے کا موقع ملتا ہے۔
2. جائزے سے معلم کی محنت کا معیار سامنے آتا ہے۔
3. جائزے سے طلبا/طلبات کی تعلیمی نوعیت والدین کے سامنے آتی ہے۔
4. جائزے سے طلبا/ طالبات کی خامیاں اور خوبیاں سامنے آجاتی ہیں۔
5. جائزے میں کامیاب ہونے سے حوصلہ افزائی اور اعتماد بڑھتا ہے۔
6. جائزے میں خامیوں کی نشان دہی کر کے امتحان کے لیے تیاری کی جاتی ہے۔
7. بچہ ذہنی طور پر جائزے کے لیے فکر مند رہتا ہے۔

(۷۔۶۔۲) ماہانہ جائزہ فارم کی وضاحت اور پُر کرنے کا طریقہ:

1. ایک فارم صرف ایک طالب علم کے لیے استعمال کریں۔ دوسرے طالب علم کے لیے دوسرا فارم استعمال کریں۔
2. ماہانہ جائزہ فارم پورے سال کے حساب سے بنایا گیا ہے، اس لیے سال بھر ایک طالب علم کے لیے ایک ہی ''ماہانہ جائزہ فارم'' استعمال کریں۔
3. ماہانہ جائزہ فارم میں طالب علم کا نام۔ اس کے والد کا نام۔ استاذ محترم کا نام۔ تربیتی نصاب کا وہ حصہ جو طلبا پڑھ رہے ہیں۔ وہ اور اس کی تاریخ آغاز کا اندراج کریں۔
4. شمسی تاریخ کا اندراج کریں۔
5. مقدار خواندگی کے خانے میں جتنے مہینے کا نصاب ہے اس کی وضاحت فرمادیں مثلاً: ایک یا دو۔
6. جس مضمون کا جائزہ لیں وہ مضمون اگر طالب علم صحیح سنائے تو ''ب'' کے خانے میں، اگر کچھ کمزوری ہے تو ''م'' کے خانے میں اور اگر بالکل کمزوری ہے تو ''ک'' کے خانے میں یہ (✓) نشان لگائیں۔

وضاحت: ''ب'' سے مراد بہتر، ''م'' سے مراد مناسب اور ''ک'' سے مراد کمزور ہے۔

۷ مہینے میں جتنے دن طالب علم مکتب میں آیا ہے حاضری کے خانے میں ان کی تعداد لکھیں۔

۸ مہینے میں جتنے دن طالب علم رخصت لے کر مکتب نہیں آیا ان کی تعداد ''رخصت'' کے خانے میں اور جتنے دن بغیر رخصت کے مکتب نہیں آیا، ان کی تعداد ''غیر حاضری'' کے خانے میں لکھیں، اور اگر کوئی رخصت یا غیر حاضری نہ ہوئی ہو تو اس خانے میں یہ (-) نشان لگا دیں۔

واضح رہے کہ اگر جائزہ تعلیمی کیلنڈر کے مطابق مہینے کے شروع میں یا درمیان میں ہو تو حاضری کے کالم میں گزشتہ ماہ کی حاضری لکھیں اور اگر مہینہ مکمل ہونے سے دو تین دن پہلے ماہانہ جائزہ ہو تو حاضری کا کالم مہینہ مکمل ہونے کے بعد پُر فرمائیں۔

۹ ماہانہ جائزہ لینے کے بعد مقامی معاون کو ماہانہ جائزہ فارم دکھا کر دستخط کرا لیں۔

۱۰ برائے کرم اہتمام سے ہر طالب علم کا جائزہ لے کر حسبِ ضابطہ فارم میں نوعیت درج فرمائیں۔

۱۱ جس ماہ پنج ماہی اور سالانہ امتحان ہو اس ماہ ''ماہانہ جائزہ'' نہ لیں البتہ اس ماہ کی حاضری کا خانہ اہتمام سے پُر فرما لیں۔

(۷ء۷) بزم:

تعلیمی کیلنڈر میں دی گئی تاریخ کے مطابق بزم کی جائے۔

(۱ء۷ء۷) بزم کے فوائد:

۱ بچوں کے اندر بیان کرنے کا ملکہ پیدا ہوگا۔

۲ مکتب آنے میں دل چسپی بڑھے گی۔

۳ بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوگی۔

۴ سالانہ تقریب کی تیاری میں مدد ملے گی۔

5. بچوں کو پڑھائے گئے اسباق یاد کرنے میں مدد ملے گی۔
6. بچپن ہی سے دعاؤں کی عادت پڑ جائے گی۔
7. امتحانات کی تیاری میں مدد ملے گی۔

(۷ء۷ء۲) بزم کا طریقہ کار:

1. بزم کے دن کے لیے تربیتی نصاب میں شامل بیان ودعا کا مضمون اس طرح یاد کرائیں کہ پندرہ، بیس دن پہلے چند طلبا کو جو آسانی سے یاد کرسکیں گھر پر بیان ودعا یاد کرنے کے لیے تیار کریں اور بچوں سے باری باری بزم والے دن کہلوائیں تاکہ پورے سال میں تمام بچوں کی بیان کی باری آجائے اور طلبا کو ٹھہر ٹھہر کر بیان کرنے کی عادت ڈالیں۔
2. عملی طور پر بچوں سے دعائیں کرائیں۔
3. نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم/ حفظ سورۃ پختگی، تجوید، حمد ونعت کے مقابلے کرائیں۔
4. تربیتی نصاب کے جو اسباق بچوں کو پڑھائے گئے ہیں، طلبا کے درمیان ان اسباق کے باہمی مقابلے کرائیں۔

بزم والے دن ① اس ماہ کی مکمل حاضری ② وقت کی پابندی ③ نماز کی پابندی ④ صفائی ⑤ یونیفارم کی پابندی جن طلباء/ طالبات نے کی ہو ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، بورڈ پر ان کے نام لکھے جائیں، خوبصورت کارڈ پر ان کا نام اور کارکردگی لکھ کر انھیں دی جائے۔

(۷ء۷ء۳) اسباق کے باہمی مقابلے کی ترتیب:

(الف) کلاس کے دو متوازن گروپ بنالیں ہر گروپ دوسرے گروپ سے کتاب کے تمام مضامین سے دس سوالات کریں، ہر سوال کے دس نمبر ہوں۔ کوئی کمی بیشی ہو تو اس کے مطابق نمبر دیے جائیں۔ اگر دونوں گروپ تمام سوالات کے درست جوابات دیں یا نمبرات برابر ہوں تو مزید سوالات کیے جائیں۔

(ب) انفرادی انفرادی بھی مقابلہ کرائیں۔ ذہین طالب علم کا ذہین طالب علم کے ساتھ، کمزور طالب علم کا کمزور طالب علم کے ساتھ۔ اس کے لیے استاذ محترم ایک ہفتہ پہلے بتادیں کہ بزم میں فلاں طالب علم کا فلاں طالب علم کے ساتھ مقابلہ ہوگا۔ دونوں خوب تیاری کرلیں۔ اس طرح ہر ماہ بدل بدل کر طلبا کے مقابلے کرائیں۔

(ج) جہاں کلاسیں زیادہ ہوں تو کلاسوں کے آپس میں بھی مقابلے ہوسکتے ہیں۔

وضاحت:

- استاذ محترم! ان مقابلوں کے خود مُنصف بنیں اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں اور اگر طلبا کو سوالات کرنا نہ آئیں تو ان کو سوالات کرنا سکھائیں۔ ان مقابلوں میں استاذ محترم! طلبا کی حوصلہ افزائی بھی کرتے رہیں۔
- بزم میں دل چسپی کا ماحول بنایا جائے نہ کہ پڑھائی کا۔

(۷ء۸) غیر حاضر طلبا کی ترتیب:

۱. اگر کسی جماعت میں کوئی طالب علم غیر حاضر ہو تو انفرادی طور پر خود یا کسی ذہین بچے سے پڑھالیں یا دہرائی کے دنوں میں یاد کرانے کی کوشش کریں تاکہ اجتماعیت باقی رہے۔

(۷ء۹) ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت دینے والے طلبا کی ترتیب:

۱. ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت دینے والے طلبا کی اگر مکمل جماعت ہے (اور استاذ کے پاس دوسری کلاس نہیں ہے) تو ایک سال کا نصاب جلد ختم کرایا جاسکتا ہے۔
۲. اگر مکمل نصاب سال سے پہلے مکمل ہوجائے اور سب طلبا کو یاد ہو تو اگلے سال کا نصاب شروع کردیں۔
۳. ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت دینے والے طلبا کی اگر مکمل جماعت نہیں ہے تو انہیں حفظ سورہ میں لگائیں اور خاص کر یہ پانچ سورتیں۔ ''سُوْرَۃُ الْکَھْفِ، سُوْرَۃُ یٰسٓ، سُوْرَۃُ الٓمّٓ سَجْدَۃ، سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃُ اور سُوْرَۃُ الْمُلْکِ'' یاد کرائیں۔

(۷۔۱۰) نماز کی ڈائری:

بچوں کو بچپن سے نمازی بنانا، سات سال کی عمر سے ان کو نماز کا حکم دینا شریعت کا حکم ہے اگر بچپن سے، بچہ نماز کا اہتمام کرنے والا بن گیا تو بڑے ہو کر نماز کا اہتمام آسان ہے، بچپن سے بچوں کو نمازی بنانے کے لیے روزانہ اہتمام سے نماز کی ڈائری پُر کرنا بہت کارگر اور مفید ہے، والدین اور اساتذہ کرام اس محنت کے نتیجے اور فوائد کو سامنے رکھیں تو ان کے لیے تھوڑے وقت میں زیادہ اجر وثواب ملنے کا ذریعہ ہے۔

آج اس محنت سے بچہ نمازی بنے گا اور ساری زندگی نمازوں کا اہتمام کرے گا تو اس کی نماز کے اجر وثواب میں یقیناً ان کا بھی برابر حصہ ہوگا جس کی محنت سے وہ نمازی بنا۔

والدین اور اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ روزانہ اہتمام سے مندرجہ ذیل ترتیب کے مطابق نماز کی ڈائری پُر کریں اور اسے دیکھیں۔

(۷۔۱۰۔۱) نماز کی ڈائری پُر کرنے کا طریقہ:

1. طلبا نے اگر نماز جماعت کے ساتھ ادا کی ہے تو یہ (✓) نشان لگائیں جیسے: فؔ
2. اگر بغیر جماعت کے وقت میں ادا کی ہے تو یہ ــ نشان لگائیں، جیسے: ظ
3. طالبات نے اگر نماز وقت پر ادا کی ہے تو یہ (✓) نشان لگائیں۔ فؔ
4. طلبا اور طالبات نے اگر نماز قضا کی ہے تو یہ ○ نشان لگائیں، جیسے: (ع)
5. اگر قضا بھی نہیں کی تو اپنے سامنے نرمی کے ساتھ سمجھا کر نماز قضا کروا کر قضا کا نشان لگائیں، جیسے: (م)
6. اس طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے کچھ دنوں تک محترم معلم/معلمہ خود نشان لگائیں۔ پھر طالب علم کے والدین سے نماز کی ڈائری پُر کرائیں اور محترم معلم/معلمہ روزانہ نماز کی ڈائری دیکھتے رہیں اگر نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی تو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی تو اپنے سامنے اس نماز کی قضا کرائیں، اس لیے کہ نماز کی ڈائری سے مقصود بچوں کو نماز کا پابند بنانا ہے۔

۷ نماز کی ڈائری ۷ رسال سے بڑے بچوں کے لیے ہے۔ لہٰذا ۷ رسال سے چھوٹے بچوں نے اگر نماز وقت پر پڑھی ہے تو یہ (✓) نشان لگائیں۔

۸ ہر مہینے کے ختم پر دستخط کر دیں اور بچوں کو اس بات کا پابند کریں کہ ہر مہینے کے ختم پر اپنے سرپرست سے دستخط کرائیں۔

وضاحت:

۱ والدین نماز کی ڈائری پُر نہ کریں تو محترم معلم/معلمہ اس کو پُر کرنے کی ترتیب بنائیں۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اپنی نگرانی میں درس گاہ کے سمجھ دار طلبا سے نماز کی ڈائری پُر کرالیں اور چند طلبا کی ڈائری خود چیک کریں۔

۲ استاذ صاحب نماز کی ڈائری چیک کرنے میں سختی نہ کریں تا کہ طلبا سچ سچ لکھیں۔ یاد رکھیے! سختی سے اکثر فائدہ نہیں ہوتا۔

۳ نماز کی ڈائری ''تربیتی نصاب ابتدائیہ'' میں نہیں ہے۔

(۱۱ء۷) ماہانہ حاضری اور فیس چارٹ:

- طلبا کی ماہانہ حاضری اور فیس چارٹ کے لیے پورے سال کا نقشہ بنایا گیا ہے۔ اس کو پُر کرنے کے لیے ہر مکتب میں طلبا کا حاضری رجسٹر ہونا اور اس کو روزانہ اہتمام سے پر کرنا بہت ضروری ہے۔
(مزید تفصیل کے لیے دیکھیں صفحہ نمبر 52)
- استاذ محترم ہر مہینے کے ختم پر کل ایام تعلیم، ایام حاضری، غیر حاضری اور فیس کی تفصیل اس پر لکھ دیں اور خود بھی دستخط کریں اور طلبا کو اس کا پابند کریں کہ اپنے سرپرست سے دستخط کرائیں۔
- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم میں ''طلبا کا حاضری رجسٹر'' قیمتاً دستیاب ہے۔

(۷۔۱۱) ماہانہ حاضری اور فیس چارٹ کے فوائد:

☆ کتاب کے آخر میں ماہانہ حاضری اور فیس چارٹ دیا گیا ہے۔

☆ مکتب کی انتظامیہ اور والدین کو بچے کی حاضری اور غیر حاضری سے باخبر کرنے کے لیے بہترین ذریعہ ہے۔

☆ جن بچوں کی غیر حاضریاں ہوں ان کے والدین کو فکر مند کیا جاسکتا ہے۔

☆ والدین بچوں کی غیر حاضریاں دیکھ کر پابندی سے مکتب بھیجنے کی فکر کریں گے۔

☆ فیس چارٹ سے انتظامیہ کے سامنے یہ بات آئے گی کہ اس ماہ کی فیس ادا کی گئی ہے یا نہیں اور والدین بھی باخبر رہیں گے۔

(۷۔۱۲) رمضان چارٹ:

اسلام کا ایک بنیادی رکن روزہ ہے۔ جس طرح سات سال کی عمر سے نماز کا حکم ہے تاکہ بچے بڑے ہو کر نماز کا اہتمام کرلیں اسی طرح بچپن سے روزہ کا عادی بنانا چاہیے۔ رمضان چارٹ سے مقصود یہ ہے کہ بچپن ہی سے رمضان کے روزے رکھنا، رمضان میں تراویح پڑھنا، قرآن کریم پڑھنا اور اعمال کا اہتمام پیدا ہو۔

محترم معلم/ معلمہ! رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے ہی طلبا/ طالبات کو روزے رکھنے، قرآن کریم پڑھنے اور تراویح پڑھنے کی ترغیب دیں اور ان کے والدین کو اس کی اہمیت بتا کر ان سے رمضان چارٹ پُر کرائیں۔

۸ قرآن کریم کے حقوق

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے،ہم پر قرآن کریم کے پانچ حقوق ہیں:

۱ قرآن کریم پر ایمان لانا۔
۲ قرآن کریم تجوید کے مطابق پڑھنا۔
۳ قرآن کریم سمجھنا۔
۴ قرآن کریم پر عمل کرنا۔
۵ قرآن کریم کے الفاظ اور معانی دوسروں تک پہنچانا۔

(۸،۱) قرآن کریم پر ایمان لانا:

قرآن کریم پر ایمان لانا فرض ہے اور نہ لانا کفر ہے۔

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ'' (البقرۃ:۱۷۷)

ترجمہ:''بل کہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر، آخرت کے دن پر،فرشتوں پر، اور اللہ کی کتابوں اور اس کے نبیوں پر ایمان لائیں۔''

۲ دوسری جگہ ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ (البقرۃ:۱۲۱)

ترجمہ:''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی، جب کہ وہ اس کی تلاوت اس طرح کرتے ہوں جیسا اس کی تلاوت کا حق ہے،تو وہ لوگ ہی درحقیقت اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کرتے ہوں،تو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔''

(۸.۲) قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنا:

- **تجوید لغت میں** ''تَحْسِيْنُ الشَّيْءِ'' کسی چیز کو خوب صورت بنانا، عمدہ کرنا۔
- **اصطلاحی تعریف:** ہر حرف کو اپنے مخرج سے تمام صفات کے ساتھ بغیر کسی تکلف کے ادا کرنا۔

(۸.۲.۱) تجوید کی اہمیت (قرآن کریم سے):

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم تجوید اور ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۔ (المزمل: آیت ۴)

''اور قرآن کریم کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔''

اس آیت میں صرف حکم ''وَرَتِّلِ'' پر اکتفا نہیں کیا گیا بل کہ اہتمام اور تعظیم شان کے لیے اس کے مصدر ''تَرْتِيْلًا'' کو بھی ذکر کیا گیا۔

امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''جَوِّدِ الْقُرْاٰنَ تَجْوِيْدًا ۔''

(قرآن کریم تجوید کے ساتھ پڑھو) یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت خوب صورت اور عمدہ طریقے سے آہستہ آہستہ اس طرح کرو کہ اس میں تجوید کے قواعد کی رعایت بھی ہو۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۔'' (الفرقان: ۳۲)

ترجمہ: ''اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھوایا ہے۔''

ترتیل کا مطلب:

1. قرآن کریم کے حروف اور الفاظ کی ادائیگی صحیح اور صاف ہو۔

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے رات کی نماز کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی کیفیت معلوم کی تو انہوں نے نقل کر کے بتلایا جس میں ایک ایک حرف واضح اور صاف تھا۔"

(جامع الترمذی، فضائل القرآن، باب ما جاء کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۲۹۲۳)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ترتیل کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ قرآن کریم واضح، صاف اور حروف کو جدا جدا کر کے پڑھیں اور جلدی کا مظاہرہ نہ کریں۔" (المرشد فی مسائل التجوید والوقف، ص: ۵۰)

۲ قرآن کریم کے معنی میں غور وفکر کر کے اس سے متاثر بھی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص پر گزر ہوا جو قرآن کریم کی آیت پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنا ہے:

"وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا"

"بس یہی ترتیل ہے (جو یہ شخص کر رہا ہے)۔"

(معارف القرآن ۸ / ۵۸۸)

۳ قرآن کریم خوب صورت آواز میں پڑھیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔"

(سنن ابی داؤد، الوتر، باب کیف یستحب الترتیل، الرقم: ۱۴۶۸)

ترجمہ: "اچھی آواز کے ساتھ قرآن کو مزین کرو۔"

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْاٰنِ الَّذِیْ اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَءُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ۔ (سنن ابن ماجہ، اقامۃ الصلوات، باب فی حسن الصوت بالقرآن، الرقم: ۱۳۳۹)

ترجمہ: ''لوگوں میں سے سب سے اچھی آواز میں قرآن کریم پڑھنے والا شخص وہ ہے کہ جب تم اس کو قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنو تو تم اس کے بارے میں یہ گمان کرو کہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔''

(۲،۲،۸) تجوید کی اہمیت (احادیث مبارکہ سے):

1. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ كَمَآ اُنْزِلَ ۔''

(اعلاء السنن، المرشد فی مسائل التجوید والوقف ص: ۴۵)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں کہ قرآن کریم کو اسی طرح پڑھا جائے جس طرح کہ وہ نازل کیا گیا۔''

2. حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا اس نے تلاوت میں کسی جگہ غلطی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا:

''اَرْشِدُوْا اَخَاكُمْ ۔''

(کنز العمال۔ ج: ۶۱۱/۱)

ترجمہ: ''تم اپنے بھائی کو پڑھنے کا درست اور صحیح طریقہ بتاؤ۔''

3. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص نے اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ بغیر مد کے پڑھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہیں پڑھایا جیسا کہ تم نے پڑھا۔''

اس شخص نے کہا: ''آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح پڑھایا؟''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اس طرح پڑھایا: لِلْفُقَرَآءِ (مد کے ساتھ)۔" (رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر، بحوالہ عذار القرآن: ص ۱۹۲)

تنبیہ: حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"دیکھو صرف ایک مد کے چھوڑنے پر یہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح نہیں پڑھایا۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بہت سے حروف کو بھی غائب کر دیتے ہیں۔ مد کا تو ذکر ہی کیا ہے، نیز حروف کے صحیح کرنے کو بھی ایک بے فائدہ کام سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو وقت ضائع کرنا ہے یہ صراحتاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خلاف ورزی ہے جس پر سخت وعید آئی ہے۔" (العطایا الوھبیۃ، صفحہ: ۱۳۰)

(۸،۲،۳) تجوید کی اہمیت (اکابرین رحمہم اللہ کی نظر میں):

① ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اَلْعِلْمُ بِهٖ فَرْضُ كِفَايَةٍ وَالْعَمَلُ بِهٖ فَرْضُ عَيْنٍ'' (المرشد فی مسائل التجوید والوقف، ص ۵۰)

ترجمہ: ''(یعنی اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ) تجوید کے قواعد جاننا فرض کفایہ ہے اور اس کے موافق عمل کرنا (یعنی تجوید کے مطابق قرآن کریم پڑھنا) فرض عین ہے۔"

② علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ
مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ
لِاَنَّهٗ بِهٖ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا
وَ هٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

ترجمہ: تجوید کے مطابق عمل (تلاوت میں) ضروری ہے جو شخص تجوید کے ساتھ قرآن کریم نہ پڑھے وہ گناہ گار رہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن تجوید کے ساتھ نازل فرمایا اور اسی شان سے اللہ تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے۔

(۸،۲،۴) تجوید کے فوائد:

1. اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے۔
2. دونوں جہاں کی سعادت وکامیابی حاصل ہوتی ہے۔
3. قرآن کریم کی تلاوت صحیح، خوب صورت ہوجاتی ہے۔
4. تجوید کے ساتھ تلاوت کرنے والا غلط پڑھنے کے گناہ سے بچ جاتا ہے۔
5. گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

(۸،۲،۵) تجوید کے خلاف قرآن کریم پڑھنا:

حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

عذاب الٰہی کا سبب قرآن کریم صحیح تجوید کے ساتھ نہ پڑھنا ہے۔

1. امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرماتے ہیں:

"رُبَّ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ۔"

ترجمہ: "یعنی بہت سے قرآن پڑھنے والے قرآن ایسا (غلط) پڑھتے ہیں کہ (غلط پڑھنے کی وجہ سے) قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔"

اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو قرآن کریم تجوید کے خلاف یعنی غلط پڑھتے ہیں یا قرآن کریم پر عمل نہیں کرتے۔

(عذار القرآن، ص: ۴۰)

2. تجوید کے خلاف قرآن کریم پڑھنے کو "لحن" کہتے ہیں۔

لحن کی دو قسمیں ہیں: ① لحن جلی ② لحن خفی

لحن جلی:

لحن جلی کھلی واضح اور صاف غلطی کو کہتے ہیں۔

لحن جلی کی اقسام:

① حرف کو تبدیل کرنا۔ مثلاً:

قَلْبٌ کو کَلْبٌ پڑھنا۔
قَلْبٌ: کے معنی (دل) کَلْبٌ: کے معنی (کتا)
قُلْ کو کُلْ پڑھنا۔
قُلْ: کے معنی (کہہ) کُلْ: کے معنی (کھا)
اِسْمٌ کو اِثْمٌ پڑھنا
اِسْمٌ: کے معنی (نام) اِثْمٌ: کے معنی (گناہ)

② حرکت کو تبدیل کرنا۔ مثلاً:

اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھنا۔
اَنْعَمْتَ: کے معنی (تو نے انعام کیا) اَنْعَمْتُ: کے معنی (میں نے انعام کیا)
مُنْذِرِیْنَ کو مُنْذَرِیْنَ پڑھنا۔
مُنْذِرِیْنَ: کے معنی (ڈرانے والا) مُنْذَرِیْنَ: کے معنی (ڈرایا گیا)

③ ساکن کو متحرک پڑھنا۔

وَاسْتَغْفِرْهُ کو وَاسْتَغَفِرْهُ پڑھنا۔

④ متحرک کو ساکن پڑھنا۔ مثلاً:

مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ کو مِنْ یَّوْمِ الْجُمْعَةِ پڑھنا۔

⑤ کسی حرف کو کم کر دینا۔ مثلاً:

اَلَا یَظُنُّ کو اَلَیَظُنُّ پڑھنا۔

۲ کسی حرف کو زیادہ کر دینا، مثلاً:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کو اَلۡحَمۡدُوۡ لِلّٰہِیۡ پڑھنا۔

لحن جلی کا حکم:

یہ حرام ہے ایسی غلطیوں سے بچنا بہت ضروری ہے، بعض جگہ اس سے معنی بدل جانے کی وجہ سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

لحن خفی:

چھوٹی اور پوشیدہ غلطی کو کہتے ہیں۔ اس کی وجہ سے تلاوت کی خوب صورتی ختم ہو جاتی ہے۔

جیسے: ادغام کی جگہ اظہار کرنا مثلاً: فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ کو فَمَنۡ یَعۡمَلۡ نون ساکن کو ظاہر کر کے پڑھنا۔ باریک حرف کو پُر پڑھنا مثلاً: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ میں لِلّٰہِ کا لام پُر پڑھنا۔

لحن خفی کا حکم:

لحن خفی کے ساتھ قرآن کریم پڑھنا مکروہ ہے۔ ایسی غلطیوں سے بھی بچنا چاہیے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ خود تجوید اور اچھی آواز کے ساتھ تلاوت کریں اور بچوں پر بھی اس بات کی محنت کریں کہ وہ تجوید کی رعایت رکھتے ہوئے اچھی آواز کے ساتھ تلاوت کریں اور بہت زیادہ اس بات کا اہتمام کریں اور نگرانی رکھیں کہ کوئی بچہ/ بچی قرآن کریم کے حروف غلط پڑھنا نہ سیکھے، مجہول نہ پڑھے، لحن جلی اور لحن خفی سے پرہیز کرے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم تجوید کے ساتھ نازل کیا ہے اور ہم تک مشائخ اور اساتذہ کرام کے ذریعے اسی طرح پہنچا ہے۔ اس لیے ہم پر بھی لازم ہے کہ اس امانت کی پوری طرح حفاظت کریں اور اسی طرح اپنے بعد والوں تک پہنچائیں جس طرح ہم تک پہنچا ہے۔ ساتھ ساتھ طلبا کو تجوید کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت ڈالی جائے تا کہ دل قرآن کریم کی تلاوت سے متاثر ہوں۔

وضاحت: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ادارہ ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' میں اساتذہ کرام کے لیے کراچی اور دیگر شہروں میں تجوید کورس منعقد کیا جاتا ہے جس میں

(۱) نورانی قاعدہ مکمل (۲) عمّ پارہ اور سورۃ بقرۃ حدر میں مکمل (۳) تجوید کے قواعد

(۴) بچوں کو نورانی قاعدہ اور قرآن کریم پڑھانے کا طریقہ (۵) نبوی طریقۂ تعلیم (۶) نبوی طریقۂ تربیت

(۷) بچوں کی نفسیات (۸) بغیر مار کے نرمی اور شفقت کے ساتھ پڑھانا شامل نصاب ہے۔

خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔ رابطے نمبر ''جملہ حقوق'' کے صفحہ میں موجود ہیں۔

(۸،۲،۶) طلبا/ طالبات کی تجوید بہتر بنانے کے طریقے:

۱. معلّم/ معلّمہ خوب دھیان اور توجہ سے طلبا/ طالبات کا سبق سنیں۔
۲. طلبا/ طالبات کی تجوید اور حروف کے غلط پڑھنے پر بار بار روک ٹوک کریں۔
۳. جس حرف کی اصلاح کرنی ہو اس کا مخرج بتایا جائے۔
۴. حروف کی صحیح ادائیگی کے لیے عملی مشق کرائی جائے۔

وضاحت: طلبا/ طالبات عام طور پر یہ غلطیاں کرتے ہیں لہٰذا ان کی طرف خصوصی توجہ دی جائے:

۱. ہم آواز حروف کی ادائیگی۔
۲. حرکات کو کھینچنا۔
۳. حروف مدہ کو جلدی پڑھنا۔
۴. آیت کے درمیان میں وقف اور اعادہ میں غلطی کرنا۔

(۸،۳) قرآن کریم سمجھنا:

۱. حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر علم چاہتے ہو تو قرآن کریم کے معانی میں غور و فکر کرو کہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔"

۲. حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

"پہلے لوگ قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ کا فرمان سمجھتے تھے رات بھر اس میں غور وفکر اور تدبر کرتے تھے اور دن کو اس پر عمل کرتے تھے اور تم لوگ اس کو فرمان شاہی نہیں سمجھتے، اس میں غور وتدبر نہیں کرتے۔" (فضائل حفاظ القرآن، ص ۴۴۴)

۳ قرآن کریم سمجھنے کے لیے صرف عربی زبان کا جان لینا کافی نہیں بل کہ مفسرین اور علماء کرام جنھوں نے اپنی زندگیاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے لیے وقف کردیں، ان کی خدمت میں حاضر ہوکر قرآن کریم سمجھا جائے، مستند تفسیر (معارف القرآن، آسان ترجمہ قرآن، تفسیر عثمانی) کا مطالعہ کریں۔

(۸،۴) قرآن کریم پر عمل کرنا:

قرآن کریم کا چوتھا حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ وہ اس پر عمل کرے اور اسے اپنی زندگی کے لیے راہنما بنائے۔

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَافِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْكَانَتْ فِيْكُمْ فَمَاظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔"

(سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی ثواب قراءۃ القرآن، الرقم: ۱۴۵۳)

ترجمہ: ''جس نے قرآن پڑھا اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ حسین ہوگی، جب کہ وہ روشنی دنیا کے گھروں میں ہو اور سورج آسمان سے ہمارے پاس ہی اتر آئے۔ (اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) پھر تمہارا کیا گمان ہے خود اس آدمی کے بارے میں جس نے خود اس پر عمل کیا ہو؟''

مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو جب ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ حسین تر ہوگی تو سمجھ لو کہ خود اس قرآن کریم پڑھنے والے اور اس پر عمل

کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کیا عطا فرمایا جائے گا۔

(معارف الحدیث، کتاب الاذکار والدعوات، قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا انعام، ۵/ ۷۵)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْقُرْاٰنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهٗ اِلَى النَّارِ۔'' (رواہ ابن حبان، ۱/ ۳۳۱)

ترجمہ: ''قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔''

۳ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَهٗ وَاِلَّا ارْتَحَلْ

ترجمہ: علم عمل کو پکارتا ہے اگر عمل نے علم کو لَبَّیْكَ کہہ دیا تو ٹھیک ورنہ علم بھی رخصت ہو جاتا ہے۔

(الاحیاء للغزالی، ج ۱/ ۶۵، فضائل حفاظ القرآن، ص، ۲۲۵)

قرآن کریم پر عمل کرنے والے کا مقام:

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا. فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔''

(سنن ابی داؤد، الوتر، باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ، الرقم: ۱۴۶۴)

ترجمہ: ''قیامت کے دن صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن کریم پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا پس تیرا مقام اس آخری آیت پر ہوگا جسے تو پڑھے گا۔''

فائدہ: صاحب قرآن سے حافظ قرآن یا کثرت سے تلاوت کرنے والا یا قرآن کریم پر تدبر کے ساتھ عمل کرنے والا مراد ہے۔

(۸،۵) قرآن کریم دوسروں تک پہنچانا:

قرآن کریم کا پانچواں حق یہ ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ اور اس کے احکامات دوسروں تک پہنچائیں یعنی قرآن کریم صحیح پڑھنا سکھائیں اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دیں۔

(۸،۵،۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔''

(صحیح البخاری، فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، الرقم: ۵۰۲۷)

ترجمہ: ''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کریم سیکھے اور اس کو سکھائے۔''

یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سیکھتے اور نئے مسلمان ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قرآن کریم سکھاتے۔

(۸،۵،۲) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ بھیجنا:

مکہ مکرمہ میں انصار کے دونوں قبیلوں (اوس وخزرج) کے سرداروں نے مسلمان ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

"مدینہ منورہ میں قرآن اور دین کی تعلیم کے لیے کوئی معلم بھیجا جائے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ روانہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْرِئَهُمُ الْقُرْاٰنَ وَيُعَلِّمَهُمُ الْاِسْلَامَ وَيُفَقِّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ فَكَانَ يُسَمّٰى فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُقْرِئَ وَالْقَارِئَ وَكَانَ مَنْزِلُهٗ عَلٰى اَسْعَدِ بْنِ زُرَارَةَ۔

(سبل الهدى والرشاد، الباب السادس في بيعة العقبة الثانية، ۳/۱۹۷)

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو قرآن کریم پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں اور ان میں دین کی بصیرت اور صحیح سمجھ پیدا کریں، چناں چہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں "مُقری اور قاری" (یعنی پڑھانے والے) کے نام سے مشہور ہو گئے ان کا قیام حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔"

(۸،۵،۳) مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی تعلیم دیتے تھے۔

بخاری شریف میں ہے:

"اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانُوْا يُقْرِؤُنَ النَّاسَ ۔" (صحیح البخاری، باب مقدم النبی واصحابہ المدینۃ الرقم:۳۹۲۵)

ترجمہ: "ہمارے یہاں مدینہ میں سب سے پہلے مصعب بن عمیر اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آئے اور یہ حضرات لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے۔"

(۸،۵،۴) حدیث مبارک پر عمل کرنے کا اہتمام:

حضرت ابوعبدالرحمن سُلَمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری ایام سے لے کر حجاج بن یوسف کے شروع دور تک قرآن کریم پڑھایا ہے اور یوں فرماتے تھے:

"مجھے اس حدیث " خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ " نے (جامع مسجد کوفہ کے) اس مقام پر قرآن کریم کی تعلیم کے لیے بٹھا دیا ہے۔"

(خلافت عثمان) کے اخیر سے حجاج کے شروع دور تک ۳۸ سال کا عرصہ ہے۔

(فتح الباری ۹/ ۷۶۵، ماخوذ از: فضائل حفاظ القرآن، ص:۶۸)

۹ نورانی قاعدہ سے متعلق اہم تعلیمی ہدایات

- نورانی قاعدہ میں ''تختی'' کی جگہ ''سبق'' کا عنوان دیا گیا ہے۔
- روزانہ سبق پڑھانے سے پہلے ''نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ'' نامی کتاب سے اس سبق کا مطالعہ کریں اور سبق کو آسان اور دل چسپ بنا کر خوب محنت ولگن سے پڑھائیں۔
- روزانہ قاعدہ/قرآن کریم کا سبق شروع کرنے سے پہلے تعوذ اور تسمیہ دونوں پڑھائیں۔
  جس کی صورت یہ ہے:
  سب سے پہلے تعوذ اور تسمیہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھائیں۔
  تعوذ چار ٹکڑوں میں اور تسمیہ تین ٹکڑوں میں پڑھائیں۔ جیسے:

تعوّذ:	اَعُوْ ذُ	بِاللّٰهِ	مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّ	رَجِيْمِ
تسمية:	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّ	رَحْمٰنِ الرَّ	رَحِيْمِ	

- ٹکڑے کرنے میں اس بات کا خیال رہے کہ لفظ کے ٹکڑے نہ ہوں۔
- جب ٹکڑوں کی صورت میں طلبا/ طالبات کو پڑھنا آجائے تو ملا کر پڑھنے کی مشق کرائیں۔

(۹،۱) اجتماعی سبق پڑھانے اور سننے کی ترتیب:

- قاعدہ اجتماعی طور پر پڑھائیں البتہ ہر ایک طالب علم کا سبق انفرادی طور پر سنیں۔
- طلبا کو اپنی جگہ پر ہی بیٹھا رہنے دیں اور ہر ہر طالب علم سے استاذ محترم سبق سنیں اور پوری کلاس بھی اس کا سبق سنے اور غلطی کی درستگی بھی بچوں سے کرائیں۔
  سبق ان چار طریقوں سے پڑھائیں:
  1. استاذ کہلوائیں سب طلبا پڑھیں۔
  2. تمام طلبا پڑھیں، استاذ سنیں۔

۳. ایک طالب علم کہلوائے، سب پڑھیں۔

۴. ایک طالب علم پڑھے، باقی سب سنیں۔

- اگر کسی جماعت میں اکثر طلبا دیر سے آتے ہوں، وقت پر پہنچنے کی ترتیب قابو میں نہ آئے تو استاذ مضامین کا سبق پہلے پڑھائیں، نورانی قاعدہ/قرآن کریم بعد میں پڑھالیں۔
- قاعدہ سے مقصود طلبا/ طالبات میں ناظرہ قرآن کریم صحیح پڑھنے کی استعداد پیدا کرنا ہے۔ اس لیے قاعدہ پڑھاتے وقت ہر سبق سے متعلق قرآن کریم کی چار پانچ سطروں سے خوب مشق کرائی جائے۔
- قرآن کریم صحیح پڑھنے اور لحنِ جلی وخفی سے بچنے کے لیے حروف کے مخارج کا صحیح ہونا ضروری ہے اس لیے مخارج کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ سبق پڑھاتے ہوئے اور بچوں سے سبق کہلواتے ہوئے بچوں پر خصوصی نظر رکھیں اور روزانہ حروف کی ادائیگی درست کراتے رہیں۔ حروف کی صحیح ادائیگی کی محنت روزانہ اور مسلسل ہو تو کمزوری ختم ہو جائے گی۔

سبق سننے میں استاذ اپنا مزاج روک ٹوک والا بنائیں یعنی اگر طلبا سبق سنانے میں غلطی کریں تو اس کو نظر انداز نہ کریں نہ ہی معمولی سمجھ کر چھوڑ دیں بل کہ نرمی کے ساتھ مسلسل ہر ہر غلطی کی تصحیح کراتے رہیں۔ اس مزاج سے طلبا بھی سمجھ جائیں گے کہ اگر چھوٹی بھی غلطی ہوئی تو ہمارے استاذ ہمیں روکیں گے اور اس وقت تک آگے بڑھنے نہیں دیں گے جب تک صحیح نہ پڑھیں۔

- حروف کے مخارج درست کرانا بہت ضروری ہے، ان حروف ث، ح، خ، ذ، ز، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ق پر زیادہ توجہ دیں۔ چاہیں تو ایک ایک حرف کو ہدف بنا کر درست کرایا جائے۔
- نورانی قاعدہ میں نقطے کا سبق اس طرح پڑھائیں، ایک نقطہ، دو نقطے، تین نقطے، لکیر کے اوپر ایک نقطہ، لکیر کے نیچے ایک نقطہ لکیر کے اوپر دو نقطے، لکیر کے نیچے دو نقطے، لکیر کے اوپر تین نقطے۔

- قاعدہ کے "سبق: ا" میں چار مختلف شکلوں کے ڈبے بنائے گئے ہیں، اس گول ڈبے ◯ سے مراد گزشتہ اسباق کی دہرائی ہے، اس گہری لکیر والے ڈبے ▢ سے مراد آج کا سبق ہے، اس دو لکیر والے چوکور ڈبے ▢ سے مراد آج کے سبق کی مشق ہے اور اس چھوٹے چوکور ڈبے ▢ سے مراد گزشتہ تمام اسباق کی مشق ہے۔
- تدریس کا اصول ہے "معلوم کی مدد سے نامعلوم کی پہچان کرائیں۔" اس لیے جب اگلا سبق شروع کرنا ہو اور اس سے ملتا جلتا سبق طلبا پڑھ چکے ہوں تو گزشتہ سبق کی مدد سے نیا سبق شروع کرائیں۔ مثلاً: "ب" کے ذریعے "ت" اور "ت" کے ذریعے "ث" کی پہچان۔ "ج" کے ذریعے "ح" اور "ح" کے ذریعے "خ" کی پہچان کرائیں۔ حرکات سے کھڑی حرکات، زبر سے دو زبر کی پہچان کرائیں۔ ایسا کرنے سے بچے مانوس ہوجائیں گے اور باآسانی سبق سمجھ لیں گے نیز گزشتہ سبق کی دہرائی بھی ہوجائے گی۔
- سبق سمجھانے کے لیے پہلے شکل، پھر جگہ، پھر اس کا نام، پھر پڑھنے کا طریقہ بتائیں۔ مثلاً "زبر" سمجھانا ہو تو پہلے "زبر" کی شکل بتائیں، پھر اس کی جگہ کہ زبر ہمیشہ حرف کے اوپر ہوتا ہے۔ پھر اس کا نام کہ اس ترچھی سی لکیر کو "زبر" کہتے ہیں۔ پھر اس کے پڑھنے کا طریقہ بتائیں۔
- حرکات کے سبق سے بچوں کو ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھائیں نیز "حرکات اور تنوین کی مشق" کے سبق سے وقف بھی کرائیں۔
- قاعدہ میں دیے گئے تجوید کے قواعد سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے ساتھ ساتھ صحیح پڑھنے کی مشق بھی کرائیں کیوں کہ اصل مقصود صحیح پڑھنا ہے۔
- ہر سبق کے تحت آنے والے قواعد طلبا اگر آسانی سے سمجھ لیں اور یاد کرلیں تو بہتر ہے ورنہ ان کے یاد

کرانے پر زیادہ زور نہ دیا جائے البتہ ہر سبق صحت حروف اور قواعد کی رعایت کے ساتھ پڑھانا ضروری ہے۔

- نورانی قاعدے کا مکمل سبق بورڈ پر پڑھائیں۔ اساتذہ کرام کی آسانی کے لیے "نورانی قاعدہ چارٹ" بنایا گیا ہے اس کی مدد سے طلبا کو پڑھائیں۔ (دیکھیں صفحہ نمبر 46)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ''نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ'' کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے۔ اس کا مطالعہ کر کے اس کے مطابق پڑھانا ان شاء اللہ فائدہ مند ہوگا۔

۱۰ بورڈ

بورڈ کا سائز: 3x4 فٹ ہونا چاہیے

(۱۰ء۱) بورڈ کی مدد سے پڑھانے کے فوائد:

(دیکھیے صفحہ نمبر 46)

(۱۰ء۲) بورڈ کی مدد سے پڑھانے کے لیے ضروری اشیاء:

بورڈ پر پڑھانے کے لیے مندرجہ ذیل اشیاء کا ہونا ضروری ہے۔

۱ چاک یا مارکر۔ ۲ ڈسٹر ۳ وہ کتاب جو کہ پڑھائی جا رہی ہو۔

(۱۰ء۳) بورڈ پر لکھنے کا طریقہ:

۱. بورڈ ایسی جگہ اور اتنی اونچائی پر لگائیں کہ سب بچوں کو نظر آئے۔
۲. بورڈ پر ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' لکھیں۔
۳. جو سبق بھی پڑھایا جائے اس کا مضمون مثلاً: نورانی قاعدہ اور عنوان مثلاً: مفردات/مرکبات وغیرہ بورڈ پر لکھا جائے۔

۴ بورڈ پر کل طلبا اور حاضر طلبا کی تعداد لکھیں۔ قمری یعنی چاند کی اور شمسی تاریخ لکھیں۔

۵ سبق کو صاف اور خوش خط لکھا جائے اس طرح کہ خط بہت چھوٹا نہ ہو اور نہ ہی باریک ہو۔

۶ بورڈ پر مثال لکھ کر تجوید کے قواعد سمجھائے جائیں، قواعد نہ لکھیں۔

(۱۰ء۴) مندرجہ ذیل کاموں کے لیے بورڈ استعمال کیا جائے:

۱ نورانی قاعدہ۔ ۲ قرآن کریم کا اجراء۔

۳ بچوں سے بورڈ پر پڑھوانا۔ ۴ مشکل الفاظ کی وضاحت۔

(۱۰ء۵) بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ:

- نورانی قاعدہ، قرآن کریم کا اجرا اور مشکل الفاظ بورڈ پر پڑھائیں۔

۱ طلبا کو بورڈ کے سامنے U کی شکل میں بٹھائیں اور قطار بالکل سیدھی ہو۔

۲ استاذ صاحب کو چاہیے کہ بورڈ کے ایک جانب اس طرح کھڑے ہوں کہ طلبا کو بورڈ پر لکھی ہوئی تحریر آسانی کے ساتھ نظر آئے، بورڈ پر لکھی ہوئی تحریر کے بالکل سامنے نہ کھڑے ہوں کہ کچھ بچوں کو تحریر نظر آئے اور کچھ کو نظر نہ آئے۔

- اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر بورڈ استاذ صاحب کے دائیں جانب ہو تو سیدھے ہاتھ سے اور اگر بائیں جانب ہو تو الٹے ہاتھ سے اشارہ کریں۔

۳ بورڈ پر پڑھاتے وقت قاعدہ/قرآن/کتاب بند کرادیں۔ تاکہ تمام طلباء کی توجہ بورڈ پر رہے۔

۴ سبق پڑھاتے وقت یا پوچھتے وقت اشارہ اس لفظ یا حرف کے نیچے ہونا چاہیے۔

۵ بورڈ پر پڑھانے کے بعد طلبا سے پوچھا جائے "یہ کیا ہے؟" تاکہ طلبا متوجہ رہیں۔

۶ بورڈ پر پڑھانے کے بعد جو کچھ پڑھایا گیا ہے اس کو کتاب سے بھی پڑھائیں، پھر طلبا کرام سے باری باری کہلوائیں۔

۷ طلبا کو بورڈ پر بلا کر بھی پڑھوائیں۔

۸ طلبا کو سبق پڑھانے کے بعد ان میں سے ایک طالب علم کو بلائیں جسے آپ سمجھتے ہیں کہ سبق سمجھ میں آ گیا ہو گا اس سے سبق دوبارہ کہلوائیں تا کہ دہرائی ہو جائے۔

۱۱ ناظرہ قرآن کریم اجتماعی پڑھانے کا طریقہ

۱ تمام طلبا کو یکساں پارہ/قرآن کریم دیا جائے تا کہ تمام طلبا آسانی سے سبق کھول سکیں اور اساتذہ کرام کے لیے نگرانی میں آسانی ہو۔

(۱۱ء۱) پڑھانے کی مدت:

۱ قرآن کریم پڑھانے کی مدت چار سال ہے۔ یعنی پہلے سال میں عمّ پارہ، دوسرے سال میں پانچ پارے اور تیسرے سال میں بارہ پارے اور چوتھے سال میں بارہ پارے پڑھانے کی ترتیب ہے۔

۲ ماہانہ نصاب پہلے ہی دن ۲۰ مساوی حصوں پر تقسیم کر دیں۔

(۱۱ء۲) ناظرہ قرآن کریم میں بورڈ کا استعمال:

۱ بورڈ پر مضمون کے تحت قرآن کریم اور عنوان کے تحت سورت کا نام اور آیت نمبر لکھیں۔

۲ کوشش کریں کہ آج کے سبق میں سے بورڈ پر ایک آیت یا اس کا کچھ حصہ قرآن کریم سے دیکھ کر طلبا کے آنے سے پہلے ہی قرآنی رسم الخط کے مطابق لکھیں اس لیے کہ قرآن کریم جس طرح لکھا گیا ہے اس کے مطابق لکھنا ضروری ہے۔

۳ بورڈ پر لکھی ہوئی آیت کے ذریعے تجوید کے کسی ایک قاعدے کا اجرا کرائیں۔

۴ دہرائی والے دن کوئی ایک آیت بورڈ پر لکھ کر اس کا مکمل اجراء کرائیں۔

وضاحت: جب طلبا سبق سنا رہے ہوں تو خوب دھیان سے سبق سنیں، استاذ کا سننا جتنا مضبوط ہوگا، درس گاہ اتنی ہی معیاری ہوگی، طلباء اگر غلطی کریں تو نظر انداز نہ کریں فوراً اس پر روک ٹوک ہو۔ سبق سنتے

وقت کسی اور کام مثلاً: بورڈ پر قرآن کریم کی آیت لکھنا، موبائل پر ایس ایم ایس لکھنا وغیرہ میں مشغول نہ ہوں تاکہ طلبا کرام کے سامنے یہ بات واضح ہوجائے کہ جب قرآن کریم کی تلاوت ہورہی ہوتو اس کو توجہ سے سننا ضروری ہے۔اس وقت کسی اور کام میں مشغول ہونا درست نہیں نیز طلبا کرام کو بار بار اس بات کی تاکید کی جائے۔

(۱۱ء۳) ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا طریقہ:

١. تمام طلبا کو اس کا پابند کریں کہ سبق پڑھتے وقت/ سنتے وقت سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور نگاہ قرآن کریم پر رکھیں۔
٢. قرآن کریم کا سبق اجتماعی ہوگا لیکن ہر ایک طالب علم سے سبق انفرادی طور پر سنا جائے گا۔اگر طالب علم غلطی کرے تو پہلے استاذ خود اصلاح نہ کریں بل کہ طلبا کو پابند کریں کہ جس کو غلطی معلوم ہو وہ ہاتھ کھڑا کرے، پھر استاذ اس طالب علم سے پوچھیں: اس نے کیا غلطی کی ہے؟ اور صحیح کیا ہے؟ ایسا کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ غلطی کی درستگی ہوجائے گی نیز تمام طلبا متوجہ رہیں گے اور اگر طلبا نہ بتاسکیں تو خود اصلاح کریں۔
٣. عمّ پارہ ہجے اور رواں دونوں طریقوں سے پڑھائیں۔ پہلے ہجے کرائیں پھر رواں پڑھائیں۔طلبا رواں صحیح پڑھنا سیکھ لیں تو صرف رواں پڑھائیں۔
٤. جب ناظرہ قرآن کریم شروع ہو تو اس وقت قواعد بھی سمجھائیں اور اجرا بھی کرائیں۔
٥. ناظرہ قرآن کریم کے اسباق کے ساتھ تجوید کے قواعد کو بھی شامل نصاب کیا گیا ہے۔لہٰذا ناظرہ قرآن کریم پڑھاتے وقت قواعد کا اجراء ضرور کرائیں۔
٦. استاذ محترم! سبق دیں تو تمام طلبا سے بار بار کہلوائیں تاکہ درس گاہ میں ہی سبق ازبر ہوجائے۔

7. سبق سننے میں استاذ اپنا مزاج روک ٹوک والا بنائیں یعنی اگر طلبا سبق سنانے میں غلطی کریں تو اس کو نظر انداز نہ کریں نہ ہی معمولی سمجھ کر چھوڑ دیں بل کہ نرمی کے ساتھ مسلسل ہر ہر غلطی کی تصحیح کراتے رہیں۔ اس مزاج سے طلبا بھی سمجھ جائیں گے کہ اگر چھوٹی بھی غلطی ہوئی تو ہمارے استاذ ہمیں روکیں گے اور آگے بڑھنے نہیں دیں گے جب تک صحیح نہ پڑھیں۔

8. طلبا کو اس بات کا پابند کریں کہ گھر پر روزانہ کم از کم دس مرتبہ آج کا سبق پڑھ کر آئیں۔

9. ناظرہ قرآن کریم میں اگلے دن تمام طلبا کا مکمل سبق سنیں، اگر وقت میں تنگی ہو تو طلبا کا وقت بڑھانے کی کوشش کریں یا استاذ بڑھا دیں تا کہ ہر ہر طالب علم کا مکمل سبق سنا جا سکے۔

(۱۱۔۴) لمحہ فکریہ:

- کتنی فکر کی بات ہے کہ ایک بچہ نورانی قاعدہ اور تین پارے ناظرہ پڑھنے کے بعد حفظ کے مدرسہ میں حفظ کے لیے جاتا ہے تو بسا اوقات حفظ کے استاذ یہ کہہ کر دوبارہ نورانی قاعدہ/ ناظرہ قرآن کریم پڑھاتے ہیں کہ صحیح نہیں پڑھا، اس میں کتنی صلاحیتوں، اوقات اور مال کی ناقدری ہے۔
- کوشش کریں کہ ہر ہر بچہ کو اپنا حقیقی بیٹا سمجھ کر ایسی محنت کریں کہ قرآن کریم روانی سے صحیح تجوید کے ساتھ بغیر سوچ کر، بغیر اٹکن، عربوں کے لہجے میں پڑھنا آجائے۔

۱۲ حفظِ سورۃ

- طلبا کو سورتیں یاد کرانے سے متعلق سب سے اہم ہدایت یہ ہے کہ تجوید کی مکمل رعایت کے ساتھ اجتماعی طور پر پڑھائیں۔ ہر سورت کو پہلے کچھ دن خود پڑھائیں پھر طلبا سے باری باری پڑھوائیں، اس طرح یہ سورتیں طلبا کو یاد ہو جائیں گی۔
- روزانہ پوری سورت نہ پڑھائیں بل کہ ایک ایک آیت تجوید کے ساتھ یاد کرائیں۔

۱۳ مضامین پڑھانے کا طریقہ

1. مضامین پڑھانے کے لیے روزانہ کم از کم ۲۰ منٹ کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔
2. تمام مضامین اجتماعی طور پر پڑھائے جائیں۔ البتہ ہر ایک طالب علم کا سبق انفرادی طور پر اس طرح سنیں کہ ایک طالب علم جب سبق سنا رہا ہو تو باقی طلبا وہ سبق سن رہے ہوں اور طالب علم غلطی کرے تو استاذ خود غلطی درست کرنے کے بجائے طلبا سے پوچھیں کہ کیا غلطی کی ہے؟ اور صحیح کیا ہے؟ تاکہ تمام طلبا متوجہ رہیں۔

نصاب میں جو زبانی یاد کرانا ہے ان کے شروع میں یہ علامت ''📖'' اور جو سمجھا کر پڑھانا ہے ان کے شروع میں یہ علامت ''☆'' لگائی گئی ہے۔

(۱ء ۱۳) عملی کلاس پڑھانے کا طریقہ:

1. مضامین کے اسباق پورے مہینے پر برابر تقسیم کرنا۔
2. سبق سے پہلے سبق کا مطالعہ کرنا۔
3. سبق آسان کر کے پڑھانا۔
4. سبق یاد کرانے کے لیے ان چار طریقوں کو استعمال کریں۔

① استاذ کہلوائیں سب طلبا پڑھیں۔ ② تمام طلبا پڑھیں، استاذ سنیں۔

③ ایک طالب علم کہلوائے سب پڑھیں۔ ④ ایک طالب علم پڑھے، باقی سب سنیں۔

(۲ء ۱۳) مندرجہ ذیل طریقوں سے پڑھانے کی کوشش کرنا:

1. چل پھر کر پڑھانا۔
2. معلوم سے نامعلوم کی پہچان کرانا۔
3. چہرے پر مسکراہٹ ہو۔
4. سبق سمجھا کر پڑھانا۔

۵ بڑے جملے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھائیں، جب ٹکڑوں کی صورت میں پڑھنا آجائے تو مکمل جملہ پڑھائیں۔

۶ حوصلہ افزائی کے کلمات استعمال کرنا۔

① مَاشَآءَ اللّٰه ③ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

② بَارَكَ اللّٰه ④ شاباش

(۳ء۱۳) سبق پڑھانے کے دوران کرنے والے کام:

۱ ہر بچے پر نظر ہو۔

۲ طلبا/ طالبات کی شہادت کی انگلی سبق پر ہو۔

۳ آواز یکساں ہو۔

۴ غیر متوجہ بچوں کو متوجہ کرنا۔

۵ حسب ضرورت ہاتھ کے اشارے سے وضاحت کرنا۔

۶ مشکل الفاظ کی وضاحت کرنا۔

۷ مثال دے کر سمجھانا۔

۸ عربی عبارات صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھانا۔

۹ سبق کے بعد عمل کی ترغیب دینا اور گزشتہ کی کارگزاری سننا۔

۱۰ کمزور طلبا سے سبق بار بار کہلوانا۔

۱۱ نماز کی ڈائری دیکھنا۔

۱۲ سبق کے ختم پر دستخط کا اہتمام کرنا۔

۱۴ کمزور طلبا پر محنت کی اہمیت اور اس کا طریقہ

(۱۴۔۱) کمزور طلبا پر محنت کی اہمیت:

۱ کمزور طلبا پر محنت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت آتی ہے حدیث شریف میں آتا ہے:

”هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ“

(صحیح البخاری، الجهاد، باب من استعان بالضعفاء، الرقم:۲۸۹۶)

ترجمہ: ”تمہارے کمزوروں ہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے“۔

اس لیے ہمیں کمزور طلبا پر خصوصیت کے ساتھ محنت کرنی چاہیے تاکہ ان پر محنت کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت شامل حال ہو جائے۔

۲ اگر کمزور طلباء سیکھ گئے تو پوری کلاس نے یقیناً سیکھ لیا۔

۳ ماہرین تعلیم کا کہنا ہے کہ ذہین طالب علم جب استاذ کو جلدی سے سبق سنا دیتا ہے تو اس سے استاذ کو خوشی ملتی ہے لیکن کہتے ہیں اس خوشی سے بچو، کیوں کہ یہ خوشی آپ کے کمزور بچے کو نظر انداز کر دے گی اور کمزور بچہ جب سبق اچھی طرح سناتا ہے اس سے استاذ کو سچی خوشی ملتی ہے لیکن یہ خوشی کبھی کبھی ملتی ہے اور بڑی محنت کے بعد ملتی ہے۔

(۱۴۔۲) کمزور طلبا پر محنت کرنے کا طریقہ:

۱ استاذ سچے دل سے اس بات کی نیت کریں کہ مجھے ہر حال میں ان کمزور طلبا کو اچھے طلبا کی فہرست میں لانا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ جب استاذ سچی نیت کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائیں گے۔

۲ سب سے پہلے طالب علم کی کمزوری کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ طالب علم میں کمزوری کس اعتبار سے ہے: سماعت، بصارت میں یا ذہنی کمزوری ہے؟

- اگر کمزوری کی وجہ سماعت ہو تو استاذ اپنے قریب بٹھائیں اور آواز قدرے اونچی کریں اور اگر نگاہ کمزور ہو تو بورڈ کے قریب بٹھائیں، بورڈ پر واضح اور بڑے حروف میں لکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس طالب علم کے والدین کو اس کے علاج کی طرف بھی متوجہ کریں۔
- اگر طالب علم ذہنی اعتبار سے کمزور ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ استاذ سبق بار بار کہلوائیں، سبق کو آسان کریں اور نئی نئی مثالیں دے کر سمجھانے کی کوشش کریں۔ اس سے بھی کافی فرق پڑ جائے گا۔
- اگر کمزوری کی وجہ طالب علم کی جھجک ہو یا توتلا پن ہو تو ایسے طالب علم کو استاذ خصوصی توجہ دیں اور کوشش کریں کہ کوئی اور طالب علم اس طالب علم کا مذاق نہ اڑائے۔

۳ کمزور بچے پر اس طریقے سے محنت کریں کہ اس بچے کو اور کلاس کے دیگر طلبا کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ طالب علم کمزور ہے۔

۴ بعض بچے ڈر اور خوف کی وجہ سے گھبرا جاتے ہیں اور خوف کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتے جس سے ان کی استعداد دب جاتی ہے ایسے بچوں سے نرمی کا برتاؤ کیا جائے اور استاذ محترم اسے مانوس کریں تو ان کی کمزوری دور ہو سکتی ہے۔

۵ کمزور طالب علم کو مَا شَآءَ اللّٰهُ ، جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہتے رہیں اور خوب حوصلہ افزائی کریں۔

۶ بعض طلبا کی عمومی صحت کمزور ہوتی ہے جو ان کی تعلیمی کمزوری کا سبب بن جاتی ہے اگر ایسی صورت ہو تو والدین کو اس بچے کی صحت کی طرف متوجہ کریں۔

۷ کمزور طالب علم کو نامناسب الفاظ اور مایوس کن کلمات ہرگز نہ کہیں اور نہ کبھی طعنہ دیں، جیسے: نکمے، جاہل، احمق، تو تو پڑھ ہی نہیں سکتا، تیری شکل پڑھنے والوں جیسی نہیں ہے، تو پڑھنے میں زیرو ہے، کھیلنے میں تو بڑا ہوشیار ہے وغیرہ وغیرہ۔

۸ کمزور طالب علم کو انفرادی وقت دیں۔

- ۹ کمزور طالب علم کی ذہین طالب علم کے ساتھ بدل بدل کر جوڑی بنائیں۔
- ۱۰ کمزور طالب علم کو درس گاہ میں آگے بٹھائیں۔
- ۱۱ کمزور طالب علم سے آسان آسان سوالات پوچھیں تاکہ اس میں خود اعتمادی کی صفت پیدا ہو۔
- ۱۲ دہرائی والے دن سبق یاد کرانے کی کوشش کریں۔
- ۱۳ بزم والے دن کمزور طالب علم کا کمزور طالب علم سے مقابلہ کرائیں۔
- ۱۴ کمزور طالب علم کو اچھے مستقبل کی خوش خبری سناتے رہیں کہ محنت کرتے رہو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تمہاری محنت ضرور رنگ لائے گی۔
- ۱۵ کمزور طلبا کے والدین سے ملاقات کے دوران انھیں فکر مند تو ضرور کریں تاکہ وہ توجہ کے ساتھ دعائیں مانگیں البتہ والدین سے طالب علم کی خامیوں کا ایسا تذکرہ بالکل بھی نہ کریں کہ جس سے وہ مایوس ہوں۔
- ۱۶ کمزور طلبا کے نام لے کر فرض نمازوں کے بعد خصوصاً دعائیں مانگیں۔

۱۵ طلبا کے ساتھ برتاؤ

- ۱ دورانِ سبق طالب علم کے ایک ایک منٹ کا صحیح استعمال کریں کیوں کہ طلبا بہت کم وقت کے لیے آتے ہیں۔ مولانا سعید احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے پہلے طلبا ہمارے پاس صبح کا پورا وقت دیتے تھے، پھر ناقدری ہوئی اور صبح کا وقت اسکولوں کی نظر ہو گیا، اب دوپہر کا بچا کچا وقت دیتے ہیں یا بعض جگہ فجر کے بعد آدھا گھنٹہ دے دیتے ہیں، اور بعض ممالک میں تو مدرسہ کے لیے ہفتہ میں دو دن ہفتہ، اتوار ہوتے ہیں، اللہ معاف کرے مزید ناقدری ہوئی، مکتب میں کبھی استاذ تاخیر سے آئے، کبھی بچے تاخیر سے آئے تو یہ نعمت ہم سے واپس نہ لے لی جائے اس لیے موبائل بند کر کے مکتب میں آنے والے طالب علم کے ایک ایک منٹ کی قدر کریں۔

٢ نیز درس گاہ میں داخل ہوتے وقت (١) سلام کریں (٢) حاضری لیں (٣) طلبا کے پاس کتابیں وغیرہ دیکھیں (۴) ان کی صحت اور صفائی کا خیال رکھیں (۵) غیر حاضر طلبا کے بارے میں معلومات کریں (٦) اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کریں اور ان کے لیے دعا مانگیں۔

٣ استاذ شاگردوں سے ہمیشہ نرمی، محبت اور شفقت کا برتاؤ کریں، ان کو اپنے بیٹوں کے برابر سمجھیں اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ۔"

(سنن ابن ماجہ، الطہارۃ، باب الاستنجاء بالحجارۃ، الرقم: ٣١٣)

ترجمہ: "میں تم میں شفقت کے اعتبار سے ایسا ہوں جیسے باپ اپنے بچے کے لیے ہوتا ہے میں تمھیں سکھاتا ہوں۔"

۴ آداب تعلیم یعنی سکھانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں محض اللہ تعالی کی خوش نودی کی نیت کریں۔

۵ ہر بچے کو اپنے بچے سے بھی زیادہ عزیز سمجھیں، ہر بچے پر ایسی ہی محنت ہو گویا وہ آپ ہی کا بچہ ہے اور اس کے اخلاق کی نگرانی کر کے اس کے ٢۴ گھنٹے کی زندگی کو اسلامی زندگی بنانے کی فکر کریں۔

٦ بچوں کو ایسی شفقت سے پڑھائیں کہ بچے مکتب میں آنے کے لیے بے چین ہو جائیں اور شوق سے مکتب میں آئیں، ماں باپ اگر کہیں بھی کہ چھٹی کرلو تو پھر بھی بچہ چھٹی کرنے پر آمادہ نہ ہو، بل کہ وہ اصرار کرے کہ میں تو مکتب جاؤں گا۔

٧ استاذ طلبا سے زیادہ ہنسی مذاق نہ کریں، نہ بالکل سخت مزاج رہیں، بل کہ درمیانی راہ اختیار کریں، تاکہ وقار بھی برقرار رہے اور طلبا سہمے ہوئے بھی نہ رہیں۔

٨ اپنے ہر قول وفعل میں طلبا کی بھلائی کو مدنظر رکھیں، مدرسہ کے اندر کوئی ایسا کام نہ کریں جو کہ مدرسہ اور

طلبا وغیرہ کے لیے نقصان دہ ہو، بل کہ اپنے کردار سے یہ ثابت کریں کہ اگر طلبا کو یہ مضمون دیا جائے کہ ''آپ کا پسندیدہ استاذ کون ہے؟'' تو وہ آپ کا نام لیں۔

٩ استاذ بچوں کے سامنے اپنے عمل سے اچھا نمونہ پیش کریں اور ہر برے عمل سے بچیں کیوں کہ بچے ماں باپ سے بھی زیادہ استاذ کی نقل کرتے ہیں اور ان کی بات کو لیتے ہیں۔

١٠ طلبا کے سامنے دوسرے اساتذہ کی ذات اور ان کے طرزِ تدریس پر نکتہ چینی نہ کریں۔

١١ استاذ طلبا کے سامنے کسی علم وفن کی برائی نہ کریں مثلاً عصری علوم کے بارے میں کہ یہ تو دنیاوی علوم ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں وغیرہ۔

١٢ طلبا کو ہر ہر سبق اچھی طرح ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں۔

١٣ استاذ طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

١٤ بچے کی دین داری کی فکر کریں، اس کے لیے کبھی کبھی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قصے اور سچے واقعات سنا کر طلبا میں پڑھنے کا شوق اور عمل کی رغبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

١٥ استاذ طلبا کے ساتھ برابری کا برتاؤ کریں تا کہ کسی طالب علم کے دل میں حسد، رنج یا بدگمانی نہ ہو۔

١٦ استاذ طلبا میں امیر اور غریب ہونے کے اعتبار سے ہرگز فرق نہ کریں۔

١٧ اگر مکتب میں غریب طلبا ہوں تو استاذ ان کی حسب استطاعت اعانت کرتے رہیں کیوں کہ یہ مدد طلب علم میں ہوگی جو کہ قرب خداوندی حاصل کرنے کا افضل ترین ذریعہ ہے۔

١٨ غصے میں کبھی بچے کو سزا نہ دیجیے، اس لیے کہ اگر جرم سے زیادہ سزا دی گئی تو قیامت میں اس کا بدلہ دینا پڑے گا، اور دنیا میں اس کی سزا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے، پھر لوگ بجائے دین سے قریب ہونے کے دور ہوتے جائیں گے۔ لہٰذا طلبا کے ساتھ شفقت اور نرمی والا معاملہ رکھیں۔

١٩ اگر کسی شاگرد کو کسی غلطی پر نصیحت کرنی ہو، اور وہ غلطی ایسی ہو کہ اگر سب کے سامنے ظاہر کی جائے تو

اسے شرم آئے گی تو اسے اکیلے میں نصیحت کریں۔

۲۰ استاذ طلبا سے خدمت نہ لیں اور تہمت کے مواقع سے بچیں ورنہ فتنے میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔

۲۱ ایک بچے کی سزا تمام بچوں کو نہ دیں۔

۲۲ استاذ ہمیشہ اپنے طلبا کے لیے ان کی علمی، عملی ترقی کی دعا مانگتے رہیں، ہمارے اکابر اپنے طلبا کے لیے ہمیشہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔

۱۶ علمِ نفسیات

- علم نفسیات مختلف حیوانی وانسانی فطرت وعادات اور جذبات کا علم ہے۔
- اصلاح معاشرہ، تعلیم وتربیت، تجارت وکاروبار، علاج ومعالجہ، حکومت وسیادت، جنگ وجدال وغیرہ تقریباً ہر میدان زندگی میں اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(۱۶.۱) علم نفسیات جاننے کے فوائد:

- طالب علموں کی نفسیات جاننے سے تعلیم وتربیت میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔
- استاذ طلبا میں محبوب ومقبول بنتا ہے جس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طلبا استاذ کی بات خوشی سے مانتے ہیں۔
- نفسیات سے واقف استاذ خشک سے خشک مضمون دل چسپ بنا کر طلبا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔
- استاذ شرارتی بچوں کی اصلاح اچھی طرح کر سکتا ہے۔
- استاذ مار پیٹ کے بغیر طلبا پر اپنا وقار قائم کر سکتا ہے۔
- استاذ بچوں کو نظم ونسق کا عادی بنا سکتا ہے اور ان میں تنظیمی صلاحیت پیدا کر سکتا ہے۔

(۱۶.۲) بچوں کی نفسیات نہ جاننے کے نقصانات:

- استاذ طلبا میں تعلیم حاصل کرنے کی رغبت کو ختم کر دیتا ہے جیسے سبق یاد نہ کرنے پر اتنی پٹائی کی کہ بچے کا دل پڑھنے سے ہٹ گیا۔

- استاذ بچوں میں مجرمانہ ذہنیت پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے کوئی استاذ کسی بچے کو برے القاب (غنڈا، ڈاکو وغیرہ) سے پکارے تو چند دنوں بعد اس بچے میں اسی طرح کی ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے۔
- استاذ سے بچے پریشان رہتے ہیں، اس کی پیٹھ پیچھے غیبت کرتے ہیں۔
- استاذ کا ادب واحترام بچے دل سے نہیں کرتے۔
- بچوں میں احساس کمتری پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے ذہین بچہ بھی اپنے آپ کو کند ذہن سمجھنے لگتا ہے۔

(۱۶٫۳) احساسات:

- یہ دنیا احساسات کی دنیا ہے انسان تو انسان جانوروں کے بھی احساسات ہوتے ہیں اس سے بڑھ کر نباتات میں احساس ہوتا ہے۔ جیسے چھوئی موئی کے پودے کو ہاتھ لگانے سے وہ تھوڑی دیر کے لیے مرجھا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ جس طرح حیوانات اور نباتات میں احساس ہوتا ہے اسی طرح جمادات میں بھی احساس کا عنصر پایا جاتا ہے۔ بہرحال یہ احساسات کی دنیا ہے اس میں اگر بچوں کے احساس سے لاپروائی برتی جائے تو کتنا بڑا ظلم ہے۔ اس لیے اس مضمون میں بچوں کے اندر پیدا ہونے والے احساس ذکر کیے جائیں گے۔

(۱٫۳٫۱۶) احساس برتری:

- احساس برتری اس احساس کو کہتے ہیں جو غیر شعوری طور پر بچے میں پیدا ہوتا ہے وہ خود کو دوسرے بچوں سے بہتر اور اعلی تصور کرتا ہے۔ ان سے ملنے جلنے کو عیب سمجھتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے لیکن احساس کمتری سے کم نقصان دہ ہے۔

(۲٫۳٫۱۶) احساس کمتری:

- احساس کمتری اس احساس کو کہتے ہیں کہ جو غیر شعوری طور پر بچے میں پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ سے بچہ اپنے کو دوسرے بچوں سے کم تر سمجھتا ہے۔ ایسا بچہ کبھی آگے ترقی کرنے کے بارے میں نہیں سوچتا۔

عام طور پر احساس کمتری کی یہ نفسیاتی بیماری ان بچوں میں پیدا ہوتی ہے جن کو ان کی غلطی پر، یا کام نہ کر سکنے پر، کام بگڑ جانے پر، بہت ٹوکا اور مارا جاتا ہے۔ اس کو ایسے لقب وغیرہ سے پکارا جاتا ہے جس لقب میں کمی کا اظہار ہوتا ہے جیسے بزدل، بیوقوف، کام چور، پھوہڑ وغیرہ۔

- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں بچپن میں دس سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم رہا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی میری غلطی پر نہ ڈانٹا، نہ مارا اور کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ایسا کیوں کیا؟"

(صحیح مسلم، الفضائل، باب حسن خلقہ صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۶۰۱۱)

- احساس کمتری، احساس برتری سے زیادہ نقصان دہ ہے لیکن احساس کہتری سے کم سنگین ہے۔

حوصلہ افزائی:

- جس بچے میں احساس کمتری کا مرض موجود ہو تو اس کے علاج کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کے معمولی کارنامہ کی بھی خوب ہمت افزائی کی جائے جس کی وجہ سے اس میں حوصلہ پیدا ہوگا اور وہ احساس کمتری سے نکلے گا۔

حوصلہ ہو تو اڑانوں میں مزا آتا ہے
اپنی ناکامی کا غم بھی چلا جاتا ہے

(۳،۳،۱۶) احساس کہتری:

احساس کہتری اس احساس کو کہتے ہیں جو غیر شعوری طور پر بچے میں ابھرتا ہے، اس کی سوچ گھٹیا ہو جاتی ہے اور بچہ خود کو مجرم شمار کرتا ہے۔ اس کی طبیعت جرائم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے، چوری، جھگڑا، لڑائی، دوسروں کا مذاق اڑانا اور غیر اخلاقی کام کرنا۔ ایسا بچہ اپنے استاذ کو یا اپنے ماں باپ کو اپنا خیر خواہ سمجھنے کے بجائے بدخواہ سمجھتا ہے۔ یہ نفسیاتی بیماری اکثر (۱) بری صحبت (۲) بچے کی خواہشات دبانے (۳) ہر وقت مارنے اور ڈانٹنے سے پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجے میں وہ اپنے بڑوں کے مخالف سوچنا شروع کر دیتا ہے اور اپنی ضروریات اور مسائل

بڑوں سے حل کرانے کے بجائے خود حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر اس کو رقم کی ضرورت ہو تو چوری کرتا ہے چاہے اپنے گھر سے کرے یا کہیں اور سے، جوا کھیل کر پیسے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے بعض مرتبہ گھر سے بھاگ جاتا ہے، اسٹیشنوں پر عام طور پر جو لاوارث بچے پائے جاتے ہیں وہ اس احساس کہتری کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ نفسیاتی بیماری لڑکوں میں زیادہ، لڑکیوں میں کم ہوتی ہے۔

یہ نفسیاتی بیماری سب سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ اس بیماری سے ایک دوسری بیماری بھی پیدا ہوتی ہے جس کو احساس خوف کہتے ہیں۔

(۱۶،۳،۴) احساس برابری:

- احساس برابری اس احساس کو کہتے ہیں کہ جو دانستہ اور شعوری طور پر بچوں میں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بیماری نہیں بل کہ اچھی صفت ہے، اسلامی تعلیمات میں احساس برابری پیدا کرنے کے لیے نماز دی گئی ہے۔

  شہری اور دیہاتی کو جمعہ کی نماز میں ایک صف میں کھڑا کر کے برابر کر دیا۔ اسی طرح عید میں پورے علاقے کے مسلمانوں کو ایک ساتھ کھڑا کر دیا اور حج میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک ہی لباس میں ایک میدان میں جمع کر کے احساس برابری کا سبق دیا۔

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

  ''لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ۔'' (شعب الایمان، فصل ومما یجب حفظ اللسان من الفخر، الرقم: ۴۹۲۱)

  ترجمہ: ''کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی سرخ کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ پر کوئی شرف نہیں سوائے تقوی کی وجہ سے، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ وہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔''

- جب بچوں میں احساس برابری جاگتا ہے تو وہ تعلیم میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے مدرسہ اور مکتب کا معیار تعلیم بلند ہوتا ہے۔
- احساس برابری پیدا کرنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

یکساں لباس (یونیفارم):

- لباس کے فرق سے بچے کیا بڑے بھی نفسیاتی طور پر متاثر ہوتے ہیں بعض تعلیمی اداروں میں یکساں لباس کا اہتمام نہیں ہوتا وہاں کے خوش پوشاک بچوں میں احساس برتری اور معمولی پوشاک پہننے والے بچوں میں احساس کمتری جلد پیدا ہوتی ہے۔ بچوں میں اس احساس برابری پیدا کرنے کے لیے مدرسہ اور مکتب میں یکساں لباس (یونی فارم) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

معلم کی توجہ:

- اگر استاذ کی چند ذہین بچوں کی طرف زیادہ توجہ رہتی ہے، تو دوسرے بچے احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس لیے معلم کو چاہیے کہ کسی ایک یا دو بچوں کی طرف اپنے میلان کا اظہار ذرہ بھی نہ کریں بل کہ تمام بچوں پر یکساں نگاہ رکھیں اور ہر ایک پر برابر توجہ رکھیں۔

برے القاب سے پرہیز:

- بعض اساتذہ کچھ بچوں کو گھٹیا القاب سے پکارتے ہیں۔ جیسے بدھو، بیوقوف، نالائق وغیرہ اس طرح کے القاب سے بچوں میں احساس کمتری پیدا ہوتی ہے وہ خود کو اسی لقب کے مطابق سمجھنے لگتے ہیں۔ اس لیے برے القاب کے ساتھ پکارنے سے پرہیز کیا جائے۔

عدل وانصاف:

- امتحانات میں نمبر دینے کا معاملہ ہو یا ماہانہ بزم میں بیان کا موقع یا سالانہ تقریب میں انعام وغیرہ دینا ہو تو صرف چند طلبا پر توجہ نہیں ہونی چاہیے بل کہ عدل وانصاف سے کام لیتے ہوئے ہر ایک طالب علم کو اپنی صلاحیت پیش کرنے کا موقع دینا چاہیے۔

(۴ء۱۶) تعمیرِ شخصیت کے راہ نما اصول:

جس طرح بچوں کی تربیت کم عمری میں کی جاتی ہے، اسی طرح ان کی نفسیات کی تعمیر بھی کم عمری میں ہوتی ہے۔ یہاں نفسیات کی تعمیر کے چند اصول درج کیے گئے ہیں۔ ان اصولوں کے ذریعے بچوں کی شخصیت سازی میں اپنا کردار ادا کیجیے:

- جس بچے کی ہر وقت حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔
- جس بچے سے شفقت کا معاملہ کیا جاتا ہے، وہ فرماں بردار بن جاتا ہے۔
- جس بچے سے سچائی کا معاملہ کیا جاتا ہے، وہ انصاف پسند ہو جاتا ہے۔
- جس بچے کو تنبیہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرایا جاتا ہے وہ متقی بن جاتا ہے۔
- جس بچے کی ہمیشہ اور بے جا مار پیٹ کی جاتی ہے، وہ باغی ہو جاتا ہے۔
- جس بچے کی بات اصرار کرنے اور رونے کے بعد پوری کی جاتی ہے، وہ ضدی ہو جاتا ہے۔
- جس بچے پر بھروسا نہیں کیا جاتا، وہ دھوکے باز بن جاتا ہے۔
- جس بچے پر شفقت نہیں کی جاتی، وہ مجرم بن جاتا ہے۔
- جس بچے کا ہر وقت مزاق اڑایا جاتا ہے، وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
- جس بچے پر ہر وقت تنقید کی جاتی ہے، وہ نافرمان ہو جاتا ہے۔
- جس بچے کو خیالی چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے، وہ بزدل ہو جاتا ہے۔
- جس بچے پر ہر وقت ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے وہ لڑاکا بن جاتا ہے۔
- جس بچے پر ہر وقت غصہ کیا جاتا ہے وہ خوف زدہ ہو جاتا ہے اور بڑا ہو کر وہ ذرا ذرا سی بات پر غصے کا عادی ہو جاتا ہے۔
- بچے کو مار پیٹ کرنے والے مربی (تربیت کرنے والے) سے انسیت کے بجائے بُعد پیدا ہو جاتا ہے۔

- بعض اساتذہ مار پیٹ کرنے میں حد سے تجاوز کرتے ہیں جس سے طلبا کو جسمانی نقصان پہنچتا ہے۔
- مار پیٹ کی وجہ سے بعض طلبا پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں یا ان کے والدین ہی مار پیٹ کی وجہ سے تعلیم ترک کروا دیتے ہیں۔
- بعض مرتبہ مار پیٹ کی وجہ سے بچے گھر سے بھاگ جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ برے لوگوں کی صحبت میں چلے جاتے ہیں اور ان کی زندگی برباد ہوجاتی ہے۔اس لیے ہمیں بچوں پر سختی سے بچنا چاہیے۔

۱۷ نرمی اور شفقت کے ساتھ بغیر مار کے پڑھانا

استاذ کو چاہیے کہ نرمی، شفقت اور محبت کے ساتھ طلبا کو پڑھائیں، خاص طور سے چھوٹے بچوں کو بہت نرمی اور شفقت کے ساتھ پڑھائیں اور اپنے اندر بہت زیادہ قوت برداشت پیدا کرنی چاہیے۔

(۱۷۔۱) دین سکھانے کا طریقہ:

۱. قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝" (سورۃ الرحمٰن: ۱، ۲)

ترجمہ: ''وہ رحمٰن ہی ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کے لیے اپنی صفت 'رحمٰن' کو بیان کیا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے معلم کو صفت رحمت کے ساتھ تعلیم دینی چاہیے۔

۲. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عَلِّمُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ۔''

(مسند الامام احمد بن ابن عباس: ۱/ ۲۳۹)

ترجمہ: ''لوگوں کو دین سکھاؤ اور خوشخبریاں سناؤ اور دشواریاں پیدا نہ کرو، اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو چاہیے کہ وہ خاموش ہوجائے۔''

(۱۷ء۲) غلطی کی درستگی کا طریقہ:

حضرت معاویہ بن حکم سُلَمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی کو چھینک آئی ، میں نے ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہا! لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کیا۔ میں نے کہا: تمہیں کیا ہوا؟ مجھے کڑوی کڑوی نگاہوں سے گھورتے ہو، لوگ مجھے چپ کرانے لگے مجھے سمجھ میں تو کچھ آیا نہیں، لیکن میں خاموش ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مجھے بلایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''فَبِأَبِيْ وَأُمِّيْ مَارَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَابَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ ! مَا كَهَرَنِيْ وَلَاضَرَبَنِيْ وَلَاشَتَمَنِيْ. قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَايَصْلَحُ فِيْهَا شَيْئٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ. اِنَّمَا هُوَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ ـ'' (صحیح مسلم، المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ، الرقم: ۱۱۹۹)

ترجمہ: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ سے پہلے نہ تو آپ سے بہترین معلم دیکھا نہ آپ کے بعد، اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے ڈانٹا اور نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: نماز میں بات چیت کرنا درست نہیں، نماز میں تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن کریم کی تلاوت ہی ہے۔''

(۱۷ء۳) غلاموں کو مارنے کی ممانعت:

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میری ایک باندی تھی جو میری بکریاں اُحد پہاڑ کے قریب چرایا کرتی تھی۔ مجھے اطلاع ملی کہ بھیڑیا ریوڑ میں سے ایک بکری لے گیا۔ انسان ہونے کے ناطے مجھے دکھ ہوا اور میں نے اس کو ایک تھپڑ مار دیا۔''

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا واقعہ سنایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس فعل کو بہت ہی برا بتایا۔

جس پر میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کو آزاد کر دوں؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس باندی کو میرے پاس لے آؤ، میں اس باندی کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باندی سے پوچھا:

"اَیْنَ اللّٰہُ؟" (اللہ کہاں ہے؟)

اس نے جواب دیا: "فِی السَّمَآءِ" (آسمان میں)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا:

"مَنْ اَنَا" (میں کون ہوں؟)

اس نے جواب دیا "اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ" (آپ اللہ کے رسول ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس کو آزاد کر دو یہ ایمان والی ہے۔"

(صحیح مسلم، المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلوۃ، الرقم: ۱۱۹۹)

غور کیجیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی باندی کو مارنے پر کتنا برا محسوس کیا تو آزاد کو مارنے کی اجازت کس طرح ہوسکتی ہے۔

(۱۷ء۴) چہرے پر مارنے کی ممانعت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْہِ وَالضَّرْبِ۔" (جامع الترمذی، الجہاد، باب ماجاء فی کراھیۃ التحریش بین البھائم، الرقم: ۱۷۱)

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ پر داغ دینے اور مارنے سے منع کیا ہے۔"

دس سال سے کم عمر بچوں کو مارنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ اس لیے کہ نماز جیسے اہم عمل کے چھوڑنے پر دس سال سے کم عمر بچوں کو مارنے کی اجازت نہیں تو کسی اور موقع پر اجازت کیسے ہوسکتی ہے۔

(۱۷ء۵) استاذ کی ذمہ داری:

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''بغیر کسی اجازت کے مارنے کا حق یا والدین کو ہے یا حاکم کو یہ تیسرے میاں جی کہاں سے بیچ میں آگئے۔''

فقہاء نے اس کو خوب سمجھا ہے، وہ فرماتے ہیں:

اگر کوئی عقد اجارہ میں یہ کہے کہ "اتنا حساب پڑھانا مجھے یہ آجائے تو یہ دوں گا۔" یہ اجارہ باطل ہے اور اگر یہ کہا: سکھاؤ پڑھاؤ خواہ آئے یا نہ آئے تو یہ جائز ہے کیوں کہ

استاذ کے اختیار میں صرف سکھلانا، پڑھانا ہے، آنا جانا نہیں۔ (حقوق العباد، ص: ۷۰)

(۱۷ء۶) غلطی کی اصلاح کرنا:

اصلاح کرنے سے پہلے تھوڑی تعریف کریں، انسان کو جب اس کی غلطی، کوتاہی بتائی جاتی ہے تو اس کو اچھا نہیں لگتا، اس لیے پہلے اس کی خوبی کا ذکر کر کے پھر غلطی بتائی جائے۔

(۱۷ء۶ء۱) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

''نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ۔''

ترجمہ: ''خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے سر کے بال بڑھے ہوئے نہ ہوں اور اس کی تہہ بند ٹخنوں سے نیچے نہ ہو۔''

حضرت خریم اسدی رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اپنے سر کے بال چھوٹے کروا کر اپنے کانوں تک کر لیے اور تہہ بند ٹخنوں سے اوپر کر لی آدھی پنڈلی تک۔

(سنن ابی داؤد، اللباس، باب ما جاء فی اسبال الازار، الرقم: ۴۰۸۹)

(۱۷۰۶۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا:

''نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ۔''

ترجمہ: ''عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد کی نماز پڑھے۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بعد رات کو بہت تھوڑا سا سویا کرتے تھے۔''

(صحیح مسلم، الفضائل، باب من فضائل عبداللہ بن عمر، الرقم: ۲۴۷۹)

(۱۷۰۶۳) ایک لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا جو انصار کے کھجور کے درختوں پر پتھر مارا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہو؟

لڑکے نے کہا: ''کھانے کے لیے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی اور شفقت سے ارشاد فرمایا:

''فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مَا يَسْقُطُ فِيْ أَسْفَلِهَا۔''

ترجمہ: ''کھجور کے درخت پر پتھر مت مارا کرو، جو کھجوریں درخت سے نیچے گری ہوئی ہوں ان کو اٹھا کر کھالیا کرو۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور یوں دعا دی:

''اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ۔''

ترجمہ: ''اے اللہ! تو اس کا پیٹ بھر دے۔''

(سنن ابی داؤد، الجہاد، باب من قال انہ یاکل مما سقط، الرقم: ۲۶۲۲)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ استاذ کو طالب علم کی غلطی اور کمی کی اصلاح ضرور کرنی چاہیے اور صحیح طریقہ کار بتانا چاہیے لیکن ایسا لہجہ اور انداز اختیار کریں جس کی وجہ سے طالب علم کی کمی دور ہو جائے۔ نرمی کے ساتھ

خوبیوں کو سراہتے ہوئے غلطی کی نشان دہی کی جائے۔تو یہ طریقہ زیادہ مؤثر ہے اس موقع پر حوصلہ شکنی اور نازیبا الفاظ ہرگز مناسب نہیں ہے اور طالب علموں کے لیے دعا بھی مانگنی چاہیے۔

(۷۔۱۷) تنبیہ کرنے میں جلدی نہ کریں:

اگر کوئی طالب علم کسی طالب علم کی شکایت کرے تو بغیر تحقیق کیے ہرگز کوئی فیصلہ نہ کریں، اس کی شریعت میں سخت ممانعت ہے اور اس کے بہت زیادہ نقصانات ہیں بسا اوقات طالب علم جھوٹی شکایت کرتا ہے یا غلط فہمی میں شکایت کرتا ہے، اگر استاذ نے اس موقع پر جلد بازی میں فیصلہ کر لیا تو شکایت کرنے والا نڈر ہو جاتا ہے، بات بات پر دوسرے طلبا کو دھمکاتا ہے۔شکایت لگادوں گا تمہاری بھی ایسی ہی پٹائی ہوگی جیسے اس کی ہوئی تھی۔

نیز جس طالب علم کو جھوٹی شکایت کی وجہ سے تنبیہ کی جاتی ہے اس کے دل میں استاذ کی نفرت آجاتی ہے، اس سے بڑھ کر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ طالب علم اس برائی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔لہٰذا خوب سوچ سمجھ کر تحقیق کر کے کوئی رائے قائم کرنی چاہیے۔

۱۸ درس گاہ میں نظم وضبط

ایسا بہتر تعلیمی ماحول جس میں سیکھنا سکھانا، سمجھنا سمجھانا اور سبق کے مقاصد حاصل ہوں ''درس گاہ میں نظم وضبط'' ہے۔

(۱۔۱۸) درس گاہ میں نظم وضبط نہ ہونے کی وجوہات:

1. اصول وضوابط کا متعین نہ ہونا۔
2. طلبا کا مصروف نہ ہونا۔
3. کلاسوں کا کھلے ہال میں بہت قریب قریب ہونا۔
4. طلبا کی عمروں میں فرق ہونا۔

۵ انداز کا دل چسپ نہ ہونا۔

۶ درس گاہ کا ایسی جگہ ہونا جو لوگوں کی آمد و رفت کی جگہ ہو۔

۷ ایک طالب علم کی غلطی کی سزا پوری جماعت کو دینا۔

۸ طلبا کی تعداد کا زیادہ ہونا۔

(۱۸ء۲) درس گاہ میں نظم و ضبط نہ ہونے کے نقصانات:

۱ طلبا متوجہ نہیں رہتے۔

۲ طلبا آپس میں بات چیت کرتے رہتے ہیں۔

۳ طلبا شرارت کرنے لگتے ہیں۔

۴ طلبا کو سبق یاد نہیں ہوتا، وقت ضائع ہوتا ہے۔

(۱۸ء۳) درس گاہ میں نظم و ضبط بہتر بنانے کے طریقے:

۱ اصول و ضوابط متعین کرنا۔ استاذ صاحب بھی ان بتائے ہوئے ضوابط کا خیال رکھیں۔ مثلاً (۱) سوال کا جواب استاذ کے ذمے ہوگا۔ لیکن ضابطہ یہ ہے کہ اجازت لے کر سوال کریں۔ (۲) کوئی کسی کا نام نہیں بگاڑے گا۔

۲ بچوں کے مسائل پر توجہ دینا اور ان کو حل کرنا۔ مثلاً کسی طالب علم نے کہا مجھے صاف نظر نہیں آ رہا تو بورڈ پر صاف اور واضح خط میں لکھنا۔ اسے بورڈ کے قریب بٹھانا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ طالب علم کی نگاہ کمزور ہو تو والدین کو اس طرف متوجہ کرنا۔

۳ مختلف مشقوں کے ذریعے بچوں کو مصروف رکھنا مثلاً بورڈ پر لکھوانا۔ پڑھوانا، طلبا کے گروپ بنانا، گروپ بنانے میں اس کا خیال رکھنا، ذہین، متوسط، اور کمزور طلبا کے مجموعے کا گروپ بنائیں تاکہ ذہین طلبا متوسط اور کمزور طلبا پر محنت کریں اور مصروف رہیں۔ ذہین طلبا ایک گروپ میں، متوسط ایک

گروپ میں، کمزور ایک گروپ میں ہرگز نہ رکھیں اس کا نقصان یہ ہوگا کہ ہمیشہ ذہین طلبا ہی آگے رہیں گے، متوسط آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور کمزور طلبا کی دل شکنی ہوگی۔

۴ سبق دل چسپ بنانا، مثلاً مثال سے سمجھانا، ہاتھ کے اشارے سے وضاحت کرنا، دکھا کر سمجھانا، عمل کرا کر سمجھانا، محسوس سے غیر محسوس کو سمجھانا، آسان سے مشکل کو سمجھانا، معلوم سے نامعلوم کو سمجھانا۔

۵ طلبا سے ان کی استعداد کے مطابق سوال کرنا، آسان، درمیانے، مشکل ہر طرح کے سوالات کرنا تاکہ ذہین، متوسط اور کمزور ہر قسم کے طلبا سے سوال کیے جائیں تاکہ وہ مصروف رہیں، اور کوئی طالب علم سوال کرے تو خود جواب دینے کے بجائے طلبا سے جواب دلوائیں۔

۶ طالب علم سبق سنانے میں اور پڑھنے میں غلطی کرے تو خود اصلاح کرنے کے پہلے طلبا سے اصلاح کرائیں، تاکہ سب طلبا دھیان سے سبق سنیں۔

۷ اچھی کارکردگی پر حوصلہ افزائی کریں۔

۸ برائی کو نشانہ بنائیں، ہمیشہ کسی خاص طالب علم کو قصوروار نہ ٹھہرائیں۔ ورنہ وہ بچہ ہمیشہ منفی سرگرمیوں میں آگے رہے گا اور استاذ کی عزت بھی نہیں کرے گا۔

۹ بچوں کو ان کے غلط عمل کے نتائج سمجھائیں مثلاً یوں کہیں کہ جیسے آپ کو ڈانٹ ڈپٹ بری لگتی ہے اسی طرح آپ کا بُرا رویہ بھی دوسروں کو بُرا لگتا ہے۔

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک جوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:

"اے اللہ کے رسول! مجھے زنا کی اجازت دے دیجیے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جملے کی تاب نہ لا سکے، برا منانا شروع کر دیا اور اس سے کہنے لگے:

"ایسی بات مت کرو۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوجوان سے ارشاد فرمایا:

"قریب ہوجاؤ" وہ جوان آپ کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا:

"کیا تو چاہتا ہے کہ کوئی تیری ماں کے ساتھ زنا کرے؟"

اس نے کہا: "اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! میں اس کو پسند نہیں کرتا۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اسی طرح اور لوگ بھی نہیں چاہتے کہ ان کی ماؤں کے ساتھ زنا کیا جائے۔"

غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی، بہن، پھوپھی اور خالہ کے بارے میں یہی سوال وجواب کے بعد اپنا ہاتھ مبارک اس کے سینے پر رکھ کر یہ دعا دی:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ فَرْجَهُ۔"

(مسند الامام احمد، عن ابی امامہ، ۵:۲۵۶)

ترجمہ: "اے اللہ! اس کا گناہ معاف فرما اور اس کے دل کو پاک کر اور شرمگاہ کو گناہ سے محفوظ فرما۔"

اس کے بعد وہ نوجوان اس گناہ کے قریب بھی نہیں ہوا۔

دیکھیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی حکمت کے ساتھ زنا کی نفرت اور برائی اس نوجوان کے دل میں بٹھائی۔

۱۰ جب کبھی خرابی، طلبا کی لڑائی اور جھگڑا دیکھیں تو فیصلہ بچے پر نہ چھوڑیں اور دونوں کی بات سن کر غور وفکر کرنے کے بعد فیصلہ کریں، فوراً فیصلہ نہ کریں۔

۱۱ بچوں کی ہر بات پر "نا" نہ کہیں۔ جہاں ممکن ہو ان کی بات پر "ہاں" بھی کہیں۔ مثلاً بچے کہیں استاذ جی کوئی واقعہ سنادیں یا فلاں طالب علم "حمد" اچھی پڑھتا ہے، اس کی "قرأت" اچھی ہے تو استاذ کبھی کبھی ایسا کرلیا کریں۔

۱۲ طلبا غلطی کریں، غلط بات کریں تو اشتعال میں نہ آئیں، بحث میں نہ الجھیں، مار پیٹ نہ کریں، بل کہ سمجھائیں، اور ان کے لیے دعا مانگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی سے یہی بات معلوم ہوتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھے۔ ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہ کرام یہ منظر دیکھ کر اس سے کہنے لگے:

''رک جاؤ! رک جاؤ!''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا:

''اسے چھوڑ دو، کرنے دو۔''

صحابہ نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر ارشاد فرمایا:

''اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَیْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ، اِنَّمَا هِیَ لِذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ۔''

ترجمہ: ''مساجد میں پیشاب کرنا اور گندگی کرنا درست نہیں۔ مساجد تو اللہ عز وجل کے ذکر، نماز اور قرآن کریم کی تلاوت کے لیے ہیں۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے پانی منگوایا، وہ ڈول میں پانی لے کر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔ (صحیح مسلم، الطہارۃ، باب وجوب غسل البول، الرقم: ٦٦١)

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی [المائدۃ:۲]

ترجمہ: اور نیکی اور تقوٰی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

۴ معاونت

مکتب کی معاونت:

مکتب میں نظام، نصاب، طریقہ تعلیم اور عملی تربیت کا نظم بنانے اور اس کی دیکھ بھال کرنے کو "مکتب کی معاونت" کہتے ہیں۔

مکتب کی معاونت کا مقصد مکتب کے تعلیمی معیار کو بلند کرنا اور مکتب کو صحیح نظام و نصاب کے مطابق چلانا ہے۔

مکتب کی معاونت پانچ افراد کے ذریعے کی جائے گی:

۱. مقامی ذمے دار: یعنی مکتب کے قریب رہنے والا کمیٹی کا وہ فرد جو مکتب کے انتظامی اور تعلیمی امور میں بہتری کے لیے فکر مند ہو اور کچھ وقت مکتب کے لیے فارغ کرے۔
۲. ناظم: یعنی ایک مکتب میں تین اساتذہ یا اس سے زائد ہونے کی صورت میں مکتب کے انتظامی اور تعلیمی امور دیکھنے والا فرد۔
۳. مقامی معاون: ادارہ "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کے سینٹر کی طرف سے مکتب میں آنے والا ساتھی۔
۴. سینٹر کا ذمے دار: مقامی معاون اور علاقے کے دیگر علماء اور فکر مند حضرات کے ساتھ مل کر پورے علاقے، شہر اور اطراف کے دیہاتوں میں مکاتب قائم کرنے اور منظم کرنے کی فکر اور کوشش کرنے والا۔
۵. مرکزی معاون: مقامی معاون اور سینٹر کے ذمے داروں کے ساتھ مل کر مختلف علاقوں اور شہروں میں مکاتب قائم کرنے اور منظم کرنے کی فکر اور کوشش کرنے والا۔

۱ مقامی ذمہ دار

"مقامی ذمہ دار (متولی یا ٹرسٹی) مکتب کی معاونت کریں تاکہ مکتب میں نظام، نصاب، طریقہ تعلیم، عملی تربیت مکمل طور پر قائم ہو اور اساتذہ کو تعلیمی معیار بلند کرنے میں مدد ملے۔"

(۱۔۱) مقامی ذمہ دار کی اہمیت اور ضرورت:

- مقامی ذمہ دار مکتب کی نگرانی خود کریں کیوں کہ پڑھنے والے اکثر طلبا اس کے علاقے اور خاندان کے ہوں گے اور فطری طور پر مقامی ذمہ دار کو ان کی فکر زیادہ ہوگی۔
- مکتب کی معاونت اگر مقامی ذمہ دار کریں تو اساتذہ کرام کو معیاری مکتب بنانے میں مدد ملتی ہے۔
- مقامی ذمہ دار اگر فکر مند ہوں اور مکتب کی معاونت کریں تو اساتذہ کرام بھی فکر کے ساتھ تعلیم پر توجہ دیتے ہیں۔
- مقامی ذمہ دار حضرات مکتب کی نگرانی آسانی سے کر سکتے ہیں کیوں کہ وہ مکتب کے قریب رہتے ہیں اور مکتب میں روزانہ جا سکتے ہیں۔

(۱۔۲) مقامی ذمہ دار کی صفات:

۱. مکتب کے کام کو دین کی خدمت سمجھ کر خوش دلی کے ساتھ کریں۔
۲. بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے فکر مند ہوں۔
۳. اساتذہ کرام کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔
۴. نرمی سے گفتگو کریں۔
۵. کوئی کمی نظر آئے تو بردباری کے ساتھ مقامی معاون سے مشورہ کر کے فیصلہ کریں۔
۶. اس بات کا استحضار رہے کہ بچوں کی دینی تعلیم وتربیت اور صحیح قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے کی محنت بہت بڑی خدمت ہے اس میں جتنی زیادہ اپنی صلاحیتوں کو لگائیں گے اتنا ہی زیادہ اجر وثواب ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ دنیا اور آخرت میں کامیابی اور نجات کا ذریعہ ہے۔
۷. سینٹر سے رابطے میں رہیں اور جب سینٹر میں بلایا جائے تو اس میں ضرور شرکت کریں اور کمیٹی کے دیگر احباب کو بھی اپنے ساتھ لائیں۔

(۱۳ء۱) مقامی ذمہ دار کے کرنے کے کام:

(۱۳ء۱۱) مکتب شروع کرنے سے پہلے مقامی ذمہ دار مندرجہ ذیل کام کریں:

- دو رکعت نفل نماز حاجت پڑھ کر دعا مانگیں:

"اے اللہ! ہمارے محلے کے ہر بچے/ بچی کی تربیت فرما۔ ہر ایک کو ناظرہ قرآن کریم تجوید اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

۱. مکتب کے لیے مسجد یا کسی اور مناسب جگہ کا انتظام کریں۔
۲. جمعہ میں بیان کرائیں اور مسجد کے باہر اور گھروں میں اشتہار تقسیم کرائیں۔
۳. مستورات میں بیان کرائیں۔
۴. مسجد کے باہر بینر لگائیں۔
۵. صحیح قرآن کریم پڑھانے والے معلم کا انتظام کریں اور معقول تنخواہ دیں۔
۶. اساتذہ کرام/ معلمات کو پڑھائی کے لیے یکسو رکھیں خصوصاً پڑھائی کے اوقات میں پڑھائی کے علاوہ کسی بھی قسم کی کوئی ذمے داری نہ ہو۔
۷. معلم کو ادارہ "مکتب تعلیم القرآن الکریم" کی ۳ روزہ تربیتی نشست کرائیں۔
۸. معلمہ کو علاقے وار ایک روزہ تربیتی نشست میں بھیجنے کی ترتیب بنائیں۔
۹. مکتب کے اوقات، صبح، دوپہر اور شام تک پھیلا دیں۔
۱۰. کتابیں، بورڈ، تپائی اور یونی فارم کا انتظام کریں پھر اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں اور کتاب یونی فارم وغیرہ کا اسٹاک ہے یا نہیں یہ بھی دیکھیں۔
۱۱. طلبا اور اساتذہ کے حاضری رجسٹر کا بھی نظم بنائیں۔
۱۲. صفائی، روشنی اور ہوا وغیرہ کا معقول انتظام کریں۔

۱۳ داخلہ فیس اور ماہانہ فیس کا بھی نظم بنائیں اور غریب طلبا کی فیس کی معافی اور اسپانسر (Sponser) کا نظم بھی بنائیں۔ (دیکھیے صفحہ نمبر 44 اور 66)

(۱،۳،۲) مقامی ذمہ دار مندرجہ ذیل امور تھوڑے وقت میں آسانی سے دیکھ سکتے ہیں:

۱ نورانی قاعدہ اور مشکل الفاظ بورڈ پر پڑھانا اور قرآن کریم کا اجراء بورڈ پر کرانا۔
۲ تمام طلبا کا سبق ایک ہو اور اجتماعی ہو یا دو تین گروپ ہوں۔
۳ درس گاہ میں نظم وضبط ہو۔
۴ ہر طالب علم کے پاس کتاب ہو۔
۵ ہر طالب علم یونی فارم پہن کر آیا ہو اور آٹھ سال سے کم عمر بچیاں اسکارف پہن کر آئی ہوں۔
۶ طلبا اور درس گاہ میں صفائی ہو۔
۷ استاذ کی حاضری دیکھیں۔
۸ طلبا کی حاضری دیکھیں۔
۹ نماز کی ڈائری دیکھیں۔
۱۰ فیس کا نظم دیکھیں۔

(۱،۳،۳) مقامی ذمہ دار حسب ضرورت مندرجہ ذیل امور کی فکر فرمالیں:

۱ کتاب کے آخر میں دیے گئے سوالات طلبا سے وقتاً فوقتاً پوچھ لیں۔
۲ والدین کو سال میں چار مرتبہ جمع کریں اور مقامی ذمہ دار خود بھی موجود رہیں۔ (دیکھیے صفحہ نمبر 56)
۳ پنج ماہی اور سالانہ امتحان کا مقامی معاون کے ذریعہ نظم بنائیں۔ (دیکھیے صفحہ نمبر 66)
۴ سالانہ تقریب کی اساتذہ کرام اور مقامی معاون کے ذریعے ترتیب بنائیں اور خود بھی شرکت کریں۔ (دیکھیے صفحہ نمبر 79)
۵ غیر حاضر بچوں کے والدین سے ملاقات کی ترتیب بنائیں۔

۶ بچوں کی تعداد میں اضافے کی فکر فرمائیں۔
۷ مقامی ذمہ دار بچوں کی عملی تربیت کی بھی فکر فرمائیں۔
۸ اپنے مکتب میں بنین کے ساتھ بنات، بالغان اور مستورات کے مکتب کی بھی ترتیب بنائیں۔
۹ اطراف کے دیگر مکاتب، مدارس، اسکولوں میں اس کام کو پھیلانے کی فکر فرمائیں۔
۱۰ اساتذہ کرام کی کارگزاری میں اساتذہ کرام کو بھیجنے کا نظم بنائیں۔
۱۱ کمیٹی کے دیگر احباب کے ساتھ مل کر مہینے میں کم از کم ایک مرتبہ مکتب کے معیاری اور بہتر سے بہتر ہونے کے لیے مشورہ کریں اور کارگزاری سنیں۔
۱۲ مقامی ذمہ داروں کے جوڑ میں آنے کی ترتیب بنائیں۔

(۱،۴) مقامی معاون کے ذریعے معاونت:

- مکتب کو معیار پر لانے کے لیے مقامی ذمہ دار مقامی معاون کی خدمات حاصل کریں۔
- جب بھی مقامی معاون مکتب میں آئیں، اس کو وقت دیں، اگر وقت نہ دے سکیں تو متبادل طے کریں ورنہ کم از کم فون کر کے کارگزاری معلوم کرلیں۔
- بنات کے مکتب میں مقامی ذمہ دار، مقامی معاون کو ضرور وقت دیں ورنہ مقامی معاون مکتب میں نہیں جا سکے گا۔
- اگر مقامی ذمہ دار حافظ یا عالم نہ ہو تو قرآن کریم کا جائزہ لینے کے لیے ''ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کے علاقائی سینٹر کے طے کردہ مقامی معاون یا تجوید جاننے والے عالم سے مدد حاصل کریں۔
- طریقۂ تعلیم اور تربیتی نصاب کا جائزہ مقامی معاون کے ذریعے دلوائیں تا کہ مکتب کے تعلیمی معیار کا علم ہو اور اسے بلند کرنے کی فکر اور کوشش کی جائے۔
- استاذ کی کمزوری پر خود مذاکرہ نہ کریں بل کہ مقامی معاون کو بتا کر حکمت سے مذاکرہ کرائیں۔

۲ ناظم

"اگر کسی مکتب میں ۳/ سے زائد معلم/ معلمہ ہوں تو ان میں سے کسی ایک کو ناظم/ ناظمہ بنادیں اور کوشش کریں نئے معلم/ معلمہ کا تقرر کر لیں، اس سے تعلیمی وانتظامی امور میں سہولت ہوگی۔"

(۲،۱) ناظم کی اہمیت:

- مکتب میں ناظم کی موجودگی سے بچوں کے تعلیمی نتائج اچھے آتے ہیں، کیوں کہ ناظم کے ذریعے مسلسل معاونت ہوتی ہے۔

(۲،۲) ناظم کی صفات:

۱. تجوید کے ساتھ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو۔
۲. تعلیمی اور انتظامی صلاحیت ہو۔
۳. پڑھانے کا تجربہ ہو۔
۴. معاونت وخدمت کا جذبہ ہو، حاکمانہ مزاج نہ ہو۔
۵. بااخلاق اور متقی پرہیزگار ہو تاکہ معلمین اور بچوں پر بھی اس کا اثر پڑے۔

(۲،۳) ناظم کی ذمے داریاں:

- ہر ناظم کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مقام کو پہچانے اور اخلاص کے ساتھ اپنی ذمے داری کو پورا کریں۔
- ناظم صرف ایک جماعت کو پڑھائیں اور باقی وقت وہ مکتب کے انتظام کو سنبھالیں تاکہ دوسرے معلّمین یکسوئی کے ساتھ پڑھا سکیں۔
- محلے کے ہر بچے کو مکتب میں لانے کی فکر کریں۔

- مکتب میں علاقے کے سو فیصد بچوں کے داخلے کا نظام بنائیں اور نئے طلبا کے داخلے لیں۔
- تمام بچوں کی فیس کی ترتیب بنا کر اسے وصول کرنا اور جو بچے فیس نہ دے سکیں ان کے بارے میں ذمے داروں سے مشورہ کر کے اسپانسر (Sponser) کی ترتیب بنائیں۔
- بچوں کی غیر حاضری کے متعلق فکر کر کے بچوں کے سرپرست سے مذاکرہ کریں۔ والد/سرپرست سے اجتماعی وانفرادی ملاقات کا نظم بنائیں۔
- مکتب کے تمام انتظامی اور تعلیمی امور کے بارے میں ذمے داروں سے مذاکرہ کریں۔
- ادارہ ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کی طرف سے پورے سال کے لیے بنائے گئے تعلیمی کیلنڈر کو اچھی طرح سمجھیں اور وقت پر ان تمام امور ماہانہ جائزہ، بزم، امتحان وغیرہ کو اچھی طرح انجام دیں۔
- مکتب کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔
- روزانہ کچھ وقت نکال کر کسی بھی استاذ کی درس گاہ میں جا کر تعلیمی جائزہ لیں۔ مہینے میں ایک مرتبہ ہر جماعت کا جائزہ مکمل کریں اور یومیہ رپورٹ تیار کریں۔
- ہر ہفتے پڑھائی کے اوقات کے علاوہ معلمین کو جمع کر کے مکتب کے تعلیمی معیار، حاضری اور اساتذہ کے مسائل وضروریات اور انتظامی امور کے متعلق مشورہ کریں اور تمام معلمین کو معین و مددگار سمجھتے ہوئے ان کے مفید مشوروں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔
- اپنے تمام معلمین سے محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آئیں اور معلم کی غلطی، کوتاہی پر دعا مانگ کر حکمت سے اکیلے میں اصلاح کریں۔
- اساتذہ کرام اور طلبا کا حاضری رجسٹر چیک کریں۔
- مقامی ذمے داروں کے ساتھ مکتب چھوڑنے والے بچوں کے والدین سے ملاقات کریں اور وجہ معلوم کر کے دوبارہ داخلے کی ترغیب دیں۔
- نصاب مکمل کرنے والے طلبا کو بلا کر حفظ قرآن کریم اور درس نظامی میں داخلے کی تشکیل کریں۔

- مکتب کے مقامی ذمے دار، مقامی معاون اور سینٹر کے ذمے دار سے رابطہ میں رہیں تاکہ مکتب کا انتظامی اور تعلیمی نظام بہتر ہو سکے۔

مکاتب کی معاونت

"علاقے میں مکاتب کے نظام کو صحیح چلانے کے لیے کسی بڑے ادارے یا مدرسے یا بڑے مکتب کو سینٹر بنا کر چار یا پانچ افراد پر مشتمل جماعت بنائی جائے اور ان کا ایک ذمہ دار طے کیا جائے تاکہ وہ پورے علاقے میں مکاتب کی فکر کریں اور مقامی معاون کے ذریعے مکاتب کی معاونت، اساتذہ کی تعلیم وتربیت کا جائزہ لیا کریں۔"

سینٹر

- سینٹر ایسے ادارے کو کہتے ہیں جس کے ذریعے علاقے کے تمام مکاتب کا اجتماعی نظام چلایا جائے۔

سینٹر کی ضرورت اور مقصد:

- مکاتب کے تعلیمی اور انتظامی امور مکمل طور پر قابو میں آجائیں اس کے لیے "سینٹر" قائم کیا جائے۔
- مکاتب کی نگرانی اساتذہ کی تربیت اور تعلیمی جائزہ نیز پورے علاقے میں مکاتب کی فکر اور ان کا نظام صحیح طور پر چلانے کے لیے سینٹر بنایا جائے تاکہ پورے علاقے میں مکاتب کا کام کرنا آسان ہو جائے۔
- سینٹر قائم کرنے کا مقصد علاقائی اعتبار سے مکاتب کے کام کو منظم کرنا اور اس کو مزید ترقی دینا ہے۔

سینٹر کی جگہ:

- سینٹر علاقے کے معیاری مدرسہ کو بنایا جا سکتا ہے۔

- سینٹر معیاری مدرسہ ہوتو بہتر ہے۔ معیاری مدرسہ کے اساتذہ کی تعلیم بہتر اور بچوں کا قرآن کریم صحیح ہوتا ہے۔
- مدرسے کو سینٹر بنانے سے مکاتب کے تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے نیز اساتذہ کا تقرر کرنے میں آسانی ہوتی ہے اس لیے کہ ان کو تجربہ ہوتا ہے۔
- اکثر مدارس والوں کی زیر نگرانی چند مکاتب ہوتے ہیں اس لیے ان کو مکاتب چلانے کا کچھ نہ کچھ تجربہ ہوتا ہے۔
- مدارس سے فارغ ہونے والے طلبا علاقے میں دینی خدمت میں لگے رہتے ہیں جن کا تعلق مدارس سے ہوتا ہے جس کی بناء پر مکاتب میں ان کا تقرر کرنا آسان ہوتا ہے۔
- مدارس برسوں سے علم دین (فرض عین اور فرض کفایہ) کو پھیلانے کا کام کر رہے ہیں اس لیے ان کو تعلیم وتربیت کا تجربہ بھی ہے۔
- مدارس والوں کے تعلقات علاقے کی مساجد کے ذمہ داران اور اہل خیر حضرات سے بھی ہوتے ہیں یہ ان حضرات کو اپنی اپنی مسجدوں میں مکاتب شروع کرنے کی ترغیب بھی دے سکتے ہیں۔
- مدارس والوں کا اپنے علاقے میں عوام پر اثر ہوتا ہے اور علاقے کی عوام بھی اپنے علاقے کے مدرسے سے جڑی ہوئی ہوتی ہے اس لیے مدارس کی طرف سے اعلان پر لوگ اپنے بچوں کو مکاتب میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیجیں گے۔
- علاقے کے معیاری مکتب کو بھی سینٹر بنا سکتے ہیں جو اپنے علاقے کے اطراف میں مکاتب کی فکر کرے۔

سینٹر کیسے قائم کریں:

- سینٹر قائم کرنے کے لیے اس علاقے کے علماء کرام دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ساتھی اور مخیر حضرات کو سینٹر کی ضرورت اور فائدے بتا کر ذہن سازی کریں۔

- تعارفی جوڑ کریں، تعارفی جوڑ کے عنوانات اور نظام الاوقات درج ذیل ہے۔

وضاحت:

اگر وقت تنگ ہو تو سوا گھنٹے کا تعارفی جوڑ بھی کر سکتے ہیں جس کے لیے دیکھیں صفحہ 36۔

تعارفی نشست

تاریخ:________ وقت: ڈھائی گھنٹے مقام:________

۱	تلاوت قرآن کریم	5 منٹ	
۲	بچوں کی دینی تعلیم و تربیت اور تربیت نہ ہونے کے نقصانات اور بچوں کی تربیت میں مکاتب قرآنیہ کا کردار	25 منٹ	
۳	پانچ کاموں کی اہمیت اور خلاصہ	30 منٹ	
۴	مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ	10 منٹ	
۵	بچوں کا پروگرام	10 منٹ	
۶	کسی ایک سینٹر کے ذمہ دار کی کارگزاری	10 منٹ	
۷	پوری ملک کی کارگزاری۔ معیاری مکتب کی کارگزاری	10 منٹ	
۸	سینٹر کے فوائد، مقامی معاون کا کام اور مکتب کی طرف سے دی جانے والی خدمات	25 منٹ	
۹	بیان۔ عزائم و ارادے۔ دعا	25 منٹ	
۱۰	کُل وقت	ڈھائی گھنٹے	

ایک سینٹر کے تحت مکاتب کی تعداد:

- ایک سینٹر کے تحت زیادہ سے زیادہ ۵۰/مکاتب ہوں جو سینٹر کے چاروں طرف (دوطرفہ) ۲۰/کلومیٹر کے اندر ہوں تو بہتر ہے تاکہ مقامی معاون آسانی سے مکاتب میں پہنچ سکے۔
- مکاتب کا فاصلہ ۲۰/کلومیٹر سے زائد ہونے کی صورت میں معاونت میں دشواری ہوتی ہے۔
- اگر کچھ مکاتب سینٹر سے ۲۰ کلومیٹر سے زائد فاصلے پر ہوں تو ان میں کام شروع کردیں جب تک کہ دوسرا سینٹر نہ بن جائے۔
- اگر ایک سینٹر کے تحت پچیس سے زائد مکاتب ہو جائیں تو دوسرے مقامی معاون کا تقرر کیا جائے۔

خود کفیل سینٹر کے ابتدائی کام

- چار یا پانچ فکرمند حضرات کی جماعت بنائیں اور وہ آپس کے مشورے سے کام کریں۔
- مقامی معاون کا ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم کے احباب کے مشورے سے تقرر کریں۔
- مالی معاملات (مقامی معاون کے مشاہرے، مقامی معاون کی آمد و رفت کے کرائے اور سینٹر کے دیگر اخراجات) کی از خود ترتیب بنائیں۔

۳ سینٹر کا ذمہ دار

(۳ء۱) سینٹر کے ذمہ دار کی صفات:

- سینٹر کے ذمہ دار مکتب سے دلچسپی اور اس کی فکر رکھتے ہوں۔
- سینٹر کے ذمہ دار مکاتب کی محنت کے لیے اپنے آپ کو کچھ وقت کے لیے فارغ کریں۔
- علاقے میں ان کا اثر و رسوخ ہو تو زیادہ بہتر ہے اور وہ نرم مزاج، با اخلاق اور نرم گفتار بھی ہوں۔

(۲ء۳) سینٹر کے ذمہ دار کی ذمہ داریاں:

(۱ء۲ء۳) خود کرنے کے کام:

۱. ہر مہینے میں کوشش کریں کہ دو مکاتب کو دیکھنے کی ترتیب ضرور بنائیں۔
۲. مقامی معاون سے ہفتے میں ایک گھنٹہ کارگزاری سنیں اور مشورہ کریں۔
۳. ہر دو مہینے بعد اساتذہ کی انفرادی اور اجتماعی کارگزاری سنیں اور اس میں اکابرین کے بیانات کرائیں۔
۴. مقامی معاون کی نئے مکاتب کھولنے میں مدد کریں۔
۵. مقامی معاون کی تمام رپورٹیں پڑھ کر دستخط کریں اور کمی کی صورت میں حکمت سے مذاکرہ کریں۔
۶. رپورٹ کی خوبیوں پر مقامی معاون کی حوصلہ افزائی بھی کریں۔
۷. امتحانات کے نتائج میں کمی کی صورت میں معاون سے مذاکرہ کریں اور کمی کو دور کرنے کی فکر کریں۔
۸. مقامی معاون کے تبلیغی اعمال اور اصلاحی تعلق کی فکر کریں۔
۹. مکتب کے انتظامی امور (والد، سرپرست سے ملاقات، فیس، امتحانات، سالانہ تقریب) کے حوالے سے مقامی ذمہ داروں کو فکر مند کریں۔
۱۰. اساتذہ کی تین روزہ تربیتی نشست اور معلمات کی ایک روزہ تربیتی نشست کی ترتیب بنائیں۔
۱۱. ہر دو مہینے میں سینٹر میں مقامی ذمہ داروں کا جوڑ رکھ کر فکر مند کریں۔
۱۲. کسی بھی مشکل مسئلے کو مرکز سے مشورہ کر کے حل کریں۔
۱۳. مقامی معاون کے مشاہرے کی فکر اور انتظام کریں، بروقت مشاہرہ دینے کی ترتیب بنائیں۔

(۲ء۲ء۳) مقامی معاون سے لیے جانے والے کام:

۱. مقامی معاون کی کلاس پڑھانے کی ترتیب بنائیں۔
۲. مقامی معاون کے پیشگی نظام کے تحت درج شدہ مکاتب کے دوروں کو یقینی بنائے۔
۳. بنین کے مکاتب میں سو فیصد بچوں اور بنات کے مکتب میں بچیوں کو لانے کی فکر کریں۔

۴ بالغان اور مستورات کے لیے مکتب کے قیام کی ترتیب بنائیں۔

۵ اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم اور تربیتی نصاب شروع کرنے کی ترتیب بنائیں۔

۶ مقامی ذمہ داروں سے ملاقات کر کے مکتب کے لیے فکر مند کریں۔

۷ مکاتب کو خود کفیل بنائیں۔ ۸ فائلنگ کا نظام بنوائیں۔

۹ تمام مکاتب کی فہرست بنائیں۔

۱۰ مندرجہ ذیل رپورٹیں بروقت ہر ماہ مرکز بھیجنے کی ترتیب بنائیں:

① ماہانہ پیشگی نظام ② مقامی معاون کی یومیہ رپورٹ ③ مقامی معاون کی ماہانہ رپورٹ

④ مکتب کے معیار کی خلاصہ رپورٹ ⑤ امتحان کے نتائج

۱۱ ششماہی اور سالانہ امتحانات کا نظم بنائیں۔ ۱۲ مکاتب میں کتابیں پہنچانے کا انتظام کریں۔

۱۳ مکاتب کو معیاری بنائیں۔

۱۴ مقامی معاون کے ذریعے تمام مکاتب میں سالانہ تقریب، تعارفی جوڑ اور والدین جوڑ کا نظم بنائیں۔

ادارہ مکتب تعلیم القرآن الکریم کی طرف سے سینٹر کو دی جانے والی خدمات

۱ مقامی معاون کی سہ ماہی تربیت کا نظم۔ ۲ مرکزی معاون کا دورہ

۳ تربیتی نشست برائے معلمین/معلمات۔

۴ ☆ تعلیمی کیلنڈر ☆ معیار کا چارٹ ☆ ماہانہ جائزہ فارم ☆ رپورٹ کارڈ

☆ استاذ کے لیے کتاب ☆ معاون کی رپورٹیں ☆ مقامی معاون کا رجسٹر (فی الحال ہدیتاً ہے)

۵ ☆ حاضری رجسٹر برائے طلبا/ طالبات ☆ میڈل ☆ یونیفارم ☆ کتابیں

☆ بیگ (قیمتاً)

وضاحت: حسبِ مشورہ کام میں جو تبدیلی ہوگی اس کے مطابق ادارہ کام کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ [صحیح البخاری، الرقم: ۷۵]

ترجمہ: اے اللہ! تو اس کو قرآن کا علم عطا فرما۔

۵ عملی تربیت

نظام، نصاب، طریقہ تعلیم اور معاونت ان چاروں امور سے مقصود و مطلوب یہ ہے کہ مکتب میں پڑھنے والے ہر ہر بچے کی عملی تربیت ہو جائے۔

عملی تربیت میں چار امور کی تفصیل ذکر کی جائے گی:

۱ انسانی طبیعت

”میں سنتا ہوں بھول جاتا ہوں،

میں دیکھتا ہوں یاد رہتا ہے،

میں کرتا ہوں سمجھ جاتا ہوں۔“

- اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر ہر بچے کی صرف زبانی تربیت پر اکتفا نہ کیا جائے بل کہ ساتھ ساتھ اس کی عملی تربیت پر بھی توجہ رکھی جائے۔
- اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف زبانی طور پر بتانے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ بچوں کو عملی طور پر پڑھایا اور سمجھایا جائے، عملی طور پر پڑھانے سے سمجھ میں بھی آجاتا ہے اور یاد بھی رہتا ہے۔ عملی طور پر سمجھانا یہ فطری طریقہ تربیت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تربیت تھا۔

۲ نبوی طریقہ تربیت

(۲،۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کے بادشاہ جُلَنْدی کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے کہا:

''حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسے نبی کے بارے میں خبر دی ہے جو اُمّی ہیں، وہ جس بھلی بات کا بھی حکم دیتے ہیں پہلے خود اس پر عمل کرتے ہیں، جس برے کام سے منع کرتے ہیں خود بھی اس سے باز رہتے ہیں جب آپ دشمن پر غالب ہوتے ہیں تو اکڑتے نہیں ہیں جب مغلوب ہوتے ہیں تو زبان سے برا بھلا نہیں کہتے ہیں اور ان کے ساتھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑتے، عہد اور وعدے کو پورا کرتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہیں۔'' (الاصابہ للحافظ فی ترجمۃ الجلندی ملک عمان: ۱/ ۵۳۸)

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن تھے، اس لیے کہ آپ کی پوری زندگی قرآن کریم کے مطابق تھی، آپ قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنے والے، جس چیز سے روکا گیا، اس سے رکنے والے، قرآن کریم کی تمام نصیحتوں سے نصیحت حاصل کرنے والے، اور جس سے ڈرایا گیا اس سے ڈرنے والے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس شریعت کے مطابق تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی جس صراط مستقیم پر چلنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو دعوت دیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس پر چلنے والے تھے۔

اسی خوبی کی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی ہے اور آپ کو ''عبداللہ'' کے لقب سے نوازا جو سب سے اونچی نسبت ہے۔

(۲،۲) مسجد کی صفائی کا اہتمام:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مسجد میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چھڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلے کی جانب بلغم دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی لکڑی سے کھرچا، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے؟"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر ہم ڈر گئے، نگاہیں نیچے کر لیں اور سر جھکا لیے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اور سہ بارہ یہی ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے؟"

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! "کوئی بھی نہیں چاہتا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اس لیے ہرگز کوئی اپنے چہرے کے سامنے کی طرف نہ تھوکے اور نہ ہی دائیں طرف تھوکے۔"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خوشبو لاؤ! ایک نوجوان دوڑتا ہوا گھر گیا اور جلدی سے اپنے ہاتھ میں خوشبو لے کر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ خوشبو لی اور لکڑی کے سرے پر لگائی پھر اس کو بلغم والی جگہ پر ملا۔" (صحیح مسلم، الزھد، باب حدیث جابر الطویل، الرقم: ۷۵۱۴)

(۲ء۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو:

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: "اے اللہ کے رسول! وضو کا طریقہ بتا دیجیے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں وضو کا پانی منگوایا، پھر اپنی ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنی شہادت کی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈالیں، اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے اندر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، یہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"هٰكَذَا الْوُضُوْءُ" "یہ وضو کا طریقہ ہے۔" (سنن ابی داؤد، الطہارۃ، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، الرقم: ۱۳۵)

(۲ء۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وضو:

حضرت ابوحیّہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، پھر تین مرتبہ کلی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا پھر اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے پھر کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور ارشاد فرمایا:

"اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔"

(جامع الترمذی، الطہارۃ۔ باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الرقم: ۴۸)

ترجمہ: "میں نے چاہا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ دکھادوں۔"

(۲ء۵) نماز کے اوقات کی تعلیم:

ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: "صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِيْ اَلْيَوْمَيْنِ" "ہمارے ساتھ دو دن نماز پڑھو۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں اور دوسرے دن پانچوں نمازیں آخر وقت میں پڑھائیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ سائل کہاں ہے؟"

اس آدمی نے عرض کیا: "جی اللہ کے رسول!"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا:

"وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَارَأَيْتُمْ."

''پانچوں نمازوں کے اوقات اس کے درمیان ہیں جو تم نے ان دو دنوں میں دیکھا۔''

(صحیح مسلم، المساجد، باب اوقات الصلوات الخمس، الرقم: ۱۳۹۱)

(۲.۶) منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانا:

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:

''يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي.''

(صحیح مسلم، المساجد، باب جواز الخطوۃ والخطوتین فی الصلاۃ، الرقم: ۱۲۱۶)

ترجمہ: ''اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز سیکھ لو۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بتا دیا کہ منبر پر نماز پڑھنا یہ نماز سکھانے کے لیے ہے تاکہ سب کے سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کو دیکھ لیں، اس لیے کہ زمین پر نماز پڑھنے کی صورت میں صرف قریب میں نماز پڑھنے والے صحابہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ دیکھ سکتے تھے۔

(۲۰۷) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی حکمت عملی:

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب مسلمان اور مشرکین میں صلح نامہ مکمل ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا:

''احرام کھول دیں اور قربانی کے جانور ذبح کردیں۔''

بغیر عمرہ کیے واپس ہونا اور احرام کھول دینا اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت دکھ ہوا جس کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں کچھ تاخیر ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ فرمایا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے بال منڈوالیں اور قربانی کا جانور ذبح کرلیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ضرور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایسا ہی کریں گے۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے یہ منظر دیکھا تو سب کے سب کھڑے ہو گئے، قربانی کے جانور ذبح کرنے لگے اور ایک دوسرے کے سر کے بال مونڈنے لگے۔ (الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الاسلامی: ۱۵۴/۱)

(۲۰۸) چھوٹے بچوں کو آداب سکھانا:

حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر کفالت چھوٹا سا بچہ تھا، کھانے کے برتن میں میرا ہاتھ اِدھر اُدھر چلا جایا کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔''

(صحیح البخاری، الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین، الرقم: ۵۳۷۶)

ترجمہ: ''اے لڑکے! بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر شروع کرو، اپنے سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

(۲۔۹) نئے مسلمان ہونے والے صحابی کی تربیت:

حضرت کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ (ان کے ماں شریک بھائی) حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دودھ، اور ہرنی کا ایک بچہ اور کچھ کھیرے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی مکہ کے بالائی حصے میں تھے۔

حضرت کلدہ کہتے ہیں: یہ چیزیں لے کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور نہ میں نے پہلے سلام کیا اور نہ حاضری کی اجازت لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِرْجِعْ فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَأَدْخُلُ؟"

(جامع الترمذی، الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم قبل الاستئذان، الرقم: ۲۷۱۰)

ترجمہ: "تم واپس جاؤ اور (قاعدہ کے مطابق) کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آجاؤں؟ کہہ کر اجازت مانگو"

مطلب یہ ہے کہ جب کسی سے ملنے کے لیے جانا ہو تو سلام کرکے اور پہلے اجازت لے کر جانا چاہیے، حضرت کلدہ رضی اللہ عنہ اس ادب سے واقف نہیں تھے، اسی لیے یوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

باہر واپس جاؤ اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَأَدْخُلُ؟ (السلام علیکم! کیا میں اندر آسکتا ہوں) اور جب اجازت ملے تو آؤ چناں چہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام اور اجازت لینے کا طریقہ صرف زبانی بتادینے کے بجائے اس سے عمل بھی کرادیا۔ ظاہر ہے جو سبق اس طرح دیا جائے اس کو آدمی کبھی نہیں بھول سکتا۔

(معارف الحدیث، کتاب المعاملات والمعاشرت: ۶/ ۳۴۷)

(۲۔۱۰) صحیح طریقہ کار بتانے کا طریقہ:

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

''پیچھے ہو جاؤ! میں تمہیں دکھاتا ہوں۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھال اتارنے کے لیے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کے درمیان ڈالا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بغل تک چھپ گئے اور ارشاد فرمایا:

''اے لڑکے! اس طرح کھال اتارو!''

(ابن ماجہ، الذبائح، باب السلخ، الرقم: ۳۱۷۹)

- ہر بچے کی عملی تربیت ہو جائے اس کے لیے مندرجہ ذیل امور کی ہر مکتب میں ترتیب بنائی جائے۔

۳ عملی تربیت کرنے کے طریقے

1. استاذ بچے کے سامنے خود بھی عملی نمونہ پیش کریں: وضو کے سبق میں مسواک کا ذکر آئے تو استاذ محترم مسواک کر کے دکھائیں، اسی طرح طلبا سلام کے عادی بن جائیں اس کے لیے استاذ محترم خود سلام میں پہل کریں اور پورا سلام کریں اس لیے کہ بچے نقال ہوتے ہیں جیسا استاذ کو کرتا دیکھتے ہیں ویسا خود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
2. جو کچھ پڑھایا ہے اس کی عملی مشق کرائیں جیسے: وضو، اذان اور نماز وغیرہ عملی طور پر طلبا سے پڑھوائیں۔
3. جو پڑھا ہے اس پر عمل کرنے کی ترغیب اور تشکیل کی جائے۔
4. آئندہ کل اس کی کارگزاری سنی جائے۔
5. عمل کرنے والے طلبا کی مَا شَآءَ اللّٰهُ، جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ کر حوصلہ افزائی کی جائے اور جو طلبا عمل نہیں کر سکے ان کو دوبارہ ترغیب دی جائے۔

۶ ہر طالب علم کا نام لے کر دعا مانگی جائے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لگایا اور یوں دعا دی:

''اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ۔''

ترجمہ: ''اے اللہ! تو اس کو قرآن کا علم عطا فرما۔''

(صحیح البخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اللّٰھم علمہ الکتاب، الرقم: ۷۵)

یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَقَدْ قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ۔''

(صحیح البخاری، فضائل القرآن، باب تعلیم الصبیان القرآن، الرقم: ۵۰۳۵)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی میری عمر اس وقت دس سال تھی اور میں ''محکم سورتیں'' (یعنی سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ سے سُوْرَۃُ النَّاسِ) تک پڑھ چکا تھا۔''

اور اس زمانے میں پڑھنا، معانی اور مطلب سمجھنے کے ساتھ ساتھ ہوتا تھا۔

وضاحت: اساتذۂ کرام/معلمات کی آسانی کے لیے عملی تربیت کے دس امور نصاب کے ہر حصے میں دیے جائیں گے۔ اساتذۂ کرام/معلمات اس کے مطابق واپسی اور کارگزاری کی بات کریں اور عمل چارٹ دیکھیں۔

۴ معلم/معلمہ طلبا/ طالبات کو ان امور کی عملی مشق کرائیں

(۴۔۱) تربیتی نصاب حصہ اوّل کے عملی مشق کے امور:

۱. وضو کا طریقہ: خاص طور سے وضو کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ" پڑھنا اور مسواک کرنا۔
۲. نماز۔
۳. اِنْ شَآءَ اللّٰه کہیں جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں۔
۴. وضو کے شروع، درمیان اور وضو کے بعد کی دعا۔
۵. غصے کے وقت "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا۔
۶. ہر اچھا کام شروع کرنے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنے کی مشق کرائیں۔
۷. سلام۔
۸. پینے کے آداب، خاص طور سے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ" اور پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنا، سیدھے ہاتھ سے پینا، بیٹھ کر پینا، برتن میں سانس نہ لینا۔
۹. کھانے کے آداب، خاص طور سے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا، سیدھے ہاتھ سے کھانا، ٹیک لگا کر نہ کھانا۔
۱۰. سونے کے آداب، خاص طور سے جلدی سو جانا، باوضو سونا، سوتے وقت کی اور سو کر اٹھنے کے بعد کی دعا پڑھنا۔

(۴۔۲) تربیتی نصاب حصہ دوم کے عملی مشق کے امور:

۱. اذان و اقامت۔
۲. وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ۔
۳. گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا اور آداب کی مشق۔

4. بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے اور نکلنے کے بعد کی دعا۔
5. صبح وشام کی تین مسنون دعاؤں کی مشق۔
6. تلاوت کے آداب کی مشق خاص طور سے باوضو ہو، تجوید کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اور آیت سجدہ پر سجدہ تلاوت کرنا۔
7. مسجد کے آداب خاص طور سے مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کے بعد کی دعا۔
8. چھینک: چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا اور منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے جواب میں ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' اور اس کے جواب میں ''يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ'' کہنا۔
9. جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا اور آواز نہ نکالنا۔
10. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کی عادت ڈلوائیں۔

(۳۔۴) تربیتی نصاب حصہ سوم کے عملی مشق کے امور:

1. اذان واقامت کا جواب دینا۔
2. نماز کے واجبات کی عملی مشق۔
3. نماز کی سنتوں کی عملی مشق۔
4. اذان کے بعد کی دعا کی مشق۔
5. نئے کپڑے پہننے کی دعا۔
6. سواری پر سوار ہونے کی دعا۔
7. بیت الخلا کے آداب کی مشق۔
8. لباس کے آداب خاص طور سے کپڑے اتارنے سے پہلے اور کپڑے پہننے کے بعد کی دعا۔
9. سلام کے آداب کی مشق۔
10. مصافحہ کے آداب خاص طور سے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا۔

خلاصۂ کتاب

الحمدللہ! اس رسالے میں نظام ونصاب، طریقہ تعلیم، عملی تربیت سے متعلق تفصیل ذکر کردی گئی۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ادارہ کے معیار اور بہتری کے لیے یوں کاموں کی تقسیم کی جائے اور عملاً اس کی ترتیب بنائی جائے:

١. روزانہ کرنے کے کام۔
٢. ماہانہ کرنے کے کام۔
٣. سالانہ کرنے کے کام۔

روزانہ کرنے کے کام یہ ہیں:

١. افتتاحی اجتماعی حمد/نعت (۵ منٹ)
٢. نورانی قاعدہ/قرآن کریم (۶۰ منٹ)
٣. دو مضامین (۲۰ منٹ-فی مضمون ۱۰ منٹ)
٤. نماز کی ڈائری
٥. سبق سے متعلق واپسی کی بات اور کارگزاری

ماہانہ کرنے کے کام یہ ہیں:

١. پڑھائی (۲۰-دن)
٢. دہرائی، نماز کی عملی مشق (۳-دن)
٣. ماہانہ جائزہ (۲-دن)
٤. بزم (۱-دن)
٥. تعطیل (۴-دن)

سالانہ کرنے کے کام یہ ہیں:

١. داخلے کا نظام۔
٢. والدین/سرپرستوں سے ملاقات۔
٣. سالانہ تقریب۔
٤. کمزوریوں کا ازالہ۔

مکتب تعلیم القرآن الکریم کی مطبوعات

تربیتی نصاب برائے مکاتب قرآنیہ (ناظرہ)

راہنمائے اساتذہ

تربیتی نصاب برائے اسکول

تربیتی نصاب (مستورات)

تربیتی نصاب (بالغان)

تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ

معیاری مکتب کے راہ نما اصول

نورانی قاعدہ

نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ

نورانی قاعدہ (چارٹ)

تربیتی نصاب (سندھی)

بچوں کی تربیت اور معیاری مکتب کے راہ نما اصول — قیمت =/190 روپے